ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کا علمبردار

ماہنامہ

خلافتِ راشدہ

فیصل آباد

اپریل

صفر، ربیع الاول 1426ھ

2005ء

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسنِ رسول ہے
یہ کہکشاں تو آپ کے قدموں کی دھول ہے

سید الانبیاء، امام المتقین، خاتم المعصومین

سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت باسعادت

صحابہؓ دشمنوں کے ساتھ اتحاد کھلا دھوکہ ہے

یہ لوگ عراق کی طرح پاکستان میں بھی امریکی ایجنٹ کا کردار ادا کریں گے۔

سابق شیعہ مجتہد امیر رضا قمی سے بات چیت

پاکستان کے سب سے بڑے گستاخ صحابہ کو لاہور میں قتل کر دیا گیا

غلام حسین نجفی کی کتابوں سے تشدد کا آغاز ہوا۔ حکومت نے ان پر پابندی لگا رکھی تھی

گھناؤنے کردار کی بھیانک تصویر

Scanned with CamScanner

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت بے مثال گلدستہ

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ادب وانشاء کا شہ پارہ ☆ جامعیت وکاملیت کا زندہ جاوید نمونہ
☆ سینکڑوں عربی، انگریزی اردو اور فارسی کتابوں کا نچوڑ ☆ نہایت مستند جامع ذخیرہ
☆ معارف وعلوم کا گنج گراں مایہ ☆ چارسو سے زائد صفحات پر مشتمل انمول تحفہ
☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہم عنوانات پر مستند اور مکمل دستاویزات سیرت رسول کی انگریزی، عربی، اردو کی بڑی بڑی کتابوں کے دریاؤں کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔ ☆ نیا ایڈیشن ☆ نیا لہجہ ☆ نئی زبان ☆ نیا انداز

ربیع الاول کا خاص تحفہ

رہبر ورہنما

پیش لفظ
مفکر اسلام
حضرت مولانا
مفتی محمودؒ

تالیف
شہید ملت اسلامیہ
علامہ
ضیاء الرحمٰن فاروقی
رحمتہ اللہ علیہ

تقریباً 400 صفحات

ہدیہ -/200 روپے

ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] از سے معمور تحریر

- آنحضرتؐ سے قبل دنیا کی معاشرتی حالت
- سیرت رسولؐ کا فلسفیانہ پہلو
- سیرت رسولؐ کا نسبی پہلو
- سیرت رسولؐ کا ابتدائی سوانحی پہلو
- سیرت رسولؐ کا اسمی پہلو
- آنحضرتؐ ایک ممتاز رسول
- آنحضرتؐ ایک مرقع حسن وجمال
- سیرت رسولؐ کا معجزاتی پہلو
- رہبر ورہنما کا نظام الاوقات
- سیرت نبویؐ کا اخلاقی اور معاشرتی پہلو
- آنحضرتؐ کے معاشی قوانین
- سیرت رسولؐ کا [illegible]
- آنحضرتؐ کی اولاد و شہزادگان [illegible]
- آنحضرتؐ ایک بےمثال مبلغ اور داعی انقلاب
- سیرت رسولؐ کا معاشی پہلو
- آنحضرتؐ ایک طبیب کی حیثیت سے
- آنحضرتؐ بحیثیت ایک ہادی مہدی
- آنحضرتؐ ایک معلم مربی محسن
- آنحضرتؐ افصح العرب خطیب
- آنحضرتؐ بحیثیت قانون ساز
- سیرت رسولؐ کا سائنسی پہلو
- مطعومات نبویؐ و مشروبات نبویؐ
- آنحضرتؐ بحیثیت سپہ سالار
- غزوات رسولؐ
- آنحضرتؐ ایک الوالعزم فاتح
- آنحضرتؐ بحیثیت ایک سیاستدان
- آنحضرتؐ ایک قائد انقلاب
- آنحضرتؐ ایک سربراہ مملکت
- اللہ کا نبیؐ اللہ کی زبان میں
- آنحضرتؐ شعراء کی زبان میں
- آنحضرتؐ غیر مسلموں کی زبان میں

نوٹ: مطلوبہ تعداد کے مطابق آرڈر جلد بھجوائیں

ملنے کا پتہ: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون: 041-2640024

اپریل 2005ء بمطابق صفر، ربیع الاول 1426ھ

شمارہ نمبر 4 [redacted] جلد نمبر 16

کلمہ اسلام: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ملت اسلامیہ کے اتحاد کا علمبردار

ماہنامہ

خلافت راشدہ

فیصل آباد (پاکستان)

Email- Khelafaterashida@yahoo.co.UK

چیف ایڈیٹر: انجینئر طاہر محمود
0300-7916396
tahirengr@hotmail.com

ایڈیٹر: عثمان فاروق ضیاء
0300-7693296

سرکولیشن مینجر: حافظ عبدالغفار
0300-7610220

آئینہ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	مذہبی خانہ کی بحالی اداریہ	5	8	سیدنا عمر فاروقؓ	31
2	سب سے بڑے گستاخ کا قتل	7	9	ڈاکٹر محمد ہارون القاسمی	35
3	صحابہ مظلوم کیوں	10	10	متحدہ مجلس عمل	38
4	صحابہ دشمنوں سے اتحاد	11	11	خلفاء راشدین	41
5	تفسیر قرآن	15	12	علم کی عظمت	43
6	سیرۃ النبی ﷺ	19	13	بزم قارئین	46
7	دفاع صحابہ	27	14	اڈیٹر کی ڈاک	49

بدل اشتراک سالانہ

زر سالانہ 165 روپے

قیمت 15 روپے

متحدہ عرب امارات 100 درہم، امریکہ 30 ڈالر
سعودی عرب 100 ریال، برطانیہ 12 پونڈ، بھارت، بنگلہ دیش 200 روپے

ترسیل زر وخط وکتابت کیلئے: دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد

اکاؤنٹ:- حافظ عبدالغفار انور 3-776 الائیڈ بینک، ریجنسی پلازہ فیصل آباد فون نمبر: 2640024

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی

اور جو کوئی سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں (صحابہ کرام) کے راستے کے سوا چلے۔ تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔ (سورۃ النساء رکوع 17)

فرمانِ رسول ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میرے صحابہؓ میرے مددگاروں اور میرے دامادوں کے بارے میں میرا خیال رکھو اور جو میری رعایت کرے گا (ان کو برا نہ کہے گا) اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی رعایت رکھے گا اور جو خیال نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جائیں گے اور جس سے خدا بری ہوا قریب ہے کہ خدا اس کو گرفتار کرے۔ (الصواعق المحرقہ ص:2)

اصحابؓ رسولؐ

قرآن اور صحابہؓ

قرآن پاک میں سینکڑوں آیات نہ صرف یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں بلکہ ان کی اعمال، محاسن، کردار، اوصاف پر نازل ہوئیں۔ کئی ضابطے مثلاً وضو کے مقابلے میں تیمم، چوبیس گھنٹے کے روزے کی بجائے صرف صبح شام تک کا روزہ وغیرہ تک صرف انہی مقدس ہستیوں کی وجہ سے تبدیل کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنی احکام میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات و واقعات اور ان کی جماعت کو سامنے رکھا وہی اس کے ہر خطاب کے اولین مخاطب اور اس کی تمام آیات کے مصداق و محور ہیں۔

ان واضح احکامات کے بعد کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انہیں کافر، منافق اور ماں بہن کی گالیاں دی جائیں اور پوری امت خاموش رہے۔ علماء کرام مصلحت یا ملکی حالات کا بہانہ بنا کر خوش ہو جائیں۔ اسلام کے دعویدار حکمران امن عامہ کے راگ الاپ کر اس ستم ظریفی کا کوئی نوٹس نہ لیں انہیں قابل اعتراض تحریروں پر تو کوئی ٹیس نہ پہنچے۔ صحابہ کرامؓ کو منافق اور بدقماش لکھنے سے تو ان کے امن کا کوئی زاویہ تبدیل نہ ہو لیکن اگر خدائی احکام کے مطابق ان کو خود انہی کے الفاظ سے تنبیہ یا سرزنش کر کے خدائی فریضہ کی تکمیل کی جائے تو وہ ناک منہ چڑھائیں.................(اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت)

فکرِ جھنگوی شہیدؒ

سپاہ صحابہؓ کی تحریک پھولوں کی سیج نہیں ہے، اس میں مشکلات و مصائب سے دوچار ہونا لازمی امر ہے۔ جو نوجوان ہمارے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہے اسے خوب سوچ سمجھ کر اس وادی پرخار میں قدم رکھنا ہوگا، اس پر ہر قسم کے طعنے دھرنے کا کام پہلے اپنوں کی طرف سے شروع ہوگا، اس کے نظریات کی چھکی اور اپنے موقف پر سختی سے کاربند رہنے کی مورد طعن قرار دیا جائے گا، عافیت کوش اور دوں ہمت علماء بھی اسے مصلحت بماری کا درس دیں گے، لیکن میرے نزدیک ایسے ماحول میں جبکہ بازاروں میں اصحابِ رسولؐ کو گالیاں دی جا رہی ہوں۔ ازواج مطہراتؓ کے خلاف غلیظ زبان و قلم استعمال ہو رہی ہو، صحابہ کرام کی بیٹیوں کی شفاف چادر کو طعن و تشنیع سے آلودہ کیا جا رہا ہو، ایسے کھلے کفر کے خلاف کمل کر کام کر لینا ہی اسلاف کی سنت ہے۔

(کبیر والا ضلع ملتان میں کارکنوں سے خطاب)

علامہ فاروقی شہیدؒ نے فرمایا

شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن صحیح نہیں ہے۔ ایک سو ستر فرقے شیعہ کے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے لکھے ہیں اور شیعوں کا کوئی فرقہ ایک سو ستر فرقوں میں ایسا نہیں ہے جو اس موجودہ قرآن کو صحیح مانتا ہو۔

میں دنیائے رفض کو چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا فرقہ ہے کہ جس کا یہ عقیدہ نہ ہو کہ یہ موجودہ قرآن ناقص ہے۔ ہمارا جو قرآن ہے اس کی سترہ ہزار آیات آیتیں ہیں اور یہ مسلمانوں سنیوں کا قرآن ہے۔ اس کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے قرآن سے تین گنا بڑا ان کا قرآن ہوگا اور قرآن سر من رای اس غار میں موجود ہے اور ان کا امام مہدی بھی غار میں موجود ہے۔ چودہ سو سال گزر گئے جس قوم کا قرآن اور جس قوم کا امام غار میں موجود ہو اس کو تو (ماتمی جلوس لے کر) بازاروں میں حق ہی نہیں ہے، اسے چاہئے کہ اپنے قرآن اور امام کے پاس غار چلے جائے۔

(ملکی دفاع صحابہ کانفرنس 1988 جھنگ)

فرموداتِ مولانا اعظم طارق شہیدؒ

چلو ہمیں اس درجہ کا عاشق نہ سمجھو، جس درجہ کے تم اپنے آپ کو سمجھتے ہو لیکن اتنا تو مان لو ہم آقا کے یاروں کا نام لیتے ہیں۔ ہماری آزادیاں سلب، جیلوں میں زندگیاں گزارتے ہیں۔ نام آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا لیتے ہیں۔ ہزار علماء جانیں دے چکے ہیں اپنے سر ہتھیلی پر لئے پھر رہے ہیں، تم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہونے کا دعویٰ کر رہے ہو لیکن پسینہ بھی نہیں گرا ہے تم کہتے ہو ہم غلامان رسول ہیں اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہو تو ہم آقا کے غلاموں کے غلام ہیں۔ ہم تو آقا کے غلاموں کی عزت کر کے جانیں دے رہے ہیں۔ کیوں کہ جب ہم نے آقا کے غلام کی عزت و ناموس کر لیا تو پھر آقا کی عزت و ناموس کا تحفظ خود بخود ہو جائے گا۔ (9 اکتوبر 2001 کو میاں چنوں میں خطاب)

پاسپورٹ میں مذہبی خانہ کی بحالی تاریخی کارنامہ

پاکستان کو لادین اور سیکولر ریاست بنانے کے لئے متحرک غیر اسلامی قوتوں کی امیدوں پر اس وقت ڈھیروں پانی پھر گیا جب حکومت نے عوام کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے پاسپورٹ میں مذہبی خانہ بحال کرنے کا اعلان کر دیا بلاشبہ یہ اعلان حکومت وقت کے تاریخی کارناموں میں سے ایک ہے۔ اگر اس کا سہرا پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت حسین کے سر باندھا جائے تو بے جا نہیں ہوگا کیونکہ مذہبی خانہ کی پاسپورٹ میں بحالی کی سب سے پہلی آواز جو حکومتی حلقوں کی جانب سے بلند ہوئی تھی وہ صرف اور صرف چوہدری شجاعت حسین کی طرف سے آئی تھی۔ مذہبی خانہ کی بحالی کی حمائت میں وزیراعظم جناب شوکت عزیز کی ہمدردیاں بھی ضرور ہونگی انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں واضح طور پر کہا تھا کہ میں نہ صرف مسلمان ہوں بلکہ سنی مسلمان ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ پاسپورٹ میں مذہبی خانہ کی بحالی کی مخالفت کرنے والی ایک مؤثر لابی بھی حکومت کے اندر موجود ہے۔ جس نے مذہبی خانہ کی بحالی کی بھرپور مذاحمت بھی کی۔ لیکن مذہبی خانہ کی بحالی کو کسی کی کامیابی اور کسی کی ناکامی کے تناظر میں نہیں دیکھا جانا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے وطن پاکستان کی شناخت اس کی بنیاد اور منشور صرف اور صرف اسلام ہے۔ جس ملک کی بنیاد ہی کفر اور اسلام کے نظریہ پر رکھی گئی ہو اس کے باشندوں کی شناخت کے لئے بھی یہی پیمانہ ہونا چاہئے۔۔۔۔ آج اگر اسرائیل کا باشندہ یہودی اور بھارتی ہندو ہونے پر فخر کر سکتا ہے۔ تو پاکستانی مسلمان کو اپنی شناخت بطور مسلم کروانے میں عار کیوں ہے؟ صدر پاکستان جناب پرویز مشرف نے پاسپورٹ میں مذہبی خانہ شامل کرنے پر امادگی ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی اصولی موقف کی مخالفت برائے مخالفت کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ جس بات کی نشان دہی خلوص دل اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر کی جائے گی اور اس میں عالمی حالات کیساتھ سمجھوتہ کی گنجائش ہوگی تو اس میں رکاوٹ پیدا نہیں فرمائیں گے۔ پاکستانی پاسپورٹ میں مذہبی خانہ کی بحالی کے اس حکومتی اقدام کو شک کی بجائے تحسین کی نظر سے دیکھا جانا چاہیے۔

مذہبی کشیدگی کے خاتمہ کی حکومتی کوششیں

ایران کے مذہبی انقلاب کی کامیابی کے بعد اس کے مثبت سے زیادہ منفی اثرات پاکستان میں ظاہر ہوئے جہاں ایران کی شہ پر اسلحہ اور ڈالروں کا بے دریغ استعمال ہونے لگا ایرانی حکمرانوں کی اعانت سے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ جیسی سیاسی جماعتیں وجود میں آئیں جس سے پاکستان کا اسلام دشمن گروہ متحرک اور مستعد دکھائی دینے لگا خدشہ تھا کہ یہ ایران کا یہ فرقہ وارانہ انقلاب پاکستان مین بھی برآمد کر دیا جائے گا تب ردعمل کے طور پر مسلمانوں کی کئی جماعتیں مزاحمت پر کمربستہ ہوگئیں ان کے ساتھ ہی ایک نئی جماعت سپاہ صحابہ بھی وجود میں آئی کالعدم سپاہ

نے حکومتی ذرائع اور اس گروہ کی ذیلی عسکری تنظیموں کے حامل بیوروکریٹس کے لئے مخصوص نظریات کے حامل بیوروکریٹس
صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کو ختم کرنے کے لئے مخصوص نظریات کے حامل بیوروکریٹس نے حکومتی ذرائع اور اس گروہ کی ذیلی عسکری تنظیموں کی مدد بھی حاصل کی۔ جس کے نتیجہ میں کالعدم سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کی شہادتوں کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا حالانکہ سپاہ صحابہ کے قائدین نے ہمیشہ بات اور مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ حتیٰ کہ سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے بھی برملا اعلان کیا تھا ۔"میری راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی بجائے میرے موقف کو ہائی کورٹ کی عدالت میں "چیلنج" کیا جائے اگر میں اپنے موقف میں جھوٹا ثابت ہو جاؤں تو پھر مجھے پھانسی کی سزا دے دی جائے اس سے تمہیں میری راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی"۔

یہ سلسلہ پے در پے شہادتوں تک جاری رہا اب کالعدم ملت اسلامیہ کے قائد حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کی جدوجہد سے اہل تشیع کے ساتھ مذاکرات اور مذہبی کشیدگی کے خاتمہ کے لئے متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس کی کامیابی کا سب سے زیادہ سہرا وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ کے سر ہوگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب دلائل و براہین کے ساتھ مسلم اور غیر مسلم کی حدود کا تعین آئینی طور پر تیار کر لیا جائے۔ اگر موجودہ حالات کے تناظر میں یہ بات ممکن نہ ہو تو پھر مذاکرات کا یہ عمل ترک کرنے کی بجائے نکات واضح کیے جائیں جن سے اسلام کی برگزیدہ شخصیات صحابہ کرامؓ و اہلبیت عظامؓ کی توہین و تنقیص کرنے والے کے لئے کڑی سزا کا قانون بنا کر فریقین کو اس کا پابند کیا جائے اس سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمہ میں اہم پیش رفت ہوگی۔

میراتھن ریس ہمارے ملک میں ضروری کیوں؟

حال ہی میں گوجرانوالہ میں میراتھن ریس کے موقع پر ہونے والی ہنگامہ آرائی اور بدنظمی کے بعد سرگودھا، جھنگ اور دیگر شہروں میں خواتین اور مردوں کی مخلوط ریس کا حکومتی اعلان انتہائی تشویشناک ہے۔ اول گوجرانوالہ میں بھی اس قسم کے غیر اخلاقی اور غیر اسلامی فعل کی اجازت نہیں ہونی چاہیے تھی کیونکہ ہمارا مذہب اسلام خواتین کا بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے اور غیر مردوں کے ساتھ کسی بھی قسم کے اختلاط کی اجازت نہیں دیتا ہے چہ جائیکہ عورتیں بے پردہ ہو کر غیر مردوں کے ساتھ دوڑ میں شریک ہوں۔ میراتھن ریس نہ ہماری ثقافت ہے نہ ہی ہماری پہچان یہ چیز جن لوگوں کی ایجاد کردہ ہے انہیں کے پاس رہنی چاہیے روشن خیالی کے نام پر ایسی سرگرمیاں پاکستان جیسے نظریاتی ملک میں فروغ دینے سے اللہ پاک کی ناراضگی کے ساتھ ہماری جگ ہنسائی کا باعث بھی بنیں گی۔ میراتھن جیسی غیر اسلامی سرگرمیوں کی مخالفت صرف مولویوں کی طرف سے ہی نہیں ہے ان حکومتی اقدامات پر سابق صدر پاکستان چیف جسٹس ریٹائرڈ جناب رفیق احمد تارڑ نے بھی ایک تقریب مین سخت تنقید کرتے ہوئے کہا

"روشن خیالی کے نام پر قوم کی بہو بیٹیوں کو نچوایا جا رہا ہے"

بہر حال پاکستان میں بڑھتی ہوئی بے حیائی اور فحاشی افسوسناک ہے بالخصوص محب وطن عوام اور مذہبی حلقوں کی طرف سے اسکی سخت مخالفت کی جا رہی ہے رہی سہی کسر کیبل آپریٹروں اور بازاروں میں موجود سی ڈیز کی سرعام فروخت نے پوری کر دی ہے میراتھن ریس پر مجلس عمل کے مسلم قائدین کا احتجاج بجا ہے لیکن ملکی حالات کسی قسم کی ہنگامہ آرائی کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ حکومت کو بھی چاہیے جس طرح اس نے مذہبی خانہ بحال کر کے اپنی نیک نامی میں اضافہ کیا ہے اسی طرح بے حیائی کے فروغ کے تمام پروگرام بھی ختم کر دینے چاہئیں۔

Scanned with CamScanner

پاکستان کا سب سے بڑا گستاخِ صحابہ لاہور میں قتل

مولانا عطاء الرحمٰن شہباز فاروقی

غلام حسین نجفی کی کتابوں سے تشدد کا آغاز ہوا اس جرم میں کئی سال جیل کاٹی۔

معروف شیعہ ذاکر پاکستان کے سب سے بڑے گستاخ صحابہ غلام حسین نجفی کو نامعلوم نوجوانوں نے اندھا فائرنگ کر کے جمعۃ المبارک سے قبل قتل کر دیا۔ قتل کی اس قسم کی واردات کی کسی بھی صورت میں تائید نہیں کی جاسکتی۔ کیوں کہ نہ صرف ہمارے ملک کا قانون بلکہ دنیا کا کوئی بھی مہذب معاشرہ اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ غلام حسین نجفی متنازعہ ترین اور دریدہ دہن مصنف تھا۔ اس نے دو درجن سے زائد کتب' تصنیف کی ہیں پاکستان میں غلام حسین نجفی کی کتابوں کی وجہ سے ہی مذہبی تشدد کی ابتداء ہوئی۔ اس کی کتابیں مارکیٹ میں آئیں تو پورے ملک میں کہرام مچ گیا۔ ایران کے شیعہ انقلاب کے بعد سپاہ صحابہؓ کے قیام اور اس کی جماعت کے قائدین اور کارکنوں نے اپنے مؤقف میں سختی کی۔ اس کی ایک وجہ غلام حسین نجفی کی صحابہ کرامؓ کی گستاخی پر مشتمل کتابیں بھی ہیں۔ کالعدم سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد امن وامان کی صورت انتہائی خراب ہوگئی تو وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف نے شیعہ و مسلم فسادات کے خاتمہ کے لئے ملک بھر کے تمام مسلم مکاتب فکر کے 400 سے زائد علماء ومشائخ اور اہل تشیع کے نمائندوں کا بھرپور اجلاس 28 فروری 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں طلب کیا۔ جس میں سپاہ صحابہؓ کی طرف سے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی' مولانا اعظم طارق شہیدؒ مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شرکت کی۔

شیعہ کی طرف سے افتخار حسین نقوی اور ریاض حسین نقوی شریک ہوئے۔ اجلاس میں مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ نے خطاب میں فرمایا کہ سپاہ صحابہؓ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ صحابہ کرامؓ اور اہلبیت کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں مطالبہ کی تائید کر دی۔ لیکن انہوں نے سپاہ صحابہؓ پر تشدد کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرامؓ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

سپاہ صحابہؓ انڈیا کے ایجنٹوں کی ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر الزام لگا دی ہے۔ ہم گستاخ ہوتے تو گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے ہو۔ اس نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی تو پوری مجلس عمل میں بریلوی' اہلحدیث اور بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس مؤقف کی تائید کر دی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہؓ

بڑے بڑے تمام علماء علامہ فاروقی شہیدؒ کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اور بیک زبان کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہو گئی ہے

کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فضا نے پورے ماحول کو مکدر کر دیا۔ وزیر اعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ کی تائید کرنے لگے۔ اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ وقف صدا بالصحراء ہوتا نظر آیا ......ریاض حسین نقوی کی تقریر کے بعد وزیر اعظم نے محفل برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر قائد سپاہ صحابہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے کھڑے ہو کر کہا: ریاض حسین نقوی جھوٹ بول کر جس مکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ آ گئی ہے۔ اب ریاض حسین نقوی کی تقریر کے بعد اور کسی کی تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے۔

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے زور دیکر کہا کہ شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی انتہا کر دی ہے۔ اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی شخص جا نہیں سکتا۔ آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔ تقریباً سات منٹ تک مجمع میں سناٹا رہا۔ علامہ فاروقی شہیدؒ اور وقت کے بادشاہ نواز شریف کے درمیان تکرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیر اعظم نے کہا کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ علامہ فاروقی شہیدؒ کی ساری گفتگو تفصیل کے ساتھ ''تاریخی دستاویز'' کتاب میں موجود ہے۔

اس وقت علامہ فاروقی شہیدؒ نے غلام حسین نجفی کی ایک کتاب سے صرف دو حوالے پیش کئے تو پورے مجمع پر سناٹا طاری ہوگیا۔ جس میں ایک حوالہ یہ تھا کہ خلفاء ثلاثہ کا نام آلہ تناسل پر لکھ کر انسان ہمبستری کرے تو انزال نہ ہوگا۔ (تحفہ جعفریہ مصنف غلام حسین نجفی ص:250)

کانفرنس کے اسٹیج سیکرٹری نے پوچھا کہ یہ کتاب کس کی ہے؟ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے فرمایا جامعہ المنتظر کے مدرس غلام حسین نجفی نے یہ کتاب لکھی ہے' انہوں نے کتاب طلب فرمائی۔ علامہ فاروقی شہیدؒ نے وہ کتاب اسٹیج پر بھیج دی وزیر اعظم نواز شریف نے کتاب پڑی تو پریشان ہو گئے اور مولانا عبدالستار نیازی کی طرف سے دیکھنے لگے۔

بس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض وغضب کا شکار ہو گیا۔ تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگے ایک لیڈر نے کہا یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہوسکتا یہ انڈیا کے ایجنٹوں کا

غلام حسین نجفی کی کتابوں کے حواله جات سن کر پورا مجمع غیض و غضب کا شکار ہوگیا تمام حکمران کانوں کو هاتھ لگانے لگے، مولانا عبدالستار خان نیازی نے کها اس گستاخ کو سخت سزا دی جائے گی

Scanned with CamScanner

کام ہے۔ علامہ فاروقی شہیدؒ نے فرمایا:

''میرا چیلنج ہے کہ اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موقف تبدیل کریں گے''

مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی اپنے آپ سے باہر ہو گئے فوراً کہا اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا۔ جب اجلاس برخاست ہوا تو بڑے بڑے علماء علامہ فاروقی شہیدؒ کے

انہوں نے یہ سارا مواد ایڈیشنل انسپکٹر جنرل برانچ پولیس پنجاب (سپیشل برانچ) کے پاس بھیج دیا۔ غلام حسین نجفی کی تقریر کی کیسٹ ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس نے اپنے دفتر میں ٹیپ ریکارڈ منگوا کر سنی تو نجفی کی صحابہ کے خلاف ہرزہ سرائی سن کر وہ زار و قطار رونے لگے اسی وقت انہوں نے غلام حسین نجفی کو پاکستان کا سب سے بڑا گستاخ صحابہ قرار دیتے ہوئے اس کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ جس کے بعد دو سال تک یہ شخص جیل میں بند رہا ہے۔

شیعہ راہنما نے شاطرانہ اور مکارانہ انداز میں تقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی تو پوری مجلس کے بریلوی، اہلحدیث، بعض دیوبندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کی......علامہ فاروقی شہیدؒ نے دوٹوک انداز میں وزیر اعظم سے کہا آپ کو میرا حق پر مبنی موقف سننا پڑے گا ورنہ کوئی اس ہال سے باہر نہیں جا سکتا

ارد گرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے بیک زبان کہا آج ہماری غلط فہمی دور ہو گئی۔ وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی نے کہا:

''فاروقی صاحب! آپ نے اہلسنت کی وکالت اور صحابہ کرام کی حمایت کا حق ادا کر دیا ہے''۔

اجلاس کے آخر میں علامہ فاروقی شہیدؒ نے وزیر اعظم کو شیعہ کی قابل اعتراض کتابوں پر مشتمل ایک دستاویز پیش کی جو تاریخی دستاویز کے نام سے مارکیٹ سے مل سکتی ہے۔

اس وقت وزیر اعظم نے کہا تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی اس حکم کے نتیجہ میں کمیٹی تشکیل دے دی گئی تھی۔ اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے یہ تفصیل بھی آپ تاریخی دستاویز سے پڑھ سکتے ہیں۔

بات ہو رہی تھی غلام حسین نجفی کی درندگی کی تو نواز شریف کے بعد وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں سپاہ صحابہ کے اس وقت کے صدر شیخ حاکم علی جب صوبائی وزیر مقرر ہوئے تو انہوں نے غلام حسین نجفی کی کتابوں کا ایک سیٹ اور اس کی تقریر کی کیسٹ جس میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ننگی گالیاں دی گئی تھیں۔ چیف سیکرٹری پنجاب کی خدمت میں پیش کی۔

اس وقت پاکستان کی پوری شیعہ قوم نے بھی اسے گستاخ قرار دیا تھا بلکہ شیعہ کا ایک وزیر اور شیعہ وفد جس کی قیادت افتخار حسین نقوی کر رہے تھے اس نے چیف سیکرٹری کے دفتر کے اندر مولانا ضیاء القاسمیؒ کی موجودگی میں غلام حسین نجفی کو سب سے بڑا فتنہ پرور اور مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان نفرت کا بیج بونے والا دریدہ دہن مصنف قرار دیا تھا۔ لیکن مجھے حیرت اس وقت ہوئی جب دو سال بعد ہی شیعہ کے بڑے لیڈر کی طرف سے غلام حسین نجفی کی رہائی کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ اس سے زیادہ حیرت مجھے کالعدم تحریک جعفریہ کے قائد اور موجودہ مجلس عمل کے نائب صدر ساجد نقوی پر ہوئی ہے کہ ساجد نقوی نے ملی یک جہتی کونسل سے لے کر متحدہ علماء بورڈ تک ہر فورم پر جہاں بھی غلام حسین نجفی کی کتابیں پیش کی گئیں ہر موقع پر غلام حسین نجفی کو فتنہ پرور اور فسادی قرار دیتے ہوئے نہ صرف اس سے علیحدگی کا اعلان کیا تھا بلکہ اس کی تحریروں میں کڑی تنقید بھی کی تھی۔ جب ساجد نقوی نے غلام حسین نجفی کا جنازہ پڑھایا اور اس کی تعریف کی تو شیعہ کی تقیہ والی عبادات کا مفہوم بھی سمجھ میں آ گیا تھا۔

اس وقت میں غلام حسین نجفی کی کتابوں کی دل آزار تحریریں کبھی پیش نہ کرتا اگر پاکستان کے میڈیا میں اس کو بڑا عالم دین اور شہید قرار دیکر اس کے گھناؤنے کردار پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہ کی جاتی۔ پاکستان کے سب سے بڑے اخبار روزنامہ جنگ نے اپنے اداریئے میں ''ایک عالم دین کی شہادت'' جیسی گمراہ کن سرخی جما کر امت مسلمہ کے ایک بڑے طبقہ کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ اس وجہ سے مجھے نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت غلام حسین نجفی کی کتابوں کے حوالہ جات پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے تا کہ ریکارڈ درست رہے۔ غلام حسین نجفی کی تحریریں پیش کرنے کا مقصد ہرگز ہرگز قارئین کے جذبات کو مشتعل کرنا نہیں ہے۔ بلکہ خداوند کریم سے ہزار بار توبہ کرتے ہوئے محض امت مسلمہ کی آگاہی کے لئے غلام حسین نجفی کی کتابوں سے درج ذیل چند دل آزار تحریریں پیش کی جا رہی ہیں۔

امہات المومنین ازواج مطہرات کی توہین

☆ بی بی عائشہ کوئی امریکی میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی۔ مکہ کی زلیخا اور بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

(حقیقت فقہ حنفیہ ص:64)

☆ جناب حفصہ بیوہ ہوئی تھیں تو ان کے رشتہ کو ان کے والد بزرگوار جناب حضرت عمر نے جناب ابوبکر اور عثمان کو ان کے گھر جا کر خود پیش فرمایا تھا۔ ان دونوں نے کچھ مجبوریاں ظاہر کر کے اس خاتون کا رشتہ قبول کرنے سے معذرت ظاہر کی۔ جب کہ عمر بیوہ جوان بیٹی کو گھر میں کیسے بٹھا سکتے تھے۔ لہٰذا پھر رسول کی خدمت میں اس رشتہ کو پیش کیا گیا اور نبی کریم نے دوجگہ جس کا رشتہ نہیں ہوا تھا اپنی مثالی رحمدلی کا ثبوت دیتے ہوئے قبول فرمایا۔

(قول مقبول ص:60)

پاکستان کے سب سے بڑے اخبار روزنامہ جنگ نے اپنے اداریئے میں غلام حسین نجفی کی موت پر ایک ''عالم دین کی شہادت'' جیسی سرخی جما کر امت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کیا ہے

صحابہ کرامؓ کے خلاف غلام حسین نجفی کی تقریر کی کیسٹ سن کر ایڈیشنل آئی جی پولیس سپیشل برانچ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ شدت جذبات سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اُسے پاکستان کا سب سے بڑا گستاخ قرار دیا

جسٹس مولانا تقی عثمانی نے کہا کہ فاروقی صاحب! آپ نے اہلسنت کی وکالت اور صحابہ کرام کی حمایت کا حق ادا کر دیا ہے

☆ جناب عائشہ حفصہ حالانکہ جناب ابوبکر و عمر کی بیٹیاں تھیں لیکن جس دن سے وہ رسول کے گھر آئیں رسول اللہ کا چین اور سکون ختم ہو گیا۔ کبھی منافقین واقعہ افک کا ڈرامہ کر رہے ہیں حضور اس واقعہ سے بڑے پریشان ہوئے تھے۔ اور کبھی حفصہ کی تنگ مزاجی سے۔ نبی پاک تنگ آ کر اس کو طلاق دے دیتے ہیں۔ جو شیخین کے گھروں کی تربیت یافتہ ہیں۔

(جاگیر فدک ص:476)

خلفاء راشدین کی توہین

☆ حضرت ابوبکر اور شیطان کا ایمان ایک تھا۔

(سہم مسموم ص:83)

☆ حضرت ابوبکر کی بیٹی نے متعہ کیا۔

(حقیقت حنفیت ص:44)

☆ حضرت ابوبکر شراب پیتے تھے۔

(سہم مسموم ص:384)

☆ چار یاری مذہب کے علماء پر اللہ رحم کرے اپنے خلیفہ ابوبکر کی محبت میں کچھ ایسے دیوانے ہیں...... انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خلیفہ کی عزت رہ جائے خواہ اپنا دین

☆ حضرت عمر نے حضرت علی کی بہن کے ساتھ متعہ کیا تھا۔ (قول مقبول ص:295)

☆ حضرت طلحہ کنجری کی اولاد تھا۔ (قول مقبول ص:514)

☆ عبداللہ بن عمر علی کا دشمن تھا۔ (تحفہ جعفریہ ص:61)

☆ عبداللہ ابن مسعود منکر قرآن اور منافق تھا۔ (تحفہ حنفیہ ص:36)

☆ انس بن مالک جھوٹے تھے۔ (تحفہ حنفیہ ص:35)

☆ امام اعظم کی تقلید تمام برائیوں کی ماں ہے۔ (تحفہ حنفیہ ص:142)

☆ امام بخاری مجوسی النسل یہودیوں یا سبائیوں کا نطفہ ہے۔ (قول مقبول ص:534)

☆ بخاری جیسے کتے آل نبی کی شان میں بھونکتے رہے۔ (تحفہ جعفریہ ص:86)

☆ عبدالقادر جیلانی کے باپ کا فیصلہ آج تک نہ ہو سکا۔ (قول مقبول ص:479)

میں نے نمونہ کے طور پر مذکورہ بالا چند عبارتیں نقل کفر نہ کفر باشد کے اصول کے تحت صرف اس لئے بیان کی ہیں کہ امت مسلمہ کے سامنے شیعہ کے مصنفین کا

سپاہ صحابہؓ کے قیام اور اس کے موقف میں سختی کی ایک وجہ غلام حسین نجفی کی کتابیں بھی ہیں

و دیانت رہے یا نہ رہے۔ (جاگیر فدک ص:455)

☆ جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے تھے۔ (سہم مسموم ص:430)

☆ جناب عمر جہنم کا تالا ہے بہتر تو یہ ہے کہ جہنم کا گیٹ ہوتا۔ (سہم مسموم ص:430)

☆ جناب عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں تھا۔ (سہم مسموم 429)

☆ جناب عمر علت ابنہ کا مریض (گانڈو) تھا۔ (نعوذ باللہ) (سہم مسموم ص:430)

☆ حضرت عثمان کا آلہ تناسل چھوٹا اور موٹا تھا۔ (قول مقبول ص:432)

☆ حضرت عثمان نے حضور کی بیٹی ام کلثوم کے ساتھ مردہ حالت میں جماع کیا اور اسی طرح بغیر غسل کے جنازہ پڑھایا۔

☆ حضرت عثمان عورتوں کا عاشق تھا حضرت رقیہ زوجہ رسول کے حسن پر فریفتہ تھا اسی وجہ سے مسلمان ہوا تھا۔ (قول مقبول ص:435)

اصل چہرہ ننگا ہو جائے ورنہ غلام حسین نجفی کی کتابیں تو صحابہ کرام و اہلبیت اور اولیاء کرام کے خلاف گالیوں اور غلاظت سے بھری پڑی ہیں۔ خداوند کریم سے دلی دعا ہے کہ اللہ پاک امت مسلمہ کو غلام حسین نجفی جیسے منافق کے شر سے محفوظ کر کے ان کے ساتھ تعلقات رکھنے والے نام نہاد علماء کو ہدایت نصیب فرمائے۔

شان صحابہؓ

سب سے اعلیٰ ہے میرے خدا کی شان
جس نے اتارا اصحابہؓ کی عظمت میں قرآن
میرا نبیؐ ہے چاند بہت پیارا
ہر اک صحابی اس چاند کا ستارہ

﴿محمد کاشف...... شیخوپوری﴾

بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز کی ضرورت

محترم قارئین! جس طرح پاکستان کے بعض علماء کرام نے شیعت کے خلاف متفقہ فتویٰ سے رجوع کئے بغیر اس کی تائید کرتے ہوئے بھی عملی طور پر اس سے انحراف کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ضمن میں ایک بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز قائم کیا جائے جو امت مسلمہ کو درپیش اس اہم مسئلہ کے بارے میں متفقہ لائحہ عمل تیار کر کے آنے والی نسلوں کیلئے مشعلِ راہ کا کام دے سکے۔ اس تحقیقاتی مرکز کیلئے جگہ کا تعین کر لیا گیا ہے۔ یہ مرکز

قطب الاقطاب خواجہ خان دامت برکاتہ
حضرت شیخ الحدیث عبدالحلیم کلاچوی مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ارشاد احمد دیوبندی مدظلہ
حضرت مولانا مہر محمد میانوالوی مدظلہ
حضرت مولانا استاد العلماء منیر اختر مدظلہ
حضرت مولانا محمد الیاس بالاکوٹی مدظلہ
حضرت مولانا امیر رضا شاہ قمی مدظلہ

جیسے بزرگوں کی سرپرستی اور راہنمائی میں کام کرے گا۔ انشاء اللہ

اس اہم تحقیقاتی مرکز کے قیام کیلئے اہل خیر کی تجاویز اور اعانت ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی۔

رابطہ کے لئے
ایڈیٹر
خلافتِ راشدہ، ریلوے روڈ، فیصل آباد

صحابہؓ مظلوم کیوں

ایڈیٹر کے قلم سے

دس محرم 1426ھ کا سورج اپنی چمک دمک سے افق کے کنارے پر جلوہ گر ہوا اور اپنی مقررہ رفتار سے حرکت کرتا ہوا اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ مگر اک انجانی سی کیفیت اور چہروں پہ ہر سو ویرانی کے ڈیرے ڈالے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہاں اگر آج بادِ صبا کے جھونکے اپنا راستہ تبدیل کر لیتے تو حق ہوتا' پرندے اپنی چہچہاہٹ چھوڑ دیتے تو حق ہوتا' زمین پھٹتی تو حق ہوتا' آسمان اس قطعہ ارض پر شعلے پھینکتا تو حق ہوتا' زبانیں گنگ ہو جاتی تو حق ہوتا' آج اگر سورج اپنی معصوم کرنوں کو روک لیتا تو حق ہوتا' انسان کا رگوں میں حرکت کرتا خون جم جاتا تو حق ہوتا بھئی کیا ہوا؟

کیوں اتنی ناگواری کا اظہار کر رہے ہو! یہ عشق ومحبت میں ڈوبے کسی مظلوم کی آہ تھی کہ ہاشم نے پوچھا بھئی بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے؟ اب اس کی آنکھوں کا جام چھلکنے لگا' روتے روتے اس کی آواز اندھ گئی' ہچکیاں بندھ گئیں۔ ہاشم اصرار کرتا ہے کہ یہ جذبہ ومحبت میں سرشار یہ نوجوان دیوانگی اور بے بسی کی حالت میں اپنے دل کی تڑپ بیان کرتے ہوئے 10 محرم کا ذکر کرتا ہے تو پھر اس کی پرنم آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں دل پہ ہاتھ رکھ کے اپنی بات کا آغاز کچھ اس طرح کرتا ہے کہ محرم کا مہینہ کیا شروع ہوا کہ ہر سو پریشانی کی لہر پھیل گئی فوج' پولیس' انتظامیہ عوام سے سب ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں کہ نواسہ رسولؐ ذبح کر دیئے گئے' ظلم وستم جور وجفا کی انتہا ہو گئی' کائنات میں ویرانی نے پھریرے لہرا دیئے' جوں جوں دن گزرتے گئے بے چینی' اضطراب میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ دن آ گیا جس دن ظلم وبربریت کا تہلکہ مچایا گیا تھا۔ ہر شخص اپنے اپنے انداز میں نواسہ رسولؐ کی قربانی پر عقیدت کے پھول نچھاور کر رہا تھا۔ کسی کا درد دل میں چھپا ہوا تھا کسی نے اپنے غم کا اظہار قلم کاغذ کے سپرد کیا۔ کوئی وعظ ونصیحت سے اپنے درد کا اظہار عوام کے دامن میں ڈال رہا تھا کسی کا اندازہ ایسا ترش وانوکھا کہ زنجیر زنی سے اپنے سینے چھلنی کر رہا ہے۔ اسی قافلے میں چند ایسے بے ضمیر بدبخت انسان بھی تھے جنہوں نے اپنا غم ہلکا کرنے کے لئے اپنا پھٹا دامن سینے کے لئے اپنے آپ کو نواسہ رسول کا عاشق و دیوانہ کہلوانے کے لئے ایک ایسا انداز اختیار کیا کہ پیغمبرؐ کے صحابہ وہ قدسی الاصل قافلہ جن کے اوصاف وکمالات سے قرآن مجید کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ جن کا پیغمبرؐ سے عشق انہیں تختہ دار پر چڑھا گیا۔ جن کی زندگیاں چھین لی گئیں جنہیں بدر واحد خندق وحنین میں تڑپا دیا گیا۔ جنہیں نواسہ رسولؐ کے ساتھی دوست ہونے کا تمغہ ملا۔ آج اس جماعت کے اک اک فرد کا نام لے کر سب وشتم کا نشانہ بنایا۔ ایسی دھرتی پر جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ جس کی بنیادوں میں سینکڑوں نہیں ہزاروں غیرت مند نوجوانوں کا خون ڈالا گیا۔ جس کی بنیادوں میں بوڑھی ماؤں کے سہارے چلتے پھرتے کھیلتے ہوئے معصوم بچوں کا خون ڈالا گیا۔ صرف اس لئے اس پاک دھرتی پر اللہ کا نام ہوگا اسلام کا چرچا ہوگا یہاں ہر شخص اپنے دینی فرائض آزادی کے ساتھ سرانجام دے سکے گا۔ لیکن ان سب باتوں کو نظر انداز کر کے اس ملک کو امن وامان کی بجائے ظلم وستم کا گہوارہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ ماؤں' بہنوں کی عزت تو کیا محفوظ رہتی ان کی پاک عفت والی چادروں کو سرعام تار تار کیا گیا۔ یہاں اسلام تو کیا نافذ ہوتا یہ تو ظلمت کی آماج گاہ بن گیا بیگانے تو کیا اپنوں کی نشتر سینہ چھلنی کر گئے پھر ظلم کو اتنی ڈھیل ملی کہ اس کے اندر انسان مر اس سے جینے کا سلیقہ غیرت وحمیت کی زندگی چھین لی گئی اور وہ اپنے ناپاک عزائم کو لے کر یہاں تک آگے بڑھا کہ اسلام کی برگزیدہ ہستیوں پر ہاتھ ڈالا ان لوگوں پر ہاتھ اٹھایا جو اسلام کی اساس ہیں بس اتنا کہنا تھا کہ اس کی پر نم آنکھوں سے موتی بہہ پڑے۔ ہاشم نے کہا دوست یہ تو ظلم کی انتہا ہے میں آپ کا درد دکھ کرب والم اب سمجھا کہ کیا چیز آپ کو تڑپا رہی ہے واقعی اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر زبان درازی کی جا رہی ہے انہیں سب وشتم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ہاشم نے کہا اے دوست کوئی بات نہیں ہم بھی مسلمان ہیں ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموس کی جنگ لڑیں گے بس پھر قانونی جنگ کی تیاری کی گئی کہ اس جرم کے مرتکب افراد کو جو کہ ایک مخصوص گروہ (رافضیت) سے تعلق رکھتے ہیں ان پر FIR کٹوائی جائے بڑی تگ ودو کے بعد یہ لوگ FIR کٹوانے میں کامیاب ہوئے لیکن انتظامیہ ایسی ہے کہ اب ان مجرمان کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینے میں لیت ولعل سے کام لے رہی ہے میں حکومت سے کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے اگر تمہاری یہی روش رہی...... کہیں ایسا نہ کہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر پر لبیک کہنے والا کوئی غازی علم الدین میدان میں اتر آئے۔

مولانا جھنگوی شہیدؒ کی تقریر سن کر صحابہ کی غلامی عشق ومحبت کا جام پہننے والا کوئی غازی حق نواز شہید آ کر پھر سے تاریخ کو زندہ کر دے۔ ابھی وقت ہے...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مر مٹنے والے ابھی زندہ ہیں پھر اگر کسی کی غیرت وحمیت جاگی اور وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر اپنا حق خود لینے نکلا تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

"ورنہ اب پچھتائے کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

خلافت راشدہ ویب سائٹ

ماہنامہ خلافت راشدہ کی ویب سائٹ کا آغاز ہو چکا ہے۔ فوری طور پر 2005ء کے خلافت راشدہ ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت موجود ہے۔

WWW.Khalafat-e-rashida.com

آئندہ گزشتہ 15 سالوں کا ریکارڈ بھی اسی ویب سائٹ پر لانچ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

چیف ایڈیٹر: خلافت راشدہ

Scanned with CamScanner

یہ لوگ عراق کی طرح پاکستان میں بھی امریکی ایجنٹ کا کردار ادا کریں گے

صحابہؓ دشمنوں سے اتحاد کھلا دھوکہ ہے

سابق شیعہ مجتہد سید امیر رضا شاہ قمی کے ساتھ ایک نشست

ابو عثمان فاروقی

سابق شیعہ مجتہد سید امیر رضا شاہ قمی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم شیعہ کی بڑی درس گاہ جامعہ المنتظر لاہور سے حاصل کی، اعلیٰ تعلیم کے لئے قم یونیورسٹی ایران میں داخل ہوئے۔ ایران کے شیعہ انقلاب کی تحریک میں بطور طالب علم بھرپور حصہ لیا۔ عملی زندگی کی ابتداء قم یونیورسٹی میں استاد کی حیثیت سے کی۔ جب ایران کا شیعہ انقلاب پاکستان میں برآمد کرنے کی مہم کا آغاز ہوا تو پاکستان میں شیعہ تنظیموں کو منظم کرنے کے لئے ایک خاص مشن کے تحت سید امیر رضا شاہ قمی کو پاکستان بھیجا گیا۔ جہاں پر انہوں نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ عارف الحسینی کے دست راست کے طور پر ایرانی مشن کی تکمیل کے لئے کام کیا۔ حتیٰ کہ عارف الحسینی کے قتل کی ایف آئی آر میں بھی ان کا نام بطور گواہ درج ہے۔

یہ ساری تفصیل ان کے انٹرویوز جو کہ خلافت راشدہ کے گزشتہ شماروں میں بالترتیب شائع ہو چکے ہیں' میں موجود ہیں۔ سید امیر رضا شاہ قمی کے ساتھ ایک نشست میں موجودہ حالات کے تناظر میں جو گفتگو ہوئی وہ قارئین کی نذر کی جا رہی ہے۔

موجودحالات میں ایران کے خلاف متوقع امریکی جارحیت پر تبصرہ کے سوال پر سیّد امیر رضا شاہ قمی نے فرمایا ان حالات پر میرا تبصرہ ذرا کڑوا ہے۔ شائد آپ اسے ہضم بھی کر سکیں گے یا نہیں کیونکہ میرے خیال کے مطابق اس وقت امریکہ، ایران کی شیعہ کی حکومت اور اسرائیل تینوں ایک ہی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

وہ ایجنڈا یہ ہے...... کہ اسلام کو مضبوط ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔ اول الذکر...... دونوں ممالک غیر مسلم ہیں جبکہ ایران کے حکمرانوں نے اسلام کا لبادہ اڑدھ رکھا ہے ان کی امریکہ سے لڑائی محض نورا کشتی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا گزشتہ سال عراق میں مقتداء الصدر کو اسامہ بن لادن بنا کر پیش کیا جاتا رہا۔ لیکن اب وہ کہاں ہے؟ اس نے مجاہدین کی مکمل جاسوسی کے لئے یہ سارا ڈرامہ کھڑا کیا تھا۔ اس کے علاوہ عراق کی پوری شیعہ قوم نے مل کر امریکہ کو عراق پر حملہ اور صدام حسین کی حکومت کو ختم کرنے کی دعوت دی تھی اور اب شیعہ قوم ہی عراق میں امریکہ کی سب سے بڑی حامی اور مددگار ہے۔ یہ بات تو اب پوشیدہ نہیں رہی ہے کہ عراق میں اب صرف سنی (مسلمان) قوم ہی امریکی جارحیت کی مزاحمت کر رہی ہے اس لئے میں یہ بات بڑے وثوق اور دعویٰ سے کر سکتا ہوں کہ امریکہ کبھی بھی ایران پر حملہ نہیں کرے گا بلکہ امریکا کا اصل ہدف پاکستان ہے۔ امریکہ کے لئے تو پوری شیعہ قوم چاہئے ایران کی ہو یا عراق کی چشم براہ ہے۔ امریکہ کے ساتھ جو نورا کشتی مقتدیٰ الصدر نے عراق میں کھیلی تھی وہی کشتی ایران کے شیعہ حکمرانوں اور امریکہ کے درمیان جاری ہے۔ اس کی مثال آپ کو دینا چاہتا ہوں پاکستان سے ایٹمی مواد کی منتقلی کی تمام معلومات سب سے پہلے ایران نے امریکہ کو فراہم کی تھیں۔ جب ایران نے سب کچھ بتا دیا ہے تو ہمارے انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ یہ وجہ ہے کہ پاکستان کے وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے ڈاکٹر عبدالقدیر کی طرف سے ایٹمی معلومات کی فراہمی کا اعتراف کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے اقبال جرم کا نام دیا تھا۔ یہ بات نہیں بلکہ بات اقبال جرم سے بہت اوپر جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ عالمی حالات نے ثابت کیا ہے کہ ایران پاکستان سے زیادہ ہندوستان کے قریب ہے اور ہندوستان اب امریکہ کا فطری حلیف بن چکا ہے اور ہندوستان کو ایران سے گیس لینے سے روکنا بھی ایک چال ہے۔ کیوں کہ اس گیس پائپ لائن سے پاکستان کو بھی فائدہ ہونا تھا۔ امریکہ ہندوستان کو پاکستان کے بغیر گیس پائپ لائن کے منصوبے کو قابل عمل بنانے پر قائل کر رہا ہے۔

متحدہ مجلس عمل میں شیعہ کی شمولیت کے سوال پر سید امیر رضا شاہ قمی نے کہا میں نے اپنی زندگی میں دو تہائی حصہ شیعہ مذہب میں گزارہ ہے۔ اللہ پاک کی توفیق اور عنایت سے مجھے ہدائت کی روشنی نصیب ہوئی جس کا شکر ادا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ تین بنیادی عقائد میں شیعہ مسلمانوں سے جدا ہیں۔

ان میں سے دو باتیں ایسی ہیں جنہیں آپ ان کا ذاتی معاملہ کہہ کر نظر انداز کر سکتے ہیں لیکن ان کا ایک عقیدہ ایسا ہے جو مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان اتحاد میں سے بڑی رکاوٹ ہے۔ وہ عقیدہ ''سب شیخین'' ہے اس کے علاوہ عقیدہ تحریف قرآن اور عقیدہ امامت بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔ لیکن ان دونوں عقائد کی موجودگی میں شیعہ کے ساتھ ملکی امن واستحکام کے لئے بطور غیر مسلم اتحاد کی کوئی نہ کوئی صورت نکل سکتی ہے۔ لیکن سب شیخین کے عقیدہ کی موجودگی میں شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا ان کے ساتھ بیٹھنا' کسی معاملہ میں بھی ان کی رعایت کرنا بہت بڑی بے عزتی' منافقت اور کھلا دھوکہ ہے۔ نمونہ کے طور پر شیعہ کی معتبر کتابوں سے چند حوالے آپ کے گوش گزار کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ اتمام حجت ہو جائے اور متحدہ مجلس عمل میں شیعہ کی شمولیت کے حامی انہیں غور سے پڑھ لیں اگر کوئی بات میں نے اپنی طرف سے بیان کی ہو'یا حوالہ غلط ہو تو اس کے لئے ہر طرح کی سزا کاٹنے کے لئے تیار ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ ہر پڑھنے والا یہ حقائق دوسرے مسلمانوں تک پہنچا دے تا کہ کل قیامت کے روز وہ لوگ یہ عذر نہ پیش کر سکیں کہ ہمیں شیعہ کے ان عقائد یا کتابوں کا علم نہ تھا۔ اس کے ساتھ میں اپنا ای میل ایڈریس درج کرتا ہوں کسی شخص نے اس بات چیت سے متعلق کسی کتاب کا حوالہ طلب کرنا ہو تو ای میل کے ذریعہ کتاب کا اصل صفحہ حاصل کر سکتا ہے۔

ameeraz@hotmail.com

میں حکومت وقت سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جماعتوں پر بلا جواز پابندیوں سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ تنازعہ اور کشیدگی کے خاتمہ کے لئے فریقین کا موقف سننا ضروری ہے۔ حضرات شیخین کے بارے میں شیعہ

موجودہ حالات سے متعلق میرا تبصرہ ذرا کڑوا ہے۔ شاید اسے آپ ہضم بھی کر سکیں کے یا نہیں کہ ایران امریکہ اور اسرائیل ایک ہی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں

کے عقائد کیا ہیں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں شیعہ اثنا عشری کا عقیدہ یہ کہ وہ (معاذ اللہ) نہ صرف یہ کہ کافر اور منافق تھے بلکہ اگلی امتوں کے اور اس امت کے خبیث ترین کافروں فرعون ہامان ونمرود اور ابولہب وابوجہل سے بھی حتیٰ کہ شیطان مردود سے بھی بدتر درجہ کے کافر تھے۔ اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب انہیں دونوں پر ہے اور یہ کہ ان دونوں کی بیٹیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔ العیاذ باللہ ...... منافقہ اور کافرہ تھیں اور اپنے باپ (ابوبکر وعمر) کے کہنے سے ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیکر شہید کیا تھا۔ (استغفر اللہ)

مزید یہ کہ اثنا عشری کی حدیث کی کتابوں میں ان کے نزدیک سب سے زیادہ مستند ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی کی کتاب الجامع الکافی کا ہے۔ بلکہ ان سے بھی بالاتر یعنی اس کے بارے میں لکھا ہے وہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب بارھویں امام امام غائب کے سامنے پیش کی گئی ان کے خاص سفیر نے انہوں نے اس کی تحسین فرمائی جبکہ اہلسنت کی صحیح بخاری کو کسی معصوم کی تحسین وتصدیق حاصل نہیں۔ اس کے آخری حصہ کتاب الروضہ میں شیعوں کے ساتویں امام معصوم ابوالحسن موسیٰ کا ایک طویل مکتوب پوری سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ اس میں شیخین کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

ترجمہ: میں بقسم کہتا ہوں کہ دونوں (ابوبکر وعمر) پہلے سے منافق تھے۔ انہوں نے اللہ کے کلام کو رد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمسخر کیا۔ وہ دونوں قطعی کافر ہیں اور ان پر اللہ کی اور اس کے فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت۔ (کتاب الروضہ ص:۲۶ طبع لکھنو)

اور اسی کتاب الروضہ میں شیعوں کے پانچویں امام معصوم باقر کا یہ ارشاد شیخین کے بارے میں روایت کیا گیا ہے۔

ترجمہ: یہ دونوں دنیا سے چلے گئے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا تھا۔ اس سے توبہ نہیں کی۔ اور اس کو یاد بھی نہیں کیا تو ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت۔

ملا باقر مجلسی شیعوں کے گیارہویں صدی ہجری کے بڑے مجتہد اور محدث ہیں۔ علمائے شیعہ ان کو خاتم المحدثین کہتے اور لکھتے ہیں: ان کی کتابیں شیعوں میں دوسرے تمام مصنفوں سے زیادہ مقبول ہیں۔ ان کو شیعہ مذہب کا ترجمان اعظم کہا جاسکتا ہے۔ خمینی نے بھی اپنی کتاب "کشف الاسرار" ص:۱۲۱ پر ان مجلسی صاحب نے اپنی کتاب جلاء العیون میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کرکے ایک طویل روایت نقل کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں چھ پچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے اور وہ صندوق جہنم کے ایک آتشی کنوئیں میں ہے اور وہ کنواں ایک پتھر سے بند کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب جہنم کی آگ بھڑکانا چاہے گا تو حکم فرمائے گا کہ جس پتھر سے کنواں بند کیا گیا ہے اس کو ہٹا دیا جائے۔ جب وہ پتھر ہٹا دیا جائے گا تو اس کنوئیں کی آگ سے سارا جہنم بھڑک اٹھے گا (آگے روای کہتا ہے) میں نے حضرت امام سے پوچھا کہ وہ بارہ آدمی کون ہیں؟ جو اس صندوق میں بند ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اگلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں۔ قابیل نمرود فرعون اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل اور بنی اسرائیل میں سے دو آدمی جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔

دجال اور ابوبکر عمر ابوعبیدہ بن الجراح سالم مولیٰ حذیفہ اور سعد بن العاص (جلاء العیون ص: 147 طبع ایران)

مجلسی نے جہنم کے اس آتشی تابوت کی روایت جس میں بارہ آدمی بند ہیں جن میں (معاذ اللہ) شیخین بھی ہیں۔ اپنی کتاب حق الیقین میں بھی ذکر کی ہے۔ (حق الیقین ص:۵۰۲)

اور جلاء العیون اور حق الیقین ہی میں ایک اور روایت ذکر کی ہے جس میں حضرات شیخین کے بارے میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ:

ترجمہ: کسی صاحب عقل کے لئے اس کی مجال اور گنجائش نہیں ہے کہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور رسول کی لعنت ہو عمر پر اور ہر اس شخص پر جو اس کو مسلمان جانے اور ہر اس آدمی پر جو اس پر لعنت کرنے میں توقف کرے (یعنی لعنت کرنے سے دہان کو دھو کے) (جلاء العیون ص:45)

ملا باقر مجلسی کی تصانیف جلاء العیون حق الیقین زاد المعاد حیات القلوب وغیرہ سے حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق اس طرح کی انتہائی دریدہ دہنی اور اشتعال انگیز روایتیں اور عبارتیں بلا مبالغہ سینکڑوں کی تعداد میں نقل کی جاسکتی ہیں۔ لیکن غیر ضروری طوالت ہوگی اس لئے "حق الیقین" سے صرف ایک روایت اور بیان کی جاتی ہے۔ جو مجلسی نے شیخ مفید کی کتاب اختصاص کے حوالے سے شیعوں کے چھٹے امام معصوم جعفر صادق کی روایت سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کی حیثیت سے نقل کی ہے۔ واضح رہے کہ شیعوں کے نزدیک شیخ مفید کا مقام یہ ہے کہ ان کے بارہویں امام غائب (امام مہدی) غار میں روپوش ہو جانے اور غیبت صغریٰ کا دور ختم ہو جانے کے بعد بھی شیخ مفید کو خطوط لکھتے تھے جو کسی غیبی نامعلوم طریقے سے ان کو مل جاتے تھے۔ شیعوں کی معتبر کتاب "احتجاج طبرسی" میں ان کے نام امام غائب کے وہ خطوط موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام غائب کے خاص معتمدین میں سے تھے۔ اس لئے یہ سمجھنا غلط نہ ہوگا کہ یہ روایت شیعوں کی معتبر ترین روایتوں میں سے ہے۔ اس لئے اس کی طوالت اور اس کے مضمون کی انتہائی خباثت اور دل آزاری کے باوجود دل پر جبر کرکے اس پوری روایت کو بیان کیا جارہا ہے۔ (نقل کفر نہ کفر نباشد) ملاں باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:

شیخ مفید نے "کتاب اختصاص" میں حضرت جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک دن میں شہر کوفہ کے پیچھے باہر گیا اور قنبر (خادم وغلام) میرے آگے جارہا تھا کہ اچانک ابلیس میرے سامنے آگیا میں نے اس سے کہا کہ عجیب گمراہ بدبخت ہے تو! اس نے کہا اے امیر المؤمنین آپ یہ بات کیوں کہتے ہیں خدا کی قسم کھا کے میں آپ کو ایک بات سناتا ہوں جو میرے اور خداوند عزوجل کے درمیان ہوئی۔ اور ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب اللہ نے مجھے میری اس خطا کی بنا پر جو میں نے کی تھی آسمان سے زمین پر بھیج دیا تو جب

ماہنامہ خلافت راشدہ نے مشن جھنگوی کے فروغ کے لئے تاریخی کام کیا مجھے یہ بات سن کر حیرۃ ہوئی کہ اس کی انتظامیہ کے ساتھ جماعتی یا ذاتی حیثیت سے کبھی بھی مالی تعاون نہیں کیا گیا

بلاشبہ عراق میں اب صرف مسلمان (سنی) ہی امریکی جارحیت کی مزاحمت کر رہے ہیں امریکہ کبھی بھی ایران پر حملہ نہیں کریگا اس کا اصل ہدف پاکستان ہے

میں چوتھے آسمان پر پہنچا تو میں نے خداوند کریم عزوجل سے عرض کیا کہ اے میرے خدا اور میرے مالک و آقا میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی اور بدبخت کوئی مخلوق پیدا کی ہوگی تو اللہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ شقی اور بدبخت ہے تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا' تاکہ وہ تجھے اس مخلوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا۔ اور میں نے اس سے کہا کہ خداوند کریم عزوجل تجھ کو سلام کہتا اور حکم دیتا ہے کہ مجھے اس آدمی کو دکھلا دے جو مجھ سے بھی زیادہ شقی اور بدبخت ہے تو مجھے وہ جہنم کی طرف لے گیا اور جہنم کے اوپر جو سرپوش تھا وہ اس نے اٹھایا۔ اس میں اسے سیاہ زنگ کی ایسی آگ باہر نکلی کہ میں نے گمان کیا کہ یہ آگ مجھے اور داروغہ کو بھی کھا جائے گی۔ داروغہ جہنم نے اس سے کہا کہ ساکن ہو جا۔ تو وہ ساکن ہوگئی پھر وہ مجھے جہنم کے دوسرے طبقے میں لے گیا تو اس میں سے ایسی آگ نکلی جو پہلی والی آگ سے بھی زیادہ سیاہ اور گرم تھی تو داروغہ جہنم نے اس آگ سے کہا کہ ساکن ہو جا تو وہ ساکن ہوگئی۔ اسی طرح داروغہ جہنم جس طبقے میں مجھے

میرے خیال کے مطابق شیعہ کا عقیدہ سب شیخین مسلمانوں کے ساتھ اتحاد میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے

لے جاتا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تیرہ و تار اور زیادہ گرم ہوتی۔ یہاں تک کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا اس میں سے ایسی آگ نکلی کہ میں نے گمان کیا کہ یہ آگ مجھے داروغہ جہنم کو بھی اور اللہ کی پیدا کی ہوئی تمام مخلوقات کی جلا کے بھسم کر دے گی۔

تو میں نے آگ کی اس دہشت اور خوف سے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لئے اور اس طرح آنکھیں بند کرلیں اور میں نے داروغہ جہنم سے کہا اس آگ کو حکم دو کہ یہ ٹھنڈی اور ساکن ہو جائے ورنہ میں مر جاؤں گا۔ داروغہ جہنم نے کہا کہ تو ہرگز اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ وقت نہ آ جائے جو تیری موت کے لئے خدا کی طرف سے مقرر اور اس کے علم میں ہے۔ آگے ابلیس بیان کرتا ہے کہ میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو اوپر جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ کھڑے ہیں اور آگ کے گرز ان کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ ان دونوں آدمیوں پر آگ کے وہ گرز مارتے ہیں میں نے کہا کہ اے داروغہ جہنم یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا کہ تو نے وہ نہیں پڑھا جو عرش کے پایہ پر لکھا ہوا تھا (ابلیس کہتا ہے کہ) میں نے دیکھا تھا کہ خدا نے دنیا کے آدم کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے لکھ دیا تھا کہ:

''لااله الا الله محمد رسول الله ايدته ونصرته بعلی''

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے محمد کی مدد علی کے ذریعہ کی اور قوت بخشی یہ دونوں آدمی جن کے گلے میں آتشی زنجیریں ہیں اور جن پر آگ کے گرزوں کی مار پڑ رہی ہے یہ دونوں علی کے دشمن اور ان پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں یعنی ابوبکر و عمر ہیں۔ (حق الیقین 509.510)

میں قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق ایسی خبیث دل آزار عبارتیں اور روائتیں اس کے سامنے پیش کیں جن کا مطالعہ یقیناً انتہائی تکلیف کا باعث ہوگا۔ لیکن شیعہ مذہب چھوڑنے سے پہلے میں خود ایسی جھوٹی اور من گھڑت روائتوں پر دل و جان کے ساتھ نہ صرف یقین رکھتا تھا بلکہ ان کو بیان بھی کرتا تھا۔ اب صرف اس لئے بیان کیا ہے کہ شیعہ مذہب کی حقیقت قارئین کے سامنے کھل جائے۔

اس طرح خمینی جو شیعہ عالم اور مجتہد ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے نظریہ ''ولاتیہ الفقیہ'' کے مطابق امام غائب معصوم (امام مہدی) کے گویا قائم مقام بھی ہیں ہمارے اس دور میں شیعہ مذہب کے سب سے بڑے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھی حضرات شیخین اور ان کے تمام رفقاء سابقین اولین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارہ میں تقیہ کی لاگ لپیٹ کر بغیر صفائی سے وہی عقیدہ ظاہر کیا ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی شیعوں کے ائمہ معصومین کی مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا ہے۔ خمینی نے اپنی فارسی تصنیف ''کشف الاسرار'' میں صفحہ ۱۱۲ سے ۱۲۰ تک اس موضوع پر بہت طویل اور مفصل کلام کیا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لئے یہاں صرف اسی کو نقل کر دینا کافی سمجھا ہے۔ خمینی کی اصل عبارتیں ان کی کتاب ''کشف الاسرا'' میں یا مولانا منظور احمد نعمانی کی کتاب ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت میں (صفحہ ۵۲ تا ۶۹) دیکھی جا سکتی ہیں۔

یہاں خمینی کی تحریروں کا مختصر خاکہ بیان کرتا ہوں۔

☆ ترجمہ: شیخین ابوبکرؓ عمرؓ اور ان کے رفقاء عثمانؓ ابوعبیدہ وغیرہ دل سے ایمان نہیں لائے تھے۔ صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انہوں نے بہ ظاہر اسلام قبول کرلیا تھا اور اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے کو چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار ص: ۱۱۳)

☆ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت واقتدا حاصل کرنے کا ان شیخین کا جو منصوبہ تھا اس کے لئے وہ ابتداء ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنائی تھی ان سب کا اصل مقصد اور مطمح نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت پر قبضہ کر لینا ہی تھا اس کے سوا اسلام سے اور قرآن سے ان کو کوئی سروکار نہیں تھا۔

(کشف الاسرار ص: ۱۱۳ تا ۱۱۴)

☆ ترجمہ: اگر بالفرض قرآن میں صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت وخلافت کے لئے حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر بھی کر دیا جاتا تب یہ لوگ ان آیات قرآنی اور خداندی فرمان کی وجہ سے اپنے اس مقصد اور منصوبہ سے دست بردار ہونے والے نہیں تھے جس کے لئے انہوں نے اپنے کو اسلام سے اور رسول اللہ سے چپکا رکھا تھا۔ اس مقصد کے لئے جو حیلے اور جو داؤ پیچ ان کو کرنے پڑتے وہ سب کرتے اور فرمان خداوندی کی پرواہ نہ کرتے۔ (کشف الاسرار ص: ۱۱۳)

☆ ترجمہ: خمینی نے حدیث قرطاس کا ذکر کرتے ہوئے بڑے دردناک نوحہ کے انداز میں (حضرت عمر کے بارے میں) میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری وقت میں اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی جس سے روح پاک کو انتہائی صدمہ پہنچا اور آپؐ دل پر اس صدمہ کا داغ لے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس موقع پر خمینی نے صراحت کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا۔ اس موقع پر خمینی صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

''این کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ'' (کشف الاسرار صفحہ ۱۱۹)

☆ عام صحابہ کا یہ حال تھا کہ یا تو وہ ان کی (شیخین کی) خاص پارٹی میں شریک وشامل' ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہم نوا تھے۔ یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے اور ان کے خلاف

مسلم شیعہ کشیدگی کے خاتمہ کے لئے فریقین کا موقف سن کر لائحہ عمل مرتب کیا جائے جماعتوں پر پابندی مسئلے کا حل نہیں

ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت وہمت نہیں تھی۔ (کشف الاسرار ص:۱۱۹ تا ۱۲۰)

خمینی صاحب کے بیانات جوان کی کتاب کشف الاسرار کے حوالہ سے آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ ان کے سامنے آجانے کے بعد اس میں شک شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ حضرات شیخین اور ان کے رفقاء سابقین اولین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارہ میں ان کا عقیدہ بھی وہی ہے جو کلینی اور مجلسی کی نقل کی ہوئی روایات سے معلوم ہوا تھا۔

شیعہ کے اس طرح کے خطرناک عقائد کی موجودگی میں آج تک ہیر مسلمانوں کی صف میں شمار نہ کرنے کے سوال پر سید امیر رضا شاہ قمی نے فرمایا:

میرے خیال میں شیعہ مذہب سے متعلق عام غلط فہمی یہ ہے کہ شیعہ مذہب بھی عام مسلمانوں کے اندر اسلام ہی کا ایک فرقہ ہے۔ یہ غلط فہمی اس لئے ہے کہ شیعہ مذہب میں ان کا بنیادی عقیدہ تقیہ موجود ہے تقیہ کا مطلب یہ ہے کہ موقع ومحل کے مطابق اصل بات سے الٹ ظاہر کرنا یعنی اپنے عقائد سے الٹ عمل کر دینا بھی عبادت کا حصہ ہوتا ہے ورنہ شیعہ مذہب نہ صرف یہ کہ بے شمار ضروریات دین متواتر اسلامی کا منکر ہے بلکہ اس کا کلمہ بھی جو دین کی اصل بنیاد واساس ہے۔ مسلمانوں سے الگ ہے قرآن کریم جو دین کا سرچشمہ ہے۔ انہوں نے اسے اپنے مذہب کے خلاف جانتے ہوئے اس میں تحریف کا عقیدہ گھڑ لیا ہے۔

شیعت اپنی اسلام دشمنی کے باوجود ہمیشہ تقیہ کے سیاہ پردوں میں مستور رہی جب بھی اس نے نمودار وظہور کی ذرا سی کوشش کی اس کے کفر عزائم ظاہر ہو گئے تو فوراً تقیہ کی سیاہ چادر اوڑھنے پر مجبور ہو گئی جس طرح موجودہ دور میں متحدہ مجلس عمل کے ساتھ شمولیت کی صورت میں شیعہ کا اپنے عقائد کے ساتھ کھلا انحراف موجود ہے اور اب تقیہ کی آڑ لینے پر مجبور ہے یہ بات نہیں کہ شیعہ کے خلاف علماء نے کفر کے فتویٰ نہ دیئے ہوں۔ بلکہ ہر دور کے جید علماء کرام نے ڈنکے کی چوٹ پر شیعہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں میں خود بھی تاریخ کی کتابوں سے اس بات کا گہرا مطالعہ کر چکا ہوں جب ایرانی شیعہ پیشوا خمینی نے ولائت فقیہ کا نظریہ پیش کر کے تقیہ کا حکم منسوخ کرنے کا اعلان کیا تو میں اس وقت ہی سمجھ گیا تھا۔ اب شیعت کو دنیا بھر میں ذلت ورسوائی کا سامنا ضرور ہوگا۔ اس وقت پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کی شیعہ قوم متحرک ہو چکی تھی۔ جب شیعت کے عقائد دنیا کے سامنے ظاہر ہونا شروع ہوئے تو لوگ ان کے عقائد پڑھ کر ششدر رہ گئے تب انہوں نے ایک بار پھر تقیہ کی چادر میں ہی اپنی عافیت جانی اور اپنے اصل عقائد چھپا کر نئے عزم کے ساتھ اتحاد بین المسلمین کا پرچار شروع کر دیا۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہید اور کالعدم سپاہ صحابہؓ کی تاریخ ساز جدوجہد کے بعد اب تقیہ کی چادر شیعہ قوم کو زیادہ فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔ پہلی تشنگی ان گزارشات کے بعد آئندہ بھی یہ سلسلہ اللہ کے فضل سے جاری رہے گا۔

آخر میں سید امیر رضا شاہ قمی نے کہا ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' کا ریکارڈ دیکھ کر پتہ چلا کہ دشمنان اصحابؓ رسولؐ کے خلاف جدوجہد میں ماہنامہ خلافت راشدہ نے تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے مجھے اس بات سے حیرت ہوئی خلافت راشدہ کے ساتھ کسی نے بھی جماعتی یا ذاتی حیثیت سے کبھی مالی تعاون نہیں کیا۔ چیف ایڈیٹر صاحب کے منصوبے جات کو دیکھ کر دل وجان کے ساتھ ان کا حامی بن گیا ہوں اور ان کے لئے خصوصی طور پر دعا گو ہوں۔ امیر رضا شاہ قمی نے مزید کہا ''علامہ فاروقی شہید'' کی کیسٹ میں نے یہ بات سنی کہ میرا کتابوں کا کاروبار، میرا مدرسہ جامعہ عمر فاروق اور میرا گھرانہ مشن جھنگوی کے لئے وقف ہے تو جانئے اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے آج آپ کا دفتر اور کام علامہ فاروقی شہیدؒ کے ان الفاظ کی تصویر نظر آرہے ہیں۔ خصوصاً قاری عبدالغفار سلیم اور چیف ایڈیٹر صاحب کی مشن جھنگوی کے ساتھ والہانہ عقیدت سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں کہ آپ کے مشن اور تکمیل کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ والسلام

فاروقی شہیدؒ کی تقریر سے یہ الفاظ میری کتابوں کا کاروبار، مدرسہ اور میرا گھرانہ مشن جھنگویؒ کے لئے وقف ہے، سن کر میری آنکھوں سے آنسو سے جاری ہو گئے تھے

یا اللہ مدد

کارکنان سپاہ صحابہؓ کے لئے

خوشخبری

☆ ماہنامہ خلافت راشدہ
☆ ماہنامہ صحابہ ڈائجسٹ
☆ خلافت راشدہ ڈائری
☆ میرا جرم کیا ہے ☆ ٹوٹ گئی زنجیر
☆ اعظم طارق شہید نمبرؒ
☆ خطبات اعظم طارقؒ
☆ خطبات فاروقی
☆ تاریخی دستاویز
☆ پھر وہی قید وقفس
☆ طلوع سحر
☆ امام مہدی
☆ جواہرات فاروقیؒ
☆ خلافت ورلڈ آرڈر
☆ ''اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی'' حیثیت سمیت تمام جماعتی کتب، بیج، پرچم کی چین، بٹوہ، سٹکر وغیرہ اور قائدین سپاہ صحابہؓ کی آڈیو اینڈ وڈیو سی ڈیز دستیاب ہیں۔

منجانب

دفاع اسلام ریکارڈنگ سی ڈی سنٹر اینڈ مکتبہ خلافت راشدہ

مرغی منڈی پرانا لاچی اڈہ کوہاٹ

Mob-0333.9622853

Office.0922-517238

پروپرائٹر: ابوسامہ محمد فیاض حیدری اینڈ محمد راشد

مناظرِ اسلام مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے قلم سے

قرآن حجت قطعی کی حقیقت اور تفسیر بالرائے

بہترین انبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کی شریعت قیامت تک روئے زمین پر باقی رہنے والی ہے۔ مگر جس قدر شریعت کی چیزیں آپ سے منقول ہیں ان سب میں قطعی اور یقینی چیز قرآن شریف ہے اسی پر دین اسلام کی بنیاد ہے اور وہی ایک حجت قطعی ہے۔ جو خدا کی طرف سے خدا کے بندوں پر قائم ہے۔ قرآن شریف کی شان ہے کہ جو شخص اس میں کسی کا شبہ کرے یا اس کے ایک حرف کا بھی انکار کر دے وہ باتفاق جمیع کلمہ گویان اسلام کافر ہے۔ احادیث چاہے کیسی ہی اعلیٰ سے اعلیٰ ہوں ان کے انکار سے کافر نہیں ہوتا۔ آج تک کسی سنی مسلمان نے کسی شیعہ کو اس بناء پر کافر نہیں کہا کہ شیعہ صحیح بخاری کی احادیث کو نہیں مانتے۔ علیٰ ھذا کسی شیعہ نے بھی کسی سنی مسلمان کو اس بناء پر کافر نہیں قرار دیا کہ سنی کافی کی روایات کو نہیں مانتے اسلام وکفر کا دارومدار فقط قرآن شریف کے اقرار وانکار پر ہے۔

قرآن شریف کی یہ شان ہے کہ شیعہ باوجودیکہ قرآن سے خاص عداوت رکھتے ہیں کسی شیعہ کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ پھر کھلم کھلا قرآن شریف کے انکار کی جرأت نہیں کرتے اور خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف کے انکار کے بعد اسلامی فرقوں میں ہمارا شمار نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے جب ان کو ان کے مذہب کے اصول اور مذہبی روایات سے دکھایا جاتا ہے کہ تمہارا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا تو بہت گھبراتے ہیں اور جھٹ اپنی کتابوں سے ان چار اشخاص کے اقوال پیش کر دیتے ہیں جو اپنے مذہب کے خلاف اور اپنے ہم مذہبوں کے خلاف (از راہ تقیہ) قرآن شریف پر ایمان رکھنے کے مدعی بنے ہیں پھر جب یہ شخص کہتا ہے کہ ان چار اشخاص کا قول بے دلیل ہے۔ ائمہ معصومین کے اقوال کے مقابلہ میں ان کا قول کیوں کر معتبر ہو سکتا ہے۔ نیز ایمان بالقرآن کے بعد مذہب شیعہ کا گھروندہ مٹا جاتا ہے تو پھر سرنگوں ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن کھلم کھلا انکار قرآن شریف کا پھر بھی ہمت نہیں کرتے۔

سچ تو یہ ہے کہ شیعوں کی جان عجب کشمکش میں ہے۔ اگر قرآن پر ایمان لاتے ہیں تو مذہب شیعہ ہاتھ سے جاتا ہے اگر قرآن کا انکار کرتے ہیں تو اسلام کا نام رخصت ہوتا ہے۔ لہٰذا بے چاروں نے اپنی جان بچانے کا یہ طریقہ نکالا ہے کہ دل تو قرآن کی عداوت سے لبریز ہے مگر زبان سے جیسا موقع دیکھا ویسی بات کہہ دی۔

الحاصل قرآن شریف ایک حجت قطعی ہے اور کسی بات کا اگر قطعی فیصلہ ہو سکتا ہے تو قرآن شریف ہی سے ہو سکتا ہے اسی لئے ہمارا ارادہ یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن شریف سے مسلم شیعہ کے اس اہم امامت وخلافت کا فیصلہ طلب کیا جائے کیا عجب ہے کہ سعادت مند روحیں اس فیصلہ کو دیکھ کر راہ حق پر آ جائیں۔

ایک دوسری مشکل یہاں یہ درپیش ہے کہ شیعہ اگر ایمان بالقرآن کا زبانی دعویٰ بھی کرتے ہیں تو چونکہ

احادیث چاہے کیسی اعلیٰ سے اعلیٰ ہوں ان کے انکار سے انسان (گناہگار تو ہو سکتا ہے) کافر نہیں ہوتا

دعوے ان کے ضمیر کے خلاف ہیں۔ لہٰذا ہزاروں حیلے حوالے نکال کر مطالب قرآنیہ سے سرتابی کی راہ تجویز کر لیتے ہیں از انجملہ یہ کہ جب کچھ بنائے نہیں بنتی تو کہہ دیتے ہیں کہ قرآن کا سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں۔ قرآن شریف کا سمجھنا ائمہ معصومین کے ساتھ مخصوص تھا ہم قرآن شریف کے کسی صاف لفظ کا مطلب بھی نہیں سمجھ سکتے۔

مولوی دلدار علی مجتہد اعظم شیعہ اساس الاصول مطبوعہ لکھنؤ کے صفحہ 6 میں صاحب مدینہ کا قول لکھتے ہیں۔

ترجمہ: ''قرآن بہ نسبت عام مخلوق کے اکثر معمی ہے اور یہی حال اکثر احادیث نبویہ کا بھی ہے۔ اور جن احکام شرعیہ کو خواہ وہ اصول ہوں یا فروعی ہم نہیں جانتے ان میں سوا ان کے کہ ائمہ سے سنی ہوئی بات ملے ہمارے لئے کوئی سبیل نہیں اور احکام نظریہ کتاب اللہ کی ظاہر آیات سے استنباط کرنا جائز نہیں اور نہ احادیث نبویہ کے ظاہر الفاظ سے استنباط جائز ہے جب تک کہ اہل ذکر یعنی ائمہ سے یہاں کچھ منقول نہ ہو''۔

اس عبارت کو دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے یہاں صرف اور صرف قرآن شریف واحادیث نبویہ کی اطاعت سے سرتابی منظور ہے ورنہ قرآن وحدیث پیغمبر تو معمے وچیستان ہوا' اور احادیث ائمہ معمے وچیستان نہ ہوں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ ہے کوئی شیعہ جو اس کی معقول وجہ بیان کر سکے؟

نیز اساس الاصول کے صفحہ 19 پر علامہ محمد تقی کا قول روضۃ المتقین سے منقول ہے کہ:

ترجمہ: ''مصنف نے اور علماء کی دیکھا دیکھی صرف آیات سے استدلال کر دیا ورنہ اخباریئین کا طریقہ یہ نہیں۔ کیوں کہ اس کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم کلام اللہ کو سمجھتے ہی نہیں''۔

نیز اساس الاصول کے صفحہ 20 پر انہیں علامہ محمد تقی کا قول لوامع سے نقل کیا ہے کہ:

ترجمہ: ''جاننا چاہئے کہ صدوق رحمۃ اللہ کے دل میں یہ تھا کہ ہر مطلب میں جو جو آیتیں نازل ہوئی ہیں پہلے ان کو ذکر کریں اس کے بعد حدیثیں نقل کریں مگر اس کے بعد اپنے اس خیال سے ہٹ گئے کیوں کہ آیات سے استدلال کرنا مشکل ہے تاوقتیکہ ائمہ سے منقول نہ ہو' مبادا خدا پر افترا پردازی نہ جائے۔

اس قسم کے اقوال شیعہ میں بہت ہیں ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ قرآن شریف کو معمی اور چیستان کہنا اور یہ کہ تمام امت میں سوائے دس بارہ اشخاص کے کوئی اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ محض اسی وجہ سے ہے کہ قرآن شریف مذہب شیعہ کی قرار واقعی بیخ کنی کر رہا ہے۔

مگر جب اہلسنت کی طرف سے دارو گیر ہوئی کہ شیعہ تو حسن وقبح کو عقلی کہتے ہیں ذرا بتائیں کہ قرآن شریف کو جو خدا نے ایسا معمی بنا دیا اس میں کیا عقلی خوبی ہے؟ پھر یہ بھی فرمائیں کہ قرآن شریف کے نازل کرنے سے فائدہ کیا ہوا' اور خدا نے یہ کیوں فرمایا کہ قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا کہ تم سمجھو قرآن کو اگر معمی مانا

مشرکین مکہ قرآن کو ایسے سمجھے کہ انہیں اس میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہتے ہوئے نظر آئے لیکن شیعہ اس کو معمیٰ اور چیستاں بتارہا ہے

جائے تو تمام بدیہیات سے ایمان اٹھ جائے گا۔ پھر قرآن کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فصحائے عرب کو تحدی کی اور اس کو معجزہ رسالت قرار دیا یہ ایک متواتر واقعہ ہے لیکن اگر قرآن معمیٰ ہو کہ سوائے رسول اور ائمہ کے کوئی اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا تو اس کے ساتھ تحدی کرنا کیسے صحیح ہوگا اس صورت میں تو کفار مکہ کو کہہ دینا چاہیے تھا کہ (معاذ اللہ) قرآن تو ایک مہمل کلام ہے اس کی کوئی بات سمجھ ہی میں نہیں آتی ہم اس کا مقابلہ کیا کریں مگر انہوں نے ایسا نہ کہا بلکہ وہ اس کے معانی ومطالب کو سمجھ گئے اور اس میں ان کو فصاحت و بلاغت کے دریا لہراتے ہوئے نظر آئے اور بے اختیار ہو کر کہا...... لیس ھذا من کلام البشر ...... کہتے ہوئے ایمان لائے بعض سنگ دل ایمان نہ لائے تو بھی انہوں نے اس کے اعجاز کا اقرار ان الفاظ میں کہ...... ان ھذا الاسحر مبین......

الختصر اہلسنت والجماعت مسلمانوں کی اس دارو گیر سے گھبرا کر شیعوں نے قرآن کے معمیٰ و چیستان ہونے کا قول چھپا ڈالا اور کہہ دیا کہ یہ تو تمام شیعوں کا قول نہیں صرف اخباری اس کے قائل ہیں اصولی شیعہ قرآن کو معمیٰ نہیں جانتے۔

لیکن جس بات کو انسان کا دل نہ چاہے سو طرح کے حیلے اس میں نکالتا ہے۔ قرآن کے معمیٰ ہونے سے تو انکار کیا مگر اب یہ فرماتے ہیں کہ قران شریف کا مطلب بغیر روایات کے ملائے ہوئے سمجھ میں نہیں آ سکتا اور کہتے ہیں کہ بغیر روایات کے ملائے ہوئے آیت کا مطلب بیان کیا جائے گا تو وہ تفسیر بالرائے ہوگی اور تفسیر بالرائے فریقین کے یہاں ممنوع ہے۔

خیال اس قول کا بھی وہی ہے کہ قرآن معمیٰ وچیستان ہے جب تک روایات اس کے ساتھ نہ ملائی جائیں اس کا مطلب کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ عجیب بات ہے کہ بندوں کے کلام تو اپنے مقصود کے اظہار میں کسی دوسرے کلام کے ملانے کے محتاج نہ ہوں۔ اور کلام الٰہی اپنے مقصود کے اظہار میں ایک خارجی ضمیمہ کا محتاج ہو۔

قرآن ایک قطعی اور یقینی چیز ہے اور اخبار و روایات اگر صحیح بھی ہوں تو ظنی ہیں قطعی چیز کو جب ظنی کا پابند کر دیا جائے گا اور قطعی کے ساتھ ظنی کو ملا کر کوئی نتیجہ نکالا جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ بھی ظنی ہو جائے گا۔ لیجیے پورا قرآن شریف ظنی ہو گیا حجت قطعی نہ رہا ہے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن شریف حجت قطعی ہے معمیٰ نہیں اور اپنے ظنی اظہار کے لئے خود ہی کافی ہے اور تفسیر بالرائے نہیں ہے۔

تفسیر بالرائے کیا ہے؟

تفسیر بالرائے اس کو کہتے ہیں کسی آیت کا مطلب اپنی طرف سے ایسا بیان کیا جائے جو زبان عرب کے خلاف ہو یا ان ضروریات دین کے خلاف ہو جو صاحب شریعت سے قطعی طور پر ثابت ہیں۔

کسی آیت قرآنی کا ازروئے قواعد عربیت کئی مطالب ہو سکتے ہوں تو جس مطلب کی تائید روایات صحیحہ سے ہوتی ہو اسی کو ترجیح دینا چاہیے۔ اگر کسی آیت کا مطلب تو سمجھ میں آ گیا مگر تعین مراد یا تشخیص مصداق کسی واقعہ پر موقوف ہے تو وہ واقعہ قطعیت ثبوت میں قرآن سے کم نہ ہونا چاہیے اگر کم ہوگا تو اس کو ملا کر جو مراد سمجھی جائے گی ظنی ہوگی۔ اب دیکھئے تفسیر بالرائے کی ممانعت احادیث میں کس طرح فرمائی گئی ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح میں ہے:

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا

محمد پیغمبرؐ

گیارہویں سالانہ عظیم الشان

پیغمبر انقلابؐ کانفرنس

صحابہ رہبرؓ

زیر صدارت
جانشین شہید اسلام مہتمم جامعہ فریدیہ حضرت مولانا **عبدالعزیز** صاحب اسلام آباد

زیر سرپرستی
حضرت مولانا استاذ العلماء **عبدالقیوم** ہزاروی مدظلہ

تلاوت
قاری سعید اللہ الازہری

قائد ملت اسلامیہ مناظر اسلام
حضرت مولانا **علی شیر** حیدری صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ حیدریہ خیرپور میرس سندھ

4 ربیع الاول 14 اپریل 2005ء بروز جمعرات نماز عصر
بمقام ویگن بس سٹینڈ، کراچی کمپنی، اسلام آباد

حضرت مولانا
قاضی عبدالرشید صاحب
مہتمم دارالعلوم فاروقیہ راولپنڈی

للکار جھنگوی
حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی صاحب
آف لاہور

محترم جناب **اعجاز الحق** صاحب
وفاقی مذہبی امور
محترم جناب **ظفر الحق** صاحب
رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن)
محترم جناب ڈاکٹر **بابر فاروق** اعوان صاحب
رہنما پاکستان پیپلز پارٹی

نعت خواں
جناب قاری صفی اللہ بٹ
واہ کینٹ

محترم جناب
ڈاکٹر خالد محمود فاروقی
آف ہنگو

زیر انتظام
مرکزی سیرت کمیٹی، اسلام آباد بتعاون انجمن تاجران اسلام آباد

رابطہ:

Scanned with CamScanner

سچ تو یہ ہے کہ شیعہ کی جان عجیب کشمکش میں ہے قرآن پر ایمان لاتے ہیں تو مذہب شیعہ ہاتھ سے جاتا ہے اگر قرآن کا انکار کرتے ہیں تو اسلام کا نام رخصت ہوتا ہے بیچاروں نے اپنی جان بچانے کے لئے ”جیسا موقع ویسی بات والا اصول“ اپنا لیا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے تو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص قرآن میں بغیر علم کے کچھ کہے تو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور جندب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے وہ اگر صحیح بھی کہے تو غلط ہے۔

اس کو ترمذی و ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ تفسیر بالرائے اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص آیات قرآنیہ کا مطلب بغیر علم کے بیان کرے اور علم سے مراد ظاہر ہے کہ قواعد عربیت اور اصول شریعت کا علم ہے بیشک کوئی شخص ان دونوں علوم سے جاہل ہو اس کو قرآن شریف کی تفسیر کرنا حرام ہے وہ یقیناً بجائے تفسیر کے قرآن میں تحریف معنوی کرے گا' علامہ علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کی شرح یوں لکھتے ہیں کہ:

پس یہ بات منقح ہو گئی کہ قرآن شریف کی تفسیر کا صحیح اور اصلی طریقہ یہ ہے کہ پابندی قواعد زبان عرب و مطابقت اصول شریعت اس کے الفاظ و عبارات کا مطلب بیان کیا جائے اب اس مطلب کے مطابق اگر کچھ روایات صحیح ہیں تو وہ لے لی جائیں۔ بلکہ اگر ضعیف روایات بھی اس مطلب کے موافق ملیں تو وہ بھی قبول کر لی جائیں اور اس مطلب کے مخالف اگر کوئی روایت ملے خواہ وہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحت میں ہو ہرگز ہرگز اس کی طرف التفات نہ کیا جائے۔

اب اس موقعہ پر رافضیوں کے ائمہ معصومین کی تفسیر کا ایک نمونہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے انصاف سے دیکھو تو تفسیر بالرائے یہ ہے جو رافضیوں کے ائمہ کرتے ہیں اور تفسیر بالرائے بھی ایسی بے جوڑ جس کو کسی کی عقل سلیم باور نہیں کر سکتی۔

اصول کافی صفحہ ۲۷۰ میں حضرت ابوالائمہ علی مرتضیٰ سے آیہ کریمہ:

فضیلت لوگوں کو بتلا اور ان کی راہ کی طرف بلا۔

جناب ابوالائمہ کی اس انوکھی تفسیر کے لطائف حسب ذیل ہیں۔

(۱) فرماتے ہیں کہ والدین سے علم و حکمت کے والدین مراد ہیں' نہ انسان کے ماں باپ علم و حکمت کے والدین کون ہیں اس کو جناب ابوالائمہ نے نہ بیان کیا البتہ علماء شیعہ نے بہت کچھ غور و خوض کے بعد اس کا پتہ لگایا۔ علامہ قزوینی صافی شرح کافی میں فرماتے ہیں کہ علم و حکمت کے والدین قرآن اور امام ہیں قرآن ماں اور امام باپ...... ولا حول ولا قوة الا بالله......

(۲) جاهدا اور لاتطعهما......کی ضمیریں والدین کی طرف پھر رہی ہیں مگر جناب ابوالائمہ فرماتے ہیں کہ یہ ضمیر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کا ذکر کرتی ہیں حالانکہ ان کا اس آیت میں کہیں ذکر نہیں بھلا ایسی نادر تفسیر سوا ابوالائمہ کے کس کے دماغ میں آ سکتی ہے۔

(۳) والدین سے مراد قرآن و امام لئے گئے اور کس قدر بے ادبی کی گئی کہ قرآن کو ماں بنایا گیا ہے درجہ امام کا

جب شیعہ لاجواب ہو جائے گا تو کہے گا قرآن کا سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں بلکہ یہ آئمہ معصومین کے ساتھ مخصوص ہے

ترجمہ: ”قرآن میں اپنی رائے سے کلام کرنے کا یہ مطلب ہے کہ قرآن کے معنی یا اس کی قرأت میں اپنی طرف سے گفتگو کیے بغیر تتبع اقوال علمائے لغت و عربیت کے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہوں بلکہ اپنی عقل سے تفسیر کرے۔ حالانکہ وہ مطالب ایسے ہوں کہ نقل پر موقوف ہوں مثل اسباب نزول و ناسخ منسوخ کے اور مثل ان چیزوں کے جو قصص و احکام سے متعلق ہوں یا موافق ظاہر نقل کے تفسیر کر دے۔ حالانکہ وہ بات ایسی ہو کہ عقل پر موقوف ہو۔ جیسے آیات متشابہات کہ مجسمہ نے ان کے ظاہری الفاظ کو لے لیا اور یہ نہ خیال کیا کہ ظاہری الفاظ کے معنی محال ہیں۔ یا موافق بعض علوم الٰہیہ کی تفسیر کر دی باوجود کہ باقی علوم کو اور علوم شرعیہ کو نہ جانتا ہو۔ حالانکہ وہ مطالب ایسے ہوں کہ ان میں علوم شرعیہ کی حاجت ہو“۔

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ تفسیر بالرائے اس کو کہتے ہیں کہ آیات قرآنیہ کا مطلب اپنی عقل سے بیان کیا جائے اور قواعد زبان عرب و اصول شریعت کا لحاظ نہ کیا جائے نہ یہ کہ آیات قرآنیہ کا مطلب قواعد عربیت کے مطابق بغیر ملائے روایات ظنیہ کے بیان کیا جائے۔

”ووصینا الانسان بوالدیه“

کی تفسیر اس طرح منقول ہے۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے وہ وہ ہیں جنہوں نے علم کو پیدا کیا اور حکمت کو میراث میں چھوڑا' خدا نے ان والدین کے اطاعت کا حکم دیا پھر فرمایا کہ میری طرف لوٹ کر آنا ہے پس سب بندوں کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس کے بتلانے والے وہ والدین ہیں اس کے بعد اللہ نے عمر اور ابوبکر کا ذکر کیا اور خاص و عام سب کو سنا کر کہہ دیا کہ اگر وہ دونوں تجھ سے میرے ساتھ شرک کرانے کی کوشش کریں یعنی اس بات کی کہ تو وصیت میں اختلاف کر اور جس کی اطاعت کا حکم تجھے ملا ہے اس سے انحراف کر تو ابوبکر و عمر کا کہنا نہ مان اور ان کی بات نہ سن اس کے بعد پھر اللہ نے والدین کا ذکر شروع کر دیا کہ دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی کر یعنی ان کی

قرآن سے بالا ہی رہا تو یہ سب کچھ ہوا مگر حمل کا دودھ چھڑانے کا ماں کی کمزوری کا کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ ابوائمہ صاحب کا ذہن تو اس طرف نہ گیا مگر علمائے شیعہ نے اس گتھی کو بھی سلجھایا علامہ قزوینی صافی میں فرماتے ہیں کہ حمل سے مراد اٹھا لینا' ماں یعنی قرآن حکیم نے علم و حکمت کو اٹھا لیا اور فصال کے معنی دودھ چھڑانا نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس میں ختم ہو گئی۔

قرآن مجید کو اسلام میں حجت قطعی کی حیثیت حاصل ہے اسی پر ہمارے دین کی بنیاد ہے اس میں کسی قسم کا شبہ کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا

سبحان اللہ قلم توڑ دیا اور ماں کی کمزوری کا مطلب یہ ہے کہ قرآن خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ میں بہت کمزور ہو گیا۔

(۴) ان تشرک بی......کا مطلب ابوالائمہ یہ فرماتے ہیں کہ میری امامت میں کسی کو شریک نہ کر متکلم کی ضمیر اپنی طرف پھیر رہے ہیں معلوم ہوا کہ قرآن کے متکلم آپ ہی ہیں۔ اس سے نصیریوں کی تائید ہوتی ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حضرت علی کا کلام ہے

یہ قرآن کی شان ہے کہ شیعہ قرآن شریف سے عداوت رکھنے کے باوجود اس کے کھلم کھلا انکار کی جرأت نہیں رکھتے ہیں

انہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا اور وہی خدا ہیں۔ (نعوذ باللہ منہ)

(۵) صاحبھا کی ضمیر پھر قرآن وامام کی طرف پھر گئی، یہ آیت سورہ لقمان کی ہے صاف مطلب آیت کا یہ ہے کہ ہم نے انسان کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اس کی ماں نے اس محنت مشقت کے ساتھ حمل میں رکھا اس کو دو برس تک دودھ پلایا میں نے یہ حکم دیا ہے کہ میری شکر گزاری کرو اور اپنے والدین کی لیکن تمہارے ماں باپ تم کو میرے ساتھ شرک کرنے پر مجبور کریں تو اس بارہ میں ان کا کہنا نہ مانو پھر بھی دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

جناب امیر فرماتے ہیں آیت کا معنی یہ ہیں کہ ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ علم وحکمت کے ماں باپ یعنی قرآن وامام کی خدمت کرے علم وحکمت کی ماں نے علم وحکمت کو ضعف پر اٹھا کر اپنے پاس رکھا یعنی قرآن خلافت ابوبکر میں کمزور ہو گیا۔ ابوبکر کی خلافت دو برس میں ختم ہو گئی ابوبکر وعمر میری خلافت میں کسی کو شریک کرنے کو کہیں تو ان کا کہنا مت مان علم وحکمت کے ماں باپ کی بزرگی بیان کر۔

قارئین دیکھیں یہ ہے قرآن کی تفسیر ایسی ہی خبط بے ربط تفسیروں کی وجہ سے قرآن کو معمی کہا گیا ہے۔

ائمہ کی تفسیروں کی بہت سی مثالیں مناظرہ حصہ دوم میں ہم لکھ چکے ہیں جس کو شوق ہو دیکھے اور ائمہ شیعہ کی نازک خیالیوں کی داد دے۔

المختصر تفسیر بالرائے ایسی تفسیروں کا نام ہے نہ اس تفسیر کا جو مطابق قواعد زبان ہو۔

بقیہ 58

ایک شیعہ کا قصہ:۔

حضرت مولانا عارف باللہ قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ العزیز کی سوانح حیات مسمی بہ ''حیاب طیبہ'' کے صفحہ 255 پر ایک عجیب واقعہ حضرت کی مجلس میں بیان کیا گیا۔ مولوی مفتی محمد شفیع ملتانی نے حضرت کی خدمت میں ایک شیعہ کا قصہ بنایا کہ یہ شیعہ سبّ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیا کرتا تھا۔ (یعنی صحابہ کرام کو گالیاں دیا کرتا تھا) ایک مرتبہ چار مسلمانوں نے آپس میں اتفاق کر کے ایک پروگرام بنایا ان میں سے ایک نے اپنا نام ابوبکر رکھا' دوسرے نے عمر تیسرے نے عثمان اور چوتھے نے علی جس امام بازہ میں وہ شیعہ تقریر کیا کرتا تھا وہاں جا کر اس چاروں کونوں میں یہ الگ الگ بیٹھ گئے شیعہ ذاکر آیا' اور اس نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تبرا شروع کیا جب مجلس گرم ہوئی جس کا نام ابوبکر تھا وہ بولا اے علی! دیکھ یہ مجھے گالیاں دے رہا ہے۔ جس کا نام علی تھا اس نے کہا اس کو پکڑ لے۔ چنانچہ اس عمر کے نام والے نے اس کو جا کر گردن سے پکڑ لیا اور عثمان والے نام نے سر کے بال پکڑ لئے اور علی کے نام والے نے جا کر اس کی ناک کاٹ ڈالی' تو مسجد میں شور وغل ہو گیا' شیعہ پہنچ گئے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس شیعہ نے کہا ابوبکر عمر وعثمان نے میرے ساتھ یہ یہ کیا ہے تو انہوں کہا کہ تم نے علی کو کیوں نہ پکارا۔ علی سے مدد لی ہوتی اس نے کہا علی ہی نے تو میری ناک کاٹ ڈالی ہے۔ یہ واقعہ سن کر حضرت اقدسؒ بہت ہنسے اور خود بھی ایک واقعہ سنایا یہ واقعہ سن حضرت اقدس نے حضرت مرزا مظہرؒ کا واقعہ سنایا کہ ان کے زمانہ میں ایک شیعہ وزیر تھے انہوں نے حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کو گولی مار کر شہید کروا دیا تھا۔ ایک روز اس وزیر نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہیں حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ پیٹ پکڑے ہوئے جہاں گولی لگی تھی حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے علی! دیکھو تمہارے دوست نے میرے دوست کو گولی سے مروایا دیا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میرا دوست نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمان ہاتھ میں لی اور چلہ چڑھایا اور اس شیعہ وزیر کو تاک کر ایسا نشانہ لگایا کہ تیر اس کے جگر میں پیوست ہو گیا' وہ فوراً جاگ اٹھا جاگنے پر جگر کی جگہ پر سخت درد تھا حکیموں اور ڈاکٹروں کو دکھایا سب نے جواب دے دیا۔ اس کی بیوی نے حضرت اقدس شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا فخر الدین چشتی جو خواجہ نور محمد مہارویؒ کے بھی پیر ہیں سے دعا کے لئے عرض کیا اور بہت ہی منت کی ان سب حضرات نے جواب دیا کہ جس کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیر مارا ہے ہماری دعا سے وہ کس طرح اچھا ہو سکتا ہے۔ (حضرت اقدس رائے پوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آخر اسی بیماری سے مر گیا۔ (حیات طیبہ سوانح حضرت اقدس رائے پوری) اس کا مقصد تو واضح طور پر یہی ہو سکتا ہے کہ شیعوں کی قتل وغارت سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس قدر تنگ ہیں کہ ایک مسلمان بزرگ کے قتل کا بدلہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شیعہ کو قتل کر کے لیا ہے۔ یاد رہے کہ حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہ ہمارے اسلاف بزرگان وعلماء خصوصاً حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ کے مرشد ہیں۔

خلفائے راشدین کی جھلکیاں:۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات سال کی عمر میں بچوں میں سب سے پہلے قبول فرمایا' بچپن میں ہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت اسلام کے قوانین فطرت کے مطابق ہوئی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ابوتراب کا لقب عطا فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر نیک اختر لخت جگر بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے عقد نکاح میں آئیں تو آپ داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بن گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا تو پھر آپ کی آنکھیں کبھی نہیں دکھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ از قرآن مجید کے حافظ بھی تھے اور اسی قرآن مجید کے محافظ بھی تھے۔ جو قرآن کریم آج امت محمدیہ کے پاس ہے جس طرح جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں۔ اسی طرح ہی سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں۔ شیعہ حضرت علی کو تو صرف ولی مانتے ہیں مگر مسلمان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الاولیاء بھی مانتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک ناف تک تھی۔

''کان علیا طویل اللحیه وکان الطول مابین منکبیه الی السرة''

قد مبارک متوسط تھا' آنکھیں بڑی تھیں وجود بہت مضبوط تھا آواز میں بڑی بلندی تھی مگر زلفیں بہت بڑی نہ تھیں۔ حیدر کرار کا نعرہ ہمیشہ صرف اور صرف ایک ہی تھا۔ ''نعرہ تکبیر اللہ اکبر'' اسلام میں اس کے علاوہ اور کسی نعرہ کا قطعاً ثبوت نہیں ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اٹھارہ بیٹے اور تیرہ بیٹیاں تھیں۔ حضرت علی نے آٹھ نکاح کئے۔ بیٹوں کے نام ابوبکر بن علی عمر بن علی عثمان بن علی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی اس قرنی کی تشریح یوں ہے۔ (ق) سے صدیقؓ (ر) سے عمرؓ (ن) سے عثمانؓ اور (ی) سے علیؓ کی خلافت اس کے بعد اس خلافت پر جھگڑا کیسا؟ اور کیوں کر ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

بعثت نبوی سے قبل حیاۃ طیبہ کے چالیس سال پر لکھا ہوا مکالمہ

محمد بن عبداللہ ﷺ سے محمد رسول اللہ ﷺ تک

محمد الطاف منہاس...... چکوال

علامہ محمد سلیمان منصور پوری اور ماہر فلکیات محمود پاشا فلکی کی تحقیق کے مطابق یہ 9 ربیع الاول 1 عام الفیل دوشنبہ (پیر) صبح صادق کا وقت تھا...... اور عیسوی کیلنڈر کے اعتبار سے 20 یا 22 اپریل 571ء کی تاریخ تھی۔

جب صحرائے عرب کی بے آب و گیاہ وادی میں باد خزاں کے ستم رسیدہ جھرونکوں نے انگڑائی لی...... اور شعب بنی ہاشم میں اس نومولود نے پیام بہار کے ساتھ آنکھ کھولی جس نے ہادی عالم بن کر زمانے بھر کی تقدیر بدل دی...... بھٹکتی آہوں کو پیام سکون دیا' غلاموں کو شب تاریک میں نوید سحر سنائی...... بے سہاروں کو سہارا دیا...... بے دروں کو در اور بے گھروں کو گھر دیا...... وہ مولائے کائنات...... روئے زمین پر جلوہ فگن ہوئے جن کے نام نامی پر زبان پُر خطا...... بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ

ہوں لاکھوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دنیا کو دیا پیغام سکون طوفانوں کے رخ موڑ دیئے

طبقات ابن سعد جلد نمبر 1 صفحہ 63 پر ابن سعد کی روایت ہے کہ اماں آمنہ فرماتی ہیں کہ جب اس نبی خاتم کی پیدائش ہوئی تو بوقت ولادت میرے جسم سے ایک نور نکلا' جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے...... ولادت کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے عبدالمطلب کے پاس پوتے کی پیدائش کو خوشخبری بھجوائی...... وہ شاداں و فرحاں گھر تشریف لائے...... آپ کو اٹھایا...... گلے لگایا...... اور خانہ کعبہ لے گئے...... اللہ تعالیٰ سے دعا اور اظہار تشکر کے بعد آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجویز کیا جو کہ عربوں میں غیر معروف نام تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ کے بعد سب سے پہلے ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے دودھ پلایا۔

تلقیح الفہوم صفحہ نمبر 4 کے مطابق اس وقت ثوبیہ کی گود میں مسروح نامی بچہ تھا...... جبکہ ثوبیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن بن عبدالمطلب کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن عبدالاسد مخزومی کو دودھ پلایا...... عرب کے شہری لوگ بچوں کو شہری امراض سے دور رکھنے کے لئے اپنے بچوں کو بدوی عورتوں کے حوالے کر دیتے تھے جو انہیں دودھ پلاتیں تھیں۔ اور گہوارے ہی میں بچوں کو ٹھوس اور خالص عربی سکھاتیں اسی دستور کے پیش نظر عبدالمطلب نے دودھ پلانے والی دایہ تلاش کی...... اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ بنو سعد بن بکر کی خاتون حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب کے حوالے کیا...... ان کے شوہر کا نام حارث بن عبدالعزیٰ اور کنیت ابولحبشہ تھی...... حارث کی اولاد جو رضاعت کے تعلق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی بہن تھے ان میں عبداللہ' انیسہ' حذافہ یا جذامہ انہی کا لقب شیماء تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گودی کھلایا کرتی تھیں۔ زاد المعیاد جلد نمبر 1 صفحہ 19 کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم چکے چچیرے بھائی اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب بھی حضرت حلیمہؓ کے واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے...... جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دودھ پلانے کے لئے بنو سعد کی ایک عورت کے حوالے کئے گئے تھے...... ایک موقعہ پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہؓ کے پاس تھے تو اس عورت نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا...... یوں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوہری نسبت سے آپ کے رضاعی بھائی ہو گئے...... مدت رضاعت کے دوران حضرت حلیمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات و برکات کے ایسے ایسے چشم کشا مناظر دیکھے کہ سراپا حیرت رہ گئیں...... اور ان برکات و انوارات کا مشاہدہ حضرت حلیمہؓ نے مسلسل دو سال تک کیا...... جب مدت رضاعت پوری ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ چھڑا دیا گیا...... اگرچہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حلیمہؓ نے آپ کی والدہ کے حوالے کرنا تھا...... مگر نظروں نے جن کرامات و معجزات کا مشاہدہ کر لیا تھا ان کے ہاتھوں حضرت حلیمہؓ مجبور تھیں...... اور دل بار بار یہی صدا لگا رہا تھا کہ حلیمہؓ اس سے بڑھ کر اس وقت کائنات میں کوئی سعادت مندی نہیں...... یہی وجہ ہے کہ ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 162 کے مطابق حضرت حلیمہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لائیں اور حضرت آمنہؓ سے کہا کہ کیوں نہ آپ اپنے بچے کو کچھ عرصہ مزید میرے پاس ہی رہنے دیں تا کہ یہ بچہ ذرا مضبوط بھی ہو جائے اور مکہ میں پھوٹنے والی وباء سے بھی محفوظ رہے...... چنانچہ مسلسل اصرار پر حضرت آمنہؓ نے کچھ عرصہ کے لئے دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حلیمہؓ کے حوالے کر دیا...... اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد بھی بنو سعد میں رہے...... یہاں تک کہ ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال عام سیرت نگاروں کے مطابق جبکہ ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 164 کے مطابق ولادت کا تیسرا سال تھا...... کہ شق صدر یعنی سینہ مبارک چاک کئے جانے کا واقعہ پیش آیا...... صحیح مسلم باب الاسراء جلد نمبر 1 میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر لٹا یا اور سینہ چاک کیا...... دل نکالا پھر دل سے ایک لوتھڑا نکال کر فرمایا یہ تم سے شیطان کا حصہ ہے پھر دل کو ایک طشت میں زم زم کے پانی سے دھویا اور پھر اسے جوڑ کر اس کی جگہ پر لوٹا دیا...... ادھر بچے دوڑ کر اماں حلیمہؓ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے...... اماں حلیمہؓ کے گھر کے سارے لوگ جھٹ پٹ پہنچے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ اترا ہوا تھا...... اس واقعہ کے بعد اماں حلیمہؓ خوف زدہ ہو گئیں کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے...... اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی اماں آمنہؓ کے حوالے کر دیا۔

تلقیہ

تلقیح الفہوم صفحہ نمبر 7 اور ابن ہشام جلد نمبر 168 کے مطابق 6 سال کی عمر تک آپ اپنی والدہ محترمہ کی آغوش محبت میں رہے...... ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ 168 تلقیح الفہوم صفحہ 7 تاریخ خضری جلد نمبر 1 صفحہ 63 اور نقوہ السیرۃ صفحہ نمبر 50 میں امام غزالیؒ کے مطابق ایک دن حضرت آمنہؓ...... کو حضرت عبداللہ کی جدائی نے بڑا بے تاب کیا تو وہ اپنے شوہر نامدار کی مرقد پر حاضری کے لئے اپنے یتیم بچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ اپنی خادمہ ام ایمن کو لے کر اپنے سسر عبدالمطلب کی سربراہی میں عازم یثرب ہوئیں...... 5 سو کلو میٹر کی مسافت طے کر مدینہ تشریف لے گئیں...... ایک ماہ وہاں قیام کیا اور پھر واپسی کے لئے رخت سفر باندھا...... ابھی ابتداء سفر ہی میں تھیں کہ حضرت آمنہ کو بیماری نے آلیا...... یہاں تک کہ اپنے یتیم کو در یتیم کر کے...... مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابواء میں پہنچ کر رحلت کر گئیں...... تنہائی کے اس صحراء میں عبدالمطلب اپنے پوتے محمدؐ بن عبداللہ کو تنہا چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھے...... آپ اپنے پوتے کو لے کر مکہ پہنچے...... عبدالمطلب کی اس در یتیم کے ساتھ محبت وشفقت کے جذبات کی شدت اپنی صلبی اولاد سے بڑھ کر تھی...... ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 168 میں بیان ہے کہ عبدالمطلب کے لئے خانہ کعبہ کے سائے میں ایک بچھونا بچھایا جاتا اور ان کی ساری اولاد اس بچھونے کے اردگرد بیٹھتی...... اور ان کی شرافت وعظمت کی وجہ سے کوئی بھی ان کے بچھونے پر نہ بیٹھتا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ کم عمری کی وجہ سے بچھونے پر آ کر بیٹھ جاتے...... چچے انہیں پکڑ کر کر اتار دیتے مگر جب عبدالمطلب انہیں ایسا کرتے دیکھتے تو منع کرتے کہ میرے اس بچے کو چھوڑ دو...... بخدا اس کی شان نرالی ہے پھر انہیں اپنے ساتھ بچھونے پر بٹھاتے اور ان کی نقل وحرکت دیکھ کر خوش ہوتے...... ابن جوزی نے تلقیح الفہوم صفحہ نمبر 7 پر جبکہ ابن ہشام جلد نمبر 1 ص: 149 کے مطابق جب آپ کی عمر 8 سال دو مہینے دس دن کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشفق دادا عبدالمطلب بھی انتقال کر گئے۔ مگر انتقال سے قبل حضرت عبداللہ کے سگے بھائی آنحضرت کے چچا ابو طالب کو آپ کی کفالت کی وصیت کر گئے۔

ابو طالب نے پھر کفالت کا حق ادا کر دیا...... اپنی اولاد سے بڑھ کر آپ کو اعزاز واکرام سے نوازا...... چالیس سال تک اپنی حمایت کے بازو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دراز رکھے...... آپ کی بنیاد پر ہی اہل قریش سے دوستی کی اور آپ ہی کی بنیاد پر اہل قریش سے مخالفت کی۔

تلقیح الفہوم صفحہ نمبر 7 کے ایک تفصیلی قول کے مطابق جب آپ کی عمر 12 سال دو مہینے دس دن ہوگئی تو ابو طالب آپ کو لے کر تجارت کے لئے ملک شام کے سفر پر نکلے...... اور جب شام کے مرکزی شہر حوران کے قصبہ بصریٰ میں پہنچے جو اس وقت جزیرۃ العرب کے رومی مقبوضات کا دارالحکومت تھا...... وہاں قافلے نے جب پڑاؤ کیا تو جرجیس نامی راہب جو بحیرا کے لقب سے مشہور تھا...... اس نے اپنے گرجا سے نکل قافلے کا استقبال کیا حالانکہ اس سے پہلے وہ کبھی گرجا سے نہیں نکلا تھا...... اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ سید العالمین ہیں۔ اللہ انہیں رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجے گا۔ ابو طالب نے کہا کہ آپ کیسے معلوم ہوا...... بحیرا کہنے لگا تم لوگ جب گھاٹی سے گزر رہے تھے تو کوئی بھی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا...... جو سجدے کے لئے جھک نہ گیا ہو...... اور یہ ساری چیزیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور انسان کو سجدہ نہیں کرتیں اس کے بعد بحیرا نے ابو طالب کو کہا کہ اس کو شام لے کر نہ جاؤ کیوں کہ یہود سے خطرہ ہے۔ اس پر ابو طالب نے بعض غلاموں کی معیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس بھیج دیا۔

ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 184 تاریخ خضری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 63 کے مطابق جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو حرب فجار نامی جنگ ہوئی جس میں قریش اور ان کے حلیف بنو کنانہ کا مقابلہ قیس غیلان کے ساتھ ہوا۔ قریش اور بنو کنانہ کی کمان حرب بن امیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت کی اور دوران جنگ اپنے چچاؤں کو تیر تھماتے رہے۔

عمر کا یہ زمانہ آپ کے عنفوان شباب کا زمانہ تھا...... آپ کا کوئی متعین کام تو نہیں تھا...... جس میں آپ مشغول رہتے ہوں۔ البتہ ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 166 کے مطابق آپ بکریاں چراتے تھے قبیلہ بنو سعد کی آپ نے بکریاں چرائیں اور صحیح بخاری الاجادات جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 301 کے مطابق مکہ میں اہل مکہ کی چند قیراط کے عوض آپ بکریاں چراتے رہے...... عمر کے پچیسویں سال آپ مکہ کی مشہور تاجر اور مالدار معزز خاتون خدیجہؓ بنت خویلد کا سامان تجارت لے کر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ اس شرط پر شام گئے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسرے تاجروں سے بہتر اجرت آپ کو دے گی۔

جب آپ ملک شام سے لوٹے تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب آپ سے اپنے مال میں امانت پر برکت دیکھی اور اپنے غلام سے آپ کے متعلق راست گوئی کے مشاہدات کا بیان سنا تو انہیں یوں محسوس ہوا۔ جیسے انہیں اپنا گم گشتہ گوہر مطلوب مل گیا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے مکہ کے بڑے بڑے سردار اور رئیس شادی کے پیغام بھیج چکے تھے۔ مگر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب کو مسترد کر دیا تھا...... مگر اب انہوں نے اپنے دل کی بات اپنی سہیلی نفیسہ بنت منبہ سے کہی اور نفیسہ نے جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفت شنید کی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے پر اپنے چچا سے مشورہ کیا...... جبکہ اس دوران انہوں نے حضرت خدیجہؓ کے چچا سے بات چیت کر کے شادی کا پیغام بھیج دیا۔

ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 189 نقوہ السیرۃ صفحہ نمبر 59 تلقیح الفہوم صفحہ نمبر 7 کے مطابق یہ ملک شام سے واپسی کے دو مہینے بعد بات کی ہے...... کہ جب نسب وسہاروں دولت اور سوجھ بوجھ کے اعتبار سے قوم میں سب سے معزز خاتون حضرت خدیجہؓ کی چالیس سال کی عمر میں 20 اونٹ مہر کے عوض آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوگئی...... تقریب نکاح میں نبی ہاشم اور روسائے مضر شریک ہوئے...... یہی وہ عظیم خاتون ہے جس کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسری خاتون سے شادی نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابراہیم کے علاوہ بقیہ تمام اولاد بالترتیب قاسم' زینب' رقیہ' ام کلثوم اور عبداللہ تمام اولاد انہیں کے بطن سے ہوئی۔

جب آپ کی عمر مبارک 35 سال میں داخل ہوئی تو خانہ کعبہ کی تعمیر اور حجر اسود کا جھگڑا پیش آیا ہوا۔ یوں کہ خانہ کعبہ جس کی بلندی حضرت اسماعیلؑ ہی دور سے تقریباً 9 ہاتھ تھی اور اس پر چھت کبھی نہیں تھی۔

اس کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ چوروں نے اس کے اندر رکھا ہوا خزانہ چرا لیا...... اس کے علاوہ طویل زمانہ گزر جانے کی وجہ سے عمارت خستہ حالی کا شکار تھی۔ دیواریں پھٹ گئیں تھیں...... اور پھر اسی سال آنے والے سیلاب نے مزید کسر نکال دی تھی۔ چونکہ قریش نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ناحق لئے ہوئے مال' رنڈی کی اجرت' سود کی دولت سے پاک صرف حلال مال سے خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا جائے گا...... پرانی عمارتیں گرانے کا آغاز ولید بن مغیرہ مخزومی نے کیا بعد ازاں باقی لوگ شروع ہوئے اور قواعد ابراہیمؑ تک گرا کر نئی تعمیر کا آغاز کیا...... تعمیر کے لئے ہر قبیلے کا الگ الگ حصہ مقرر تھا اور ہر قبیلے نے علیحدہ علیحدہ پتھر کے ڈھیر لگا رکھے تھے...... باقوم نامی ایک رومی معمار تعمیر کا نگران مقرر

باقی صفحہ 32 نمبر 5

Scanned with CamScanner

سیرت سرور کائنات ﷺ

حضور اکرمؐ تاجدار عرب و عجمؐ سلطان معظمؐ فخر موجوداتؐ سرور کائنات، امام النبین، رحمت اللعالمین، شفیع المذنبین، انیس المساکین، راحت العاشقین، حضور پرنور، شافع یوم النشور، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ کی ولادت باسعادت سے پہلے کفر والحاد کی دنیا میں شرافت کی زندگی دم توڑ رہی تھی۔ اخلاقی محاسن جمود و تعطل کی قبروں میں دفن ہو چکے تھے۔ صفحۂ ہستی کی بسط پر چکا چوند بجلیاں کوندرہی تھیں۔ جہالت اور تعصب کی گھنگھور گھٹائیں کارگاہِ زیست پر محیط ہو چکی تھی۔ غور و تدبر کی بساط پر اوہام کا تسلط تھا مادہ پرستی کے باعث مزاج خرد و شعور میں کئی تحیر تبدل رونما ہو چکے تھے۔ عقیدۂ توحید کا کوئی تصور موجود نہ تھا تہذیب تمدن کی کتاب کے اوراق نگر نگر بکھرے ہوئے تھے۔ انسانی شرف و وقار کا گریباں چاک چاک تھا۔ اولادِ آدم مختلف النوع مسائل اور گونا گوں مصائب سے دوچار تھی۔ بربریت اور استبدادای بازگشت سے کلیجہ زمین جگہ جگہ سے شق تھا۔ اور اخلاقی قدریں جاں بلب ہو چکی تھیں۔ پوری کائنات جور و جبر کی تاریکیوں میں مستور تھی۔ آخر کار رحمت یزداں کا بحرنا پیدا کنار جوش میں آیا۔ صدیوں کے بعد حالات نے ایک مسعود کروٹ بدلی اور بارہ ربیع الاوّل کا وہ سپیدۂ سحر نمودار ہوا جس کے مخمور دامن بے پایاں رحمتیں اور ہزارہا مسرتیں پنہاں تھیں۔ دعائے خلیل اللہ اور تمنائے ذبیح اللہ کی شرف قبولیت کا لمحہ سعید آن پہنچا۔ حضور پرنورؐ شافع محشرؐ ساقیؐ کوثر صلب عبداللہ اور پہلوئے آمنہؓ سے پیدا ہوئے۔ حوروں نے اہلاً وسہلاً کے شادیانے بجائے فرشتوں نے مرحبا یا سیدی کے ترانے گائے، حوروں غلمان وجد میں آ گئے اور عالم رنگ و بو کے ذرے ذرے سے مسرت ٹپکنے لگی۔ ایک ایسی ہستی کائنات میں تشریف فرما ہوئی جن کے انتظار میں نجوم فلک نے لاتناہی راتیں جاگ جاگ کر کاٹی تھیں۔ اور جن کی خاطر ستاروں کو تابانی ملی دریاؤں کو روانی ملی اور خضر کو عمر جاودانی ملی۔ آج کے دن کسی نے کہا رسول آئے کسی نے کہا نبی آئے نبی آئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کے دن صرف نبی نہیں آئے ختم نبوت کی تنویر آئی۔ لوح و قلم کی تحریر آئی، رحمت کی تدبیر آئی، دنیا کے تقدیر آئی، عبدالمطلب کے خوابوں کی تعبیر آئی، قرآن کی تفسیر آئی بلکہ کائنات کی تصویر آئی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا پیکر نورانی تھا۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن، وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

کارکنان قضاء قدر نے سیدالکونین کی آمد پر پستی کو بلندی ذلت کو عزت، مغفرت کو مسرت، درد کو شفاء اور زوال کو کمال کا زریں پیرہن عطا کیا۔

وہ کون آیا ...... یتیموں کا والی آیا ...... بیواؤں کا حامی آیا...... بے سہاروں کا سہارا...... آیا...... لاچار و ناچار کا چارا آیا...... مجبور و مقہور کا غم خوار اور بے بس و بے کس کا غمگسار، ساکنان عرش و فرش کا آقا اور کائنات کا مولا آیا۔

قارئین کرام! فلسفیہ کون و مکاں میں قرآن وحدیث بھی ترنم ریز ہیں۔ حبیب کبیریا، مولائے انبیاء، سالار بدر و حنین والی کونین عبداللہ اور بطن آمنہؓ سے پہلے کہاں تھے؟ اور کب تھے؟ رسالت میں غوطہ زن شمع رسالت کے کسی پروانے نے کیا خوب گہر ہائے نطق پیش کئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کب تھے؟ جب کب نہ تھا جب جب کا وجود نہ تھا جب تب بھی نہ تھا اس وقت تھے۔ جب آفتاب کی نور افشانیاں تھیں نہ کلیوں کی تبسم آرائیاں، ماہتاب کی ضیاء باریاں تھیں نہ قوم قزح کی رعنائیاں، چرند و پرند کی پکار تھی نہ کروٹ لیل و نہار، نہ نیلگوں آسمانی شادیانہ تھا نہ کوئی ساقی و پیمانہ، نہ مکین و مکان تھے نہ زمین و آسمان تھے، شگفتہ غنچوں کی کیاریاں تھیں نہ مہکتے گلوں کی گلکاریاں تھیں، دریاؤں میں روانی تھی نہ قلزم میں جولانی تھی، آبشاروں میں ترنم تھا نہ فضاؤں میں تبسم تھا، چلتی ہوائیں تھیں نہ معطر فضائیں تھیں، نہ جمادات تھے نہ نباتات، نہ انسانات تھے نہ جنات کلیوں میں چٹک تھی نہ خاروں میں کھٹک، ستاروں میں چمک تھی نہ بہاروں میں مہک

صفی اللہ تھا...... نہ خلیل اللہ، کلیم اللہ تھا نہ روح اللہ جبرائیل و میکائیل تھے ...... نہ عزرائیل و اسرافیل، موت تھی نہ حیات تھی ایک اللہ اور دوسری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔

- ☆ وہ خلق کرنے والا تھا...... یہ خلق ہونے والا تھا
- ☆ وہ صانع تھا یہ اس کی صفت بنا۔
- ☆ وہ قوی تھا یہ اس کی قوت بنا۔
- ☆ وہ قادر تھا...... یہ اس کی قدرت بنا۔
- ☆ وہ رب العالمین تھا...... یہ رحمت اللعالمین بنا۔
- ☆ وہ لاالہ اللہ تھا...... یہ محمد رسول اللہ بنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات آج بھی زندہ ہیں۔ اگر آپ دیکھیں تو کسی نبی کے حالات زندگی اتنی تفصیل سے نہیں ملتے جس طرح تفصیل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی میں ملتے ہیں۔

پیدائش سے لے کر وصال تک کی زندگی کا ایک ایک لمحہ محفوظ کر لیا گیا ہے۔ ان کی رزم کی، بزم کی، زندگی کا کوئی گوشہ انسانی آنکھ سے مستور نہیں ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے محفوظ کر لیا گیا ہے تا کہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ فلاں معاملے میں ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے راہنمائی نہیں ملتی۔ ایک ایسی شخصی جو ہر طائفہ انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو۔ صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ درد کے تقلید کرو۔ اگر غریب ہو تو شعب ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کے کیفیت سنو۔ اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو اگر رعایا ہو تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھو اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر ایک نظر دیکھو۔ اگر واعظ دار اور ناصح ہو تو مسجد مدینہ پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔

اگر تم استاد ہو تو صفہ کی درسگاہ کے معلم کو دیکھو۔ اگر تنہائی اور بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض انجام دینا چاہتے ہو تو مکہ کے بے یار و مددگار نبیؐ کا اسوہ تمہارے سامنے ہے۔

اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہو تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔ اگر یتیم ہو تو عبداللہ و آمنہؓ کے جگر گوشے کو نہ بھولو۔ اگر تم جوان ہو تو مکے کے چرواہے کی سیرت پڑھو۔ اگر عدالت کے قاضی اور پنچائیت کے ثالث ہو تو کعبے میں طلوع آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبے کے ایک گوشے میں کھڑا کر رہا ہے۔ مدینے کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو جس کی نظر انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب برابر تھے۔ اگر تم شوہر تو خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو۔ اگر اولاد والے ہو تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد محترم اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نانا کا پوچھو۔

غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حال میں بھی ہو تمہاری زندگی کے لئے نمونہ تمہاری سیرت کی درستی و اصلاح کے لئے سامان تمہارے ظلمت خانے کے لئے ہدایت کا چراغ اور راہنمائی کا نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

آپ کی رحمت کسی ایک ملک' کسی ایک قوم یا کسی ایک نسل کے لئے نہیں' بلکہ عالمین کے لئے' زمین و آسمان کے لئے' ظاہر و باطن کے لئے' ماضی و مستقبل کے لئے' اپنوں و بیگانوں کے لئے' فرزانوں و نادانوں کے لئے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت بھی جملہ عالمین کے لئے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی جملہ عالمین کے لئے ہے۔ آنحضور ازل سے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ابد تک رہے گا۔ ان کا مشن عالمگیر تھا' وہ آسمان نبوت کے سورج تھے جس کی روشنی گھر گھر' بستی بستی' نگر نگر پھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے دنیا کی تاریکیوں کو روشنی میں بدل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت بین الاقوامی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دائمی اور ابدی تھا جو قلیل مدت میں سرزمین مکہ و مدینہ سے بڑھ کر ملک عرب اور اطراف عالم میں پھیل گیا۔

نکل کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیاء ساتھ لایا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا بلکہ جو سبق قرآن نے دیا ہے وہی سبق میرے آقا نے اپنے بندوں کو سکھایا۔ اس لئے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چلتا پھرتا قرآن کہہ دوں تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے انسانیت کے عموماً اور دنیائے اسلام کے خصوصاً عظیم ترین معلم ہیں۔ معلم کا کام دوسروں کو غلط راستے سے ہٹا کر سیدھے راستے پر لانا ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے معلموں کی باتوں کو اپنا گئے ایسے ہو گئے کہ استقامت کا پہاڑ بن گئے۔

☆ ابوبکرؓ آیا تو صدیق اکبرؓ بن گیا۔
☆ عمرؓ آیا تو فاروق اعظمؓ بن گیا۔
☆ عثمانؓ آیا تو ذوالنورینؓ بن گیا۔
☆ علیؓ آیا تو مرتضٰیؓ بن گیا۔
☆ حنظلہ آیا تو غسیل الملائکہ بن گیا۔
☆ ابن عباسؓ آئے تو مفسر قرآن بن گیا۔
☆ ابن مسعودؓ آیا تو محدث بن گیا۔
☆ ظالم تھے تو رحم دل بن گئے۔
☆ برے تھے تو بھلے بن گئے۔
☆ عیش پرست تھے تو بوریا نشین ہو گئے۔
☆ وہ تین سو تیرہ ہو کر ایک ہزار پر بھاری ہو گئے۔

وہ نبی جس کے غلاموں نے قیصر و کسریٰ کی قبائیں چاک کر ڈالیں۔

☆ وہ جس کے نام لیواؤں نے شاہانہ جابر کے تخت اوندھے کر دیئے۔
☆ وہ جس نے حق و باطل کے معرکے گرم کر کے حق کو حکمرانی کے تخت پر بٹھا دیا۔

اپنے ہاتھوں سے جوتے گانٹھتا ہے' کھردری چارپائی پر سوتا ہے' ایک ایک مہینہ اس کے گھر میں چولہا نہیں جلتا۔ فاقوں کی لذت سے شاد کام ہوتا ہے۔ راتوں کو عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے پاؤں مبارک سوج جاتے ہیں۔

جس کا نام سن کر شاہوں کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اللہ کے خوف سے اس کا رواں کانپ اٹھتا ہے' وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتا ہے۔ امت کی بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور فریضہ حق کی ادائیگی کے لئے شب و روز بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔

وہ جو معرکہ حق و باطل میں ایک کوہ وقار ثابت ہوتا ہے' اسلام اور کفر کی کشمکش میں جس کا پاؤں میدان جنگ سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹتا۔ جو شکست کا نام نہیں جانتا۔ جب مال غنیمت کے ڈھیر پر بیٹھتا ہے تو سب کچھ لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ لیکن خاتون جنت یعنی اپنی پیاری بیٹی کی قسمت میں چکی کی مشقت لکھ دیتا ہے۔

وہ جس نے زندگی کو زندگی بخش دی' جہاں کو نیکیوں سے بھر دیا' بلندی اور پستی پر نیکی کے پھولوں کی بارشیں کیں دنیا کو اپنے انوار سے بقعۂ نور کر دیا۔ اس کے گھر میں چاندی اور سونا تو ایک طرف بسا اوقات چراغ جلانے کو تیل بھی نہ ہوتا تھا۔

قرآن جس کے اسوہ کو اسوۂ حسنہ قرار دیتا ہے۔ زندگی جس کی زندگی کو حقیقی زندگی قرار دیتی ہے۔ حسن ازل جس کی بلائیں لیتا ہے کائنات جس کی تبسم فشانی کا پرتو لئے ہوئے ہے اور صحرائے عرب جس کی عطر افشانیوں سے آج تک مشک بار رہے۔ پھٹے پرانے لباس میں ننگے پاؤں مسجد کے فرش پر لیٹ کر سو جاتا ہے۔

الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا اندازہ میزان عقل و دانش سے ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔

المختصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات تو بے شمار ہیں جمع کر دو تو بحر ذخائر ہیں جن کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں عملاً اس مقدس ہستی کے اسوہ حسنہ پر چلنا چاہیے۔ آیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو حرز جان بنا کر ازلی سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔

تھکی ہے فکر رساں مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لئے

وہ بچہ جو علماء کا سردار بن گیا

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

سناؤ بچو! بتاؤ بچو! عمل کرو بچو! ایک بچے کا واقعہ سناتے ہیں جو علماء اور شہداء میں شامل ہو گیا۔ نہیں نہیں وہ جب دنیا سے گیا تو ان کو لینے کے لیے حضرت سیدہ کائنات عائشہ صدیقہؓ تشریف لائیں۔ جی ہاں وہ بچہ چیچہ وطنی میں پیدا ہوا پڑھتے پڑھتے عالم بن گیا۔ زخم کھاتے ہوئے مجاہد بن گیا۔ بات پہ ڈٹ جانے کی وجہ سے استقامت کا پیامبر بن گیا۔ جاگیرداروں کے شہر سے قومی و صوبائی اسمبلی کا ممبر بن گیا۔ جب پیدا ہوا تو کوئی نہیں جانتا تھا جب عالم شہادت میں قدم رکھا تو پوری دنیا کو رُلا گیا۔ وہ حافظ قرآن بھی تھا۔ بچو! وہ ایسا حافظ نہیں تھا کہ صرف قرآن پڑھا کرتا تھا وہ عالم باعمل بھی تھا۔ وہ قرآن کی آیات پڑھتا تو یہ حقیقت ہے کہ ہر رمضان المبارک میں ہر دن ایک قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ بچو! وہ بچہ نماز تہجد کا بھی پابند تھا۔ وہ اپنی ماں کا ایسا بچہ تھا کہ جسم زخمی ہے مگر پھر بھی سچی آواز لگا رہا ہے۔ بچو! جب اس بچے کی شہادت قریب آئی تو اس وقت کے بہت بڑے شیخ الحدیث جو اس وقت جنت البقیع میں آرام کر رہے ہیں ان کو دنیا شیخ الحدیث کے نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ امام کبیر مولانا محمد زکریاؒ ہیں جن کی دو مایہ ناز کتب فضائل اعمال اور فضائل صدقات دنیا میں اردو کتب میں سب سے زیادہ پڑھی جاتیں ہیں۔ ان کے پاکستان میں ایک خلیفہ مجاز ہیں جن کو پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کو خواب میں ام المومنین حضرت سیدہ کائنات عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میں اپنے بیٹے (......) کو لینے آئی ہوں

۔ جب یہ خواب مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے مولانا شہید کو سنایا تو مولانا شہید نے فرمایا انشاء اللہ ہمارا انجام اچھا ہوگا۔ بچو! آپ کے ذہن میں کس کا نام آیا کہ یہ بچہ کون ہو سکتا ہے؟ یہ بچہ ایسا شہید ہوا کہ دنیا کو تڑپا گیا جہاں گیا چھا گیا' میرا ذہن تو کہتا ہے کہ یہ اسلام کے عظیم ہیرو مولانا محمد اعظم طارق شہید ہیں۔

Scanned with CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں معاف کردیں

(قاری الطاف اللہ فاروقی فیصل آباد)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ ماں سے زیادہ مہربان ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ باپ سے زیادہ شفیق ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لئے راتوں کو پچھلے پہر اٹھتے رہے...... آپؐ کے مبارک ہاتھ ہمارے لئے دعا کے لئے بلند ہوتے رہے۔ آپؐ کی مقدس آنکھوں سے ہمارے لئے آنسوؤں کی جھڑیاں لگتی رہیں زندگی کے ہر موقع پر آپؐ نے ہمیں یاد رکھا...... حتیٰ کہ وقت وصال بھی آپ کو ہماری فکر دامن گیر تھی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل حشر کا میدان ہوگا...... ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا انسان بھوک پیاس اور خوف سے بے حال ہوگا...... جب ماں بچے کو دیکھ کر بھاگ جائے گی...... جب باپ بیٹے کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کر جائے گا۔ جب جگری یار آنکھ چرا کر دوڑ جائیں گے...... جب خدام و نوکر ٹکا سا جواب دے دیں گے...... جب دنیاوی رشتے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائیں گے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آپؐ ہماری محبت میں بے چینی سے حشر کے میدان میں بھاگ دوڑ رہیں ہوں گے...... کبھی میزان پر اپنے سامنے ہمارے اعمال تلوار ہے ہوں گے...... کبھی پل طراط پر ہمیں پل صراط پار کروا رہے ہونگے۔ کبھی حوض کوثر پر کھڑے اپنے امتیوں کو جام کوثر پلا رہے ہوں گے...... آپؐ کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوگا...... کہ جو آپؐ کے حوض کوثر سے ایک جام پی لے گا...... اسے پھر میدان حشر میں پیاس نہ لگے گی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میدان حشر میں جب سارے نبیؑ نفسی نفسی کہہ رہے ہونگے...... اس وقت آپ امتی امتی پکار رہے ہونگے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہی ہمیں پناہ ملے گی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہمارے لئے سحاب کرم ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی ذات ہمیں اللہ کے عذاب سے بچائے ہوئے ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر اللہ تعالیٰ کو آپؐ کی ذات اقدس کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم پر پتھروں کی بارش ہوتی ہم پر آسمان سے آگ کا مینہ برستا۔ بپھری ہوئی آندھیاں ہمیں پٹخا پٹخا کر مارتیں...... ہولناک زلزلے ہمارے پاپی وجودوں کو تہہ زمین میں لے جائے...... سیلاب ہمیں کوڑے کرکٹ کی طرح بہا لے جاتے...... اور ہماری پھولی ہوئی بدبودار لاشیں عبرت کی تاریخ بن جاتیں...... ہماری فصلیں برباد کر دیں جاتیں...... او رہم پر بھوک اور قحط کے عذاب ٹوٹ پڑتے ہماری شکلیں مسخ کر دی جاتیں...... ہم پر قوم عاد و ثمود کی تاریخ دہرائی جاتی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپؐ ہی کی وجہ سے اور آپؐ کے گنبدِ خضریٰ کی وجہ سے بچے ہوئے ہیں۔ کسی عاشق صادق نے کہا کہ اللہ کا عذاب آج بھی آتا ہے...... لیکن گنبدِ خضریٰ کی وجہ سے واپس چلا جاتا ہے۔ سارے عذاب ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ آپؐ کی ذات کا صدقہ ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم انگریزوں کے غلام تھے...... ذلیل ورسوا تھے...... خائب و خاسر تھے...... بے وقعت و بے قدر تھے ہماری قوم نے مل کر...... آپؐ کی ذات کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اے اللہ! تو ہمیں زمین کا ایک ٹکڑا دے۔ ہم اس زمین پر تمہارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی حکومت قائم کریں گے۔ اس کے آسمانوں تلے تیرے حبیب تاجدار ختم نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا ڈنکا بجے گا...... اس کی عدالتوں میں قرآن وسنت سے فیصلے ہونگے...... اس دھرتی پر تیرے اور تیرے حبیبؐ اور تیرے حبیبؐ کے صحابہؓ کے گستاخ کے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دعا سن لی...... ہماری گردن سے غلامی کے پٹے اتر گئے...... رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں پاکستان کا تحفہ مل گیا...... ہم غلامی کی بدبو دار فضاء سے آزادی کی باد نسیم کے جھونکوں میں آ گئے۔ لیکن حضور ہم نے اللہ سے اور آپؐ سے بدعہدی کی...... مکاری عیاری...... ہم نے آپؐ کے دین کو پاکستان میں نافذ نہ کیا...... اسلام روتا رہا...... ہم بدمست رہے...... دین کرہتا رہا...... لیکن ہمارے کان بے سماعت بن گئے ہم نے ختم نبوت کے باغیوں اور دشمنان صحابہؓ کو اعلیٰ عہدوں پر بٹھایا۔ ان کے ہاتھوں میں زمام اقتدار دی...... پاکستان میں آپؐ کی ختم نبوت اور صحابہؓ کا مذاق اڑایا گیا...... باغیان ختم نبوت اور دشمنان صحابہؓ کو تحفظ عطا کیا گیا...... آپؐ کے قرآن میں قطع و برید کی گئی...... آپؐ کے اسلام کے مقابل قادیان کا جعلی اسلام لایا گیا...... آپ کی نبوت کے متوازی قادیانی نبوت چلانے کی ناپاک جسارت کی گئی...... آپ کی ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیں گئیں۔ اس ظلم عظیم پر احتجاج کرنے والوں کو زنداں کیا گیا...... منکرین ختم نبوت اور دشمنان صحابہؓ کے خلاف نعرہ جہاد بلند کرنے والوں کی زبان بندی کی گئی...... ان پر ہولناک تشدد کیا گیا...... معاشرے میں انہیں مجرم اور دہشت گرد کہا گیا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں معاف کردیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم پرنم آنکھوں سے درخواست کرتے ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم آنسوؤں کی زبان میں معافی مانگتے ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارے جرائم بدمعاش حکمرانوں کے ٹولوں نے کئے ہیں۔ عوام تو آج بھی آپؐ کے اور آپؐ کے صحابہؓ کے غلام ہیں...... ان کے دل آپؐ کی محبت اور صحابہؓ کی محبت میں دھڑکتے ہیں...... وہ آج بھی آپؐ کی اور آپؐ کے صحابہؓ کی عزت و ناموس پر سو جان سے قربان ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کے عاشق پوری دنیا میں سارقان ختم نبوت قادیانیوں اور دشمنان صحابہؓ سے برسرپیکار ہیں۔ آپؐ کی ختم نبوت اور ناموس صحابہؓ کے پرچم کو پوری قوت سے بلند کئے ہوئے ہیں...... اور راہ عشق میں آنے والی ہر تکالیف کو خوش دلی سے برداشت کر رہے ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپؐ کا دامن...... ہاتھوں سے چھوٹ گیا۔ تو پھر ہم کہیں کے بھی نہیں دنیا میں ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں...... ہم خارش زدہ کتے سے زیادہ بے وقعت اور غلیظ نالیوں میں رینگنے والے کیڑے سے زیادہ بے قدر ہو جائیں گے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے اپنی نظر رحمت پھیر لی...... تو پھر دنیا و آخرت کے سارے عذاب ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں معاف کر دیں...... آپ کو اپنی رحمۃ اللعالمین کا واسطہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کی صداقت کا واسطہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا فاروق اعظمؓ کی عدالت کا واسطہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیا کا واسطہ۔

Scanned with CamScanner

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حیدر کرارؓ کی شہادت کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیر معاویہؓ کی خلافت و سیاست کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیر عزیمت شہید ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کا واسطہ۔

آپ کو شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کی شہادت کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جرنیل اول علامہ ایثار القاسمیؒ کی شہادت کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید لالہ رخ علامہ شعیب ندیم شہیدؒ کی شہادت کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہزادہ بلتستان علامہ اظہار الحق جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کا واسطہ۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرد آہن، جبل استقامت، عزم و وفا کے پیکر کاروانِ عفت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جرنیل عظیم کروڑوں سنیوں کے دلوں کی دھڑکن سنیوں کا مان ملت اسلامیہ کی آن محرک ناموس صحابہؓ شہزادہ پارلیمنٹ جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اعظم طارق شہیدؒ کی شہادت کا واسطہ۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان شہداء کے صدقے......ان غازیوں کے صدقے......ان مجاہدوں کے صدقے......
حضور ہمیں معاف کر دیں......حضور ہمیں معاف کر دیں

بقیہ 59

ہوا......جب تعمیر حجر اسود تک بلند ہو چکی تو اب حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے کے شرف و امتیاز حاصل کرنے کے چکر میں قبائل کے درمیان تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا......پانچ روز گزر گئے......یہ تنازعہ اس قدر بڑھ گیا کہ بات قتل و قتال تک جا پہنچی......ابوامیہ مخزومی نے یہ کہہ کر فیصلے کی ایک صورت پیدا کر دی کہ مسجد حرام کے دروازے سے دوسرے دن جو سب سے پہلے داخل ہوگا اسی کے فیصلے کو اس تنازعہ کا حرف آخر سمجھا جائے گا......چونکہ سارے قبائل نے یہ تجویز منظور کر لی......خدائی قدرت کہ اس روز سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حرم پاک میں داخل ہوئے آپ کو دیکھ کر سب بے اختیار بول اٹھے......ھذا الامین رضیناہ ھذا محمدا......(یہ امین ہیں، ہم اس سے راضی ہیں یہ محمد ہیں) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاملے کی تفصیل بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر منگوا کر حجر اسود کو اس کے درمیان میں رکھ کر متنازعہ قبائل کے سرداروں کو کہا کہ سب اس چادر کا کنارہ پکڑ کر اسے اوپر اٹھائیں......انہوں نے ایسا ہی کیا جب چادر حجر اسود کے مقام پر پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھ دیا......یہ فیصلہ اس قدر مقبول ہوا کہ ساری قوم آپ کی گرویدہ ہو گئی......آپ صلی اللہ علیہ وسلم شباب میں بھی ان تمام خرافات سے دامن کش رہے......جن میں قوم لت پت تھی......نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شراب کو منہ لگایا نہ آستانوں کا ذبیحہ کھایا......اور نہ ہی بتوں کے لئے جانے والے تہواروں اور میلوں اور ٹھیلوں میں شرکت کی۔ ابن ہشام جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 128 کے مطابق اس وقت بھی آپ کو بتوں سے اتنی نفرت تھی کہ آپ لات و عزیٰ کی قسم سننا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے۔

جب آپ کی عمر 38 سال کو پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طبعاً خلوت پسند ہو گئے......زمین و زندگی کے شور و شغل اور دنیا کے ہم و غم سے کٹ گئے......ستو اور پانی لے کر مکہ سے دو میل دور کوہ حرا کے اس غار میں چلے جاتے جو طولاً چار گز اور عرضاً پونے دو گز کا مختصر سا جو رکھتا تھا......آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رمضان بھر اسی غار میں پناہ فرماتے......آنے جانے والے مسافروں مسکینوں کو کھانا کھلاتے......اور بقیہ اوقات عبادت الٰہیہ میں گزار دیتے تھے......کائنات کے مشاہدات اور اس کے پیچھے کارفرما قدرت نادرہ پر غور فرماتے......اس خلوت نشینی کا دورانیہ تین سال پر محیط ہے......یہاں تک کہ آپ کی عمر بعثت انبیاء کی عمر کو پہنچ گئی......یعنی 21 رمضان المبارک دوشنبہ کی رات بمطابق 10 اگست 610ء کو جب آپ کی عمر مبارک قمری حساب سے چالیس سال 6 مہینے بارہ دن اور شمسی حساب سے 39 سال تین مہینے 22 دن ہو گئی......تو خدائے لم یزل نے روئے کائنات کی تقدیر بدلنے کی ٹھان لی......حضرت جبرائیل وحی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے......اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے مشرف کیا......اقراء کا پیغام لے کر آپ گھر پلٹے......حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوصلہ دیا......اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں......انہوں نے جو اس وقت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے وحی کے نزول کا واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی ناموس ہے جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا......اے کاش میں اس وقت توانا ہوتا......اے کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب یہ لوگ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم آپ کو نکال دے گی......یوں پیغمبر انقلاب......گوہر نایاب......عمر کی چالیسویں بہار میں محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن کر......توحید کے جھنڈے گاڑنے کے لئے......فنا فی اللہ ہو کر مصائب و آلام کی وادی سے گزرنے کے لئے......بھٹکی قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے......بدوی چرواہوں کو زمانے کا امام بنانے کے لئے ہمہ تن گوش......کمر بستہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت زبان

(حافظ عتیق الرحمن کشمیری)

زبان قدرت ایک سیدھی سادی مگر بہت عجیب نعمت ہے۔ یہ وہ نعمت ہے کہ جس کے بے شمار روپ ہیں لیکن یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس کو کس طرح استعمال کرتا ہے۔

☆ زبان ہی سے انسان کی اصلی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ اچھا ہے یا برا۔
☆ یہی زبان انسان کو اچھے القاب سے نواز دیتی ہے یہی زبان انسان کو برے القاب سے نواز دیتی ہے۔ اگر یہ کسی کے قابو میں نہ رہے تو تلوار کی دھار اور گولی کی رفتار اپنا لیتی ہے اور اگر اسے قابو میں رکھا جائے تو منہ سے پھول جھڑنے لگتے ہیں اور یہ شہد کی سی مٹھاس اپنے اندر سمو لیتی ہے۔
☆ زبان میں شمشیر کی سی تیزی بھی ہے اور مخمل کی سی نرمی بھی اس میں آگ کی گرمی بھی ہے اور برف کی ٹھنڈک بھی۔
☆ اس میں ریگستان کی تپتی ریت بھی ہے اور رات کی پرسکون خنکی بھی۔
☆ اس میں طوفانی بارش کی طغیانی بھی ہے اور پھولوں پر پڑی شبنم کی طمانیت بھی۔

☆ اس میں دشت کی لو بھی ہے اور باد صبح کی خوشبو بھی۔
☆ اس میں خزاں کی خشکی بھی ہے اور بہار کی شادابی بھی
☆ اس میں زخمی شیر کا غصہ بھی ہے اور پیاسے کوے کی فریاد بھی ہے۔
☆ غرض کہ زبان اپنے اندر پورا فلسفہ زندگی سموئے ہوئے ہے۔
☆ یہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا لیتی ہے۔ زبان نے تاریخ میں لڑائیاں بھی کروائیں اور صلح بھی اس نے دوستیاں بھی کروائیں اور دشمنیاں بھی۔
☆ اس نے جنگیں بھی چھڑوائیں اور امن بھی کروایا۔
☆ زبان نے انصاف بھی کیا اور ظلم بھی۔
☆ زبان راز رکھنا بھی جانتی ہے اور بے مروتی بھی۔
☆ زبان محبت بھی ہے اور نفرت بھی۔
☆ زبان خوشامد بھی کر سکتی ہے اور بے عزتی بھی۔
☆ زبان جان لے بھی سکتی ہے اور جان بخش بھی سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

امت کا دکھڑا

ابنِ صدیق عبدالرحمٰن گجراتی

بے چینی کا عالم تھا...... کربناک مناظر......
ک حوادث اور...... غمناک ماحول تھا...... مسلمانوں
یک چھوٹی سی ابتدائی مقدس اور بنیادی جماعت ایک
ٹی میں قید تھی۔ مسلسل تین سال سے ان کا دانہ پانی
ند۔ نہ کوئی توشے کا انتظام نہ کسی سے میل ملاپ کی
جازت تھی۔ درختوں کے پتے کھانے' گٹھلیاں اور بھیگا
چمڑا چبانے پر گزارا تھا۔ فاقے کا یہ عالم تھا کہ غشی کے
دورے پڑتے تھے۔ مسلمان ماؤں کے پیٹ غذا سے
محروم چھاتیاں دودھ سے خالی تھیں' ان کی گود میں پڑے
گرد آلود بچے دھول اور ریت پھانکتے ایک ایک کر کے
دم توڑنے لگے۔ رات کے گہرے سناٹے میں جب
مسلمانوں کے بھوکے بلکتے بچوں کی دلدوز چیخیں مکہ کی فضا
سے ٹکراتیں تو کافروں کے دل بھی پسیج جاتے اور ان کی
ضدیں تمام ہو جاتیں۔

چودہ صدیاں بیت جانے کے بعد کفار نے آج
اس تنگ گھاٹی کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے'
مسلمانوں کو چن چن کر اذیت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دنیا
کے کسی خطے میں بھی مسلمان محفوظ نہیں ہیں۔ پچاس سال
سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے کہ گائے کے پجاریوں نے
ہمارے کشمیری بھائیوں کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے۔
مسلمان بچے تعلیم سے محروم ہیں' گھر جل رہے ہیں'
لاشیں جھلس رہی ہیں' جنازے اٹھ رہے ہیں' عصمتیں تار
تار ہیں۔

بوسنیا میں ہونے والی درندگی کو ایک طویل عرصہ ہو
چلا ہے' مسلمانوں کی سینکڑوں اجتماعی قبریں دریافت ہو
چکی ہیں اور ہزاروں مسلمان اب بھی لاپتہ ہیں۔

تیمور کا مسئلہ حل کرانیوالوں نے پوری دنیا کو اپنی ازلی وراثت سمجھ رکھا ہے' ایک چیچنیا ان کی قوت برداشت سے باہر ہے اور وہ جب ہر صورت اسے پیوند خاک کرنے پر بضد ہیں' انڈونیشیا میں آئے روز مسلمانوں کے خلاف کوئی نہ کوئی ہنگامہ برپا ہوتا ہے۔ فلسطین تو بیچارہ مظلومیت کی تصویر بن کر رہ گیا ہے۔ ایک طرف نکیل کانٹے سے لیس یہودیت کے بدمست ہاتھی ہیں تو دوسری جانب روتی ہوئی مسجد اقصیٰ کے سائے میں ہاتھوں میں کنکریاں اٹھائے مجبور و بے بس مسلمان! اور اب تو لگتا ہے کہ کفار یکبارگی ہی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں' پہلے تو مٹی کے گھروندے پر مشتمل ملت اسلامیہ کے ترجمان ملک افغانستان کے چیتھڑوں کو میدانوں اور کوہساروں پر بکھیرا پھر عراق کی ہنستی بستی آبادیوں پر بموں اور راکٹوں کی بارش کر کے انہیں راکھ کے ڈھیر میں بدل دیا گیا' عراقیوں کو ایک صدام سے نجات دلانے والوں نے ان پر ہزاروں کافر صدام مسلط کر دیے ہیں۔ وہی دجلہ و فرات جنہوں نے برسہا برس قبل مسلمانوں کی کتابوں کی سیاہی کو اپنے دوش پر رخصت کیا تھا۔ آج وہ اپنی بوجھل لہروں کے ساتھ مسلمانوں کے خون کی سرخی اپنے کاندھوں پر اٹھائے نگر نگر امت مسلمہ کی بے بسی کا رونا رو رہے ہیں۔ اسلامیان عالم فقط اس ظاہری تذلیل سے ہی دو چار نہیں بلکہ ان کو نظریاتی طور پر بھی آئے دن باطل قوتوں کے کچوکے لگتے رہتے ہیں' کفار کی قید میں مسلمان اپنے جسم پر ہونے والا تشدد تو برداشت کر ہی لیتے ہیں لیکن جب ان کے سامنے (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو چیلنج کیا جاتا ہے اور صحابہ کرامؓ سمیت ان کی محترم شخصیات پر کیچڑ اچھالی جاتی ہے تو ان کی روح کا رواں رواں تڑپ اٹھتا ہے۔ کافروں نے سرعام آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ہاتھ ڈالا' آپ کی ازواج مطہرات کی بے حرمتی کی' آپ کے جانثار صحابہؓ کے کردار کو مشکوک بنایا' قرآن مجید میں تحریف کی جسارت کی' احادیث نبویہ کو غیر معتبر قرار دیا' مقامات مقدسہ کی حرمت پامال کی' دینی تعلیمی اداروں عدم تحفظ کا شکار بنا دیا۔ ملت اسلامیہ کے چند دیوانوں نے حسب استطاعت اسلام اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ بحال کرنے کی کوشش کی تھی' جن میں ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ کمانڈر ارشاد احمد شہیدؒ' شیخ احمد یسین شہیدؒ اور حافظ عبدالعزیز رنتیسی شہیدؒ سے لے کر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ، غازی حق نواز شہیدؒ، غازی علم الدین شہیدؒ، مولانا محمد عبداللہ شہیدؒ، مولانا اعظم طارق شہیدؒ، مفتی جمیل احمد شہیدؒ، اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ، تک خاصان امت شامل ہیں۔ گو ان حضرات کی مساعی جمیلہ کافی حد تک یاد آور ثابت ہوئیں لیکن بحیثیت مجموعی امت مسلمہ کے راہنماؤں کو جس طرح اپنے فرائض منصبی ادا کرنے چاہئیں تھے وہ نہیں کر سکے۔ نہ اسلامی حکمرانوں اور سیاسی راہنماؤں نے کبھی دینی حمیت اور نیک نیتی کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی مذہبی پیشواؤں نے کماحقہ کچھ رنگ دکھایا۔ (الا ماشاء اللہ)

بے چینی کا عالم ہے...... کربناک مناظر...... المناک حوادث اور...... غمناک ماحول ہے...... امت مسلمہ ایک گھاٹی میں قید ہے' مسلسل کئی سال سے ان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کے ساتھ ان کے مقدس مقامات کی حرمت کو روندا جا رہا ہے۔ کئی جگہوں پر ان سے اقتصادی بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ آگ اور خون کا کھیل اور زندگی موت کا رقص پوری تب و تاب سے جاری ہے۔ رات کے گہرے سناٹے میں جب امت مسلمہ کے کچھ تڑپتے' سسکتے افراد کی دلدوز چیخیں پوری دنیا کی فضاء سے ٹکراتی ہیں تو نہ کافروں کے دل نرم پڑتے ہیں اور نہ مسلمانوں میں جذبہ اخوت انگڑائی لیتا ہے' بلکہ ہر کوئی اپنے اپنے مفاد کی فکر میں مگن ہے۔

نگار معیشت لہو رو رہی ہے
تصور کی عظمت لہو رو رہی ہے
شگوفوں کی عزت پہ ڈاکہ پڑا ہے
چمن کی لطافت لہو رو رہی ہے
پلا ساقیا کوئی جام غزالی
بھٹکتی بصیرت لہو رو رہی ہے
نہ سجدے نہ سجدوں کی تعبیر ساغر
جبیں شہادت لہو رو رہی ہے

شہنشاہ خطابت
شہید ناموس صحابہؓ
مؤرخ اسلام

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کی یادیں

ابوضیاء الرحمن ثناء اللہ صدیقی......خضدار بلوچستان

جو بھی انسان اس دنیا میں آیا اس کو ایک مقررہ وقت پر واپس جانا ہے' لیکن وہ کتنے خوش نصیب اور عظیم انسان ہوتے ہیں جو اس مختصر سی زندگی میں ہزاروں لوگوں کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرنے اور مردہ ضمیروں کو بیدار کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگ آنے والے انسانوں کے لئے مشعل راہ بن جاتے ہیں اور پھر اس مقدس مشن پر خود اپنی قیمتی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے شہادت کا تاج پہن کر حیات جاوداں پا لیتے ہیں۔ اور بعد میں آنے والے انسان نشان منزل تک پہنچنے کے لئے ان کی روشن زندگیوں کو مشعل راہ بنا لیتے ہیں۔ انہیں لوگوں کے بارے میں اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ:

"ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے ہیں"

مؤرخ اسلام شہید ملت اسلامیہ حضرت ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ بھی ان خوش نصیب اور عظیم انسانوں میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دی تھی۔ تقریروں سے لے کر تحریروں تک ان کے تاریخی کارنامے ہمارے سامنے ہیں۔ حضرت فاروقی شہیدؒ جیسا عالم فاروقی شہیدؒ جیسا لیڈر و قائد ہم کہاں سے لائیں۔ آہ وہ فاروقی شہیدؒ جنہوں نے حضرت جھنگوی شہیدؒ کے جانے کے بعد اس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ فاروقی شہیدؒ جیسا شفیق قائد ہمیں کہاں ملے گا۔ جنہوں نے ہر مشکل دور میں بھی جماعت کو چلایا وہ کارکنوں کے ہر دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ فاروقی شہیدؒ علم کا سمندر تھا' اسٹیج پر کھڑا ہوتا ہے تو شروع سے جس موضوع پر بیان شروع کرتا تو اختتام اس پر ہی کرتا۔ مثال کے طور پر آپ دیکھیں گے تاریخ علماء دیوبند یا رحمۃ اللعالمین یا شان صحابہؓ ہو اپنے پوری تقریر دلائل سے کرتے تھے۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کے وہ تاریخی کارنامہ صدیوں یاد آئے گا جنہوں نے وزیر اعظم کو ایک سو گیارہ کتب کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹو اسٹیٹ پر مشتمل وزیر اعظم نے کہا تمام قابل اعتراض کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزائے دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میر۔ کے خصوصی حکم سے ایک کمیٹی تشکیل دے گی جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ مذہبی منافرت کے خاتمہ کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا' اجلاس میں سپاہ صحابہؓ کی طرف سے مولانا ضیاء القاسمیؒ، علامہ ضیاء الرحمن فاورقی شہیدؒ، مولانا اعظم طارق شہیدؒ، نے شرکت کی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد اجلاس تھا' اس میں علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ نے کہا مذہبی منافرت کے خاتمہ کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ ہتھیار کے بجائے عدم تشدد' پرامن جدوجہد' علم وعمل اور دلائل کی جنگ لڑنے پر یقین رکھتے تھے۔

حضرت فاروقی شہیدؒ نے 18 جنوری 1997ء کو سیشن کورٹ لاہور میں عدالت کی دہلیز پر انصاف کی تلاش میں اپنی جان بھی جان آفریں کے سپرد کر دی۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کی وہ ایک نشانی جرنیل مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ تھے۔ وہ بھی ہم سے دشمنوں نے چھین لیا لیکن ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ تیرے لکھے ہوئے الفاظوں کو چومتا رہتا ہوں' اے فاروقیؒ تیری کتابوں کو آنکھوں پہ لگاتا ہوں وہی صورت بار بار آنکھوں میں نظر آتی ہے۔

حضرت علامہ فاروقی شہیدؒ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے' مورخ بھی' مدرس بھی' ادیب بھی' خطیب بھی' مجاہد بھی' صحافی بھی' ایک وسیع النظر عالم دین ہونے کے علاوہ ایک فکر وتدبر کے مالک دینی رہنما بھی' ان کے جس وصف کا چرچا چار سو پھیلا ہوا ہے اور برصغیر پاک وہند میں بنگلہ دیش افغانستان کا اور ایران کے جن علاقوں میں اردو زبان بولی یا سمجھی جاتی ہیں۔ یا ان علاقوں کے اردو دان تارکین وطن دنیا کے جس گوشے میں بھی مقیم ہیں اور وہ دین مذہب سے تھوڑا سا بھی لگاؤ رکھتے ہیں وہ حضرت فاروقی شہیدؒ کو ان کے جس وصف کی وجہ سے جانتے اور پہچانتے ہیں وہ وصف ہے۔ ان کا منفرد خطابت گویا فاروقی شہیدؒ کا طرز بیان ان پہلی شناخت ہے' ابھی سپاہ صحابہؓ قائم نہیں ہوئی تھی کہ ملک بھر میں ان کی خطابت کا غلغلہ تھا۔ سپاہ صحابہؓ کے قیام اور بالخصوص بانی سپاہ صحابہؓ کی شہادت کے بعد ان کی جانشینی کے منصب پر فائز ہونے سے قدرتی طور پر ان کی خطابت میں مزید نکھار پیدا ہوا کیوں کہ اب وہ ایک صاحب عزیمت کی حیثیت سے کار زار عشق میں جلوہ فگن ہوتے تھے۔ چنانچہ اب جب بھی ان کے کسی جلسہ کا اشتہار دیواروں پر لگتا' بوڑھوں' بچوں اور نوجوانوں کا ایک ہجوم بے کراں اُمڈتا چلا آتا تھا۔ شہنشاہ خطابت عظیم قائد حضرت فاروقی شہیدؒ جب بول رہا ہوتا تو چودہ سو برس پہلے دنیا سامنے آجاتی ہے' یثرب اور طائف کی وادی' بدر واحد نظر آتے دجلہ نیل' فرات گویا لمحے پار آتے ہیں' روشن' روشن ماضی کی ہر ایک حکایت مل جاتے تھے۔ پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت قد اور سر کی باتیں' جرنیل وقرآن ورحمت معراج وکوثر کی باتیں' صدیقؓ وفاروقؓ کے قصے عثمان وحیدر کی باتیں اصحاب صفہ کے جلوے محراب ومنبر کی باتیں مکے اور مدینہ کی گلیوں کا عطر مہک اٹھتا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریروں سے سینکڑوں بے کار ذہنوں کو کار آمد بنایا۔ ہزاروں نوجوانوں کو ناموس صحابہؓ کی خاطر جان ومال نچھاور کر دینے کا درس دیا آج فاروقی شہیدؒ کو دنیا سے رخصت ہوئے آٹھ سال کا عرصہ بیت چکا ہے مگر ان کی خطابتی معرکہ آرائیوں کی یادیں اب بھی ہمارے قلوب واذہان میں تازہ ہیں اور ایک دنیا ان کی حق گوئی کی معترف ہے۔

Scanned with CamScanner

دفاع صحابہ کرام منجانب رب العالمین

قسط نمبر

حافظ ارشاد احمد: ظاہر پیر

اصحاب رسول اللہ کا ذکر خیر جس طرح قرآن مجید میں بڑی وضاحت' صراحت اور بین دلائل کے ساتھ مذکور ہے یہ ذکر خیر محتاج تشریح نہیں ارشاد ربانی ہے کہ:

عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار o یوم لایخزی اللہ النبی والذین امنو معہ نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا o

ترجمہ: امید ہے کہ تمہارا رب دور کر دے تم سے تمہارے سیآت (گناہ) اور داخل فرما دے تمہیں عظیم القدر جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس دن جب اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کو جوان کے ساتھ ایمان لے آئے۔ (صحابہ کرامؓ) ذلت آمیز سلوک ہرگز نہ کرے گا نور (نور اسلام) ان کے سامنے اور ان کے دائیں بائیں دوڑتا ہوگا اور وہ صحابہ کرامؓ کہتے ہونگے اے اللہ ہمارے نور کو کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما۔

اس قرآنی فرمان کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرامؓ بھی ایسے ہی معزز محترم ذیشان عالی قدر ہیں کہ قیامت کے روز جب کہ پوری دنیا مصائب سے دوچار ہوگی جیسا کہ کسی صاحب نے قیامت کا نقشہ یوں بیان کیا ہے۔

قیامت کا دن جب برپا ہو گا
نہ اس دن باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہو گا
نہ زوجہ اپنے شوہر کی نہ شوہر بیوی کا ہوگا
ستارے ٹوٹ جائیں گے زمین میں زلزلہ ہو گا

مگر قرآن کا مقدس فرمان ہے کہ ایسی سخت ترین صورت میں بھی صحابہ کرامؓ کی (مکمل جماعت) بڑے سکون وآرام بڑی عزت اور بڑے اکرام واحترام کے ساتھ جنت الفردوس میں داخل کیئے جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں یعنی آپ کی قیادت ورفاقت کے ساتھ ایمان کامل لانے کا یہی مطلب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے اور پھر دولت ایمان واسلام کے ساتھ دولت عظمیٰ دیدار نبوی سے بھی مشرف ہوئے۔ یعنی نبی علیہ السلام کے رفقاء مکرم کو مصاحبت نبی علیہ السلام بھی نصیب ہوئی۔ خواہ صرف ایک لمحہ کے لئے کیوں نہ ہوئی۔ خواہ بچپن میں ہوئی یا عین شباب جوانی میں یا بڑھاپے میں ایسے ہی ان سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق قرآن کریم میں اللہ رب العالمین کا سچا وعدہ ہے کہ ان جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کی بھی قیامت کے روز ذرہ برابر بھی ہرگز اور قطعاً ذلت نہ ہوگی بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہر فرد بہت ہی عزت واحترام واکرام کے ساتھ جنت الفردوس میں داخل ہوگا۔

> **صحابہ کرامؓ پر بداعتمادی اور ان کے متعلق بدگمانی سے ایمان درست نہیں رہتا**

الختصر ہر صحابی بلا استثناء قطعاً اور یقیناً جنتی اور اللہ تعالیٰ کی بارہ گاہ عالیہ میں باعزت احترام واکرام کے لائق ہے کسی ایک صحابی کے جنتی ہونے میں شک وتردد کرنے سے قرآن کی اس آیت مبارک کی تکذیب لازم آتی ہے اور ظاہر ہے کہ کسی ایک آیت کی تکذیب اور انکار کفر اور ارتداد ہے۔

مقام صحابہ میں حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جس مقدس جماعت کا نام ہے وہ امت کے عام افراد ورجال کی طرح نہیں بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان ایک مقدس واسطہ ہونے کی وجہ سے ایک خاص مقام اور عام امت سے امتیاز رکھتے ہیں۔ یہ امتیاز یہ مقام انہیں قرآن وسنت کی نصوص وتصریحات کا عطا کیا ہوا ہے اور اس لئے اس پر امت کا اجماع ہے اس کو تاریخ کی صحیح وسقیم روایات کے انبار میں گم نہیں کیا جا سکتا۔ علماء کی اکثریت اسی امر پر متفق ہے کہ اگر کوئی روایت ذخیرہ حدیث میں بھی ان کے اس مقام اور شان کو مجروح کرتی ہو تو وہ قرآن وسنت کے نصوص صریحہ اور اجماع امت کے مقابلہ میں متروک ہوگی۔

(بحوالہ مقام صحابہ ص:38)

قرآن مجید میں:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس o

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کو (نفع اور اصلاح) امر بالمعروف نہی عن المنکر کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

ایسی متعدد آیات قرآنیہ کے اصل مخاطب اور پہلے مصداق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایسی آیات کا مصداق ہونا بہ اتفاق مفسرین ومحدثین ثابت ہے صحابہ کرامؓ کا حضرت نبی علیہ السلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل واعلیٰ اور اعدل وثقہ ہونا واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ ابن عبدالبر نے مقدمۃ الاستیعاب اور علامہ سفارینی نے شرح عقیدۃ الدرت المضیہ میں اسے جمہور امت کا مسلک قرار دیا ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خاتم النبیین کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب سے افضل وبرتر ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بے اعتمادی اور ان کے متعلق بدگمانی کے بعد ایمان درست نہیں رہتا کیوں کہ قرآن وحدیث صحابہ کرامؓ ہی کے ذریعہ منقول ہے اور وہی سب سے پہلے قرآن وحدیث کو محفوظ کرنے والے اور ناقل ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بداعتمادی کے بعد قرآن وحدیث پر ایمان کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ اور ظاہر ہے کہ جس شخص یا گروہ کا قرآن واحادیث پر بھی ایمان نہ ہو اسے مومن اور مسلمان کیسے مانا جا سکتا ہے؟ اور جب ایسا گروہ مومن اور مسلمان نہیں تو پھر شیعہ مسلک کیا ہوا؟ راقم بندہ عفا اللہ عنہ کے خیال

اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والے مسلمانوں کے سچے دوست تین بتائے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ (۲) محمد رسول اللہ (۳) اصحابِ رسولؐ

شیعہ کی قتل وغارت گری سے مسلمان بھی اس قدر تنگ ہیں کہ ایک مسلمان بزرگ کے قتل کا بدلہ خود حضرت علیؓ نے لیا ہے

میں اگر قرآن کریم کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے اور خوب غور وفکر کیا جائے تو کم از کم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تیسرے حصہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خود منصفانہ دفاع فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بشری لغزشات کی اچھا لنے کی بجائے عفو وکرم کا بار بار اعلان فرمایا ہے۔ اعلان عفو کے بعد اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کوئی گناہ باقی نہیں رہا حق تعالیٰ کلیتاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعی کی تقصیرات معاف فرما چکا ہے اب کسی کو طعن وملامت کی اجازت نہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عیب جوئی کرے گا وہ منکر قرآن تصور کیا جائے گا۔

ہر عیب کہ سلطان بہ پسند ہزا است

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں اعلان فرمایا ہے۔

"رضی اللہ عنہم ورضو عنہ ذلک لمن خشی ربہ○

اللہ صحابہ کرامؓ سے راضی اور وہ ان (اللہ تعالیٰ) سے راضی یہ مقام ملتا ہے اس کو جو ڈرتا اپنے اللہ سے"

یہ رتبہ بلند ملا جس کو ملا

ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں؟

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلیہ جھنم وساءت مصیرا○

ترجمہ: "اور جو سچی واضح بات کی حقیقت کھل جانے کے بعد بھی نبی علیہ السلام کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کا (صحابہ کرامؓ) کا راستہ چھوڑ کر ان سے اپنی الگ راہ بنائے تو ہم بھی بطور سزا اس کا رخ اسی طرف موڑ نے دیتے ہیں جو وہ اختیار کرتا ہے اور ہم ایسے (دشمنان صحابہ) کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے"۔

آیت مبارکہ سے واضح ہو رہا ہے کہ تعلیم اسلام کی مکمل حقیقت واضح ہونے کے بعد بھی دین اسلام کی مخالفت کرنا اور اپنی غلط بات پر ڈٹ جانا گناہ کبیرہ اور لاریب جہنم کا راستہ ہے اس آیت سے یہ بھی واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع اطاعت اور انہیں اپنا مقتدیٰ سمجھنا بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین......

"فبایھم اقتدیتم اھتدیتم"

کے حامل ہیں وہ معیار حق ہیں جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حق ماننے کی مخالفت کریں اور ان کا راستہ چھوڑ دیں یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مذمت کریں ایسے لوگ گمراہ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اسلئے کہ آیت مذکورہ میں المؤمنین سے مراد قطعاً یقیناً صحابہ کرامؓ ہی مراد ہیں پوری امت محمدیہ میں سب سے پہلے ایمان لانے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی ہیں۔

علاوہ ازیں آیت کے وقت شان نزول کے لحاظ سے بھی صحابہ ہی موجود اور المؤمنین کے مصداق تھے۔ بعد کو آنے والے یا پھر اسی زمانہ کے غیر صحابی مؤمنین تبرکاً مراد ہیں۔ یعنی جو لوگ بعد کو ان مومنین یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متبع ہونگے وہ بھی اس آیت کے مصداق ہونگے ناپسند کرنا گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو ناپسند کرنے کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے کہ اجماع شرعی دلیل ہے اور یہ دلیل بھی قطعی اور یقینی ہے اجماع امت اور منکر جہنمی ہے۔ اجماع کا مطلب پوری دینا کے سب علماء کرام مجتہدین اہل سنت کا کسی مسئلہ شرعی پر اتفاق کر لینا بکثرت علماء کا کسی بات کو واضح لکھنا یا بیان کرنا قرآن واحادیث اور فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں بین دلائل کی وضاحت کرنا دینا اور سب کا اجتماع ہو جانا اجماع امت ہے جس طرح ہمارے اس دور میں فقیہ العصر حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن واحادیث کی وضاحت سے شیعہ کے کفر کا متفقہ فتویٰ مرتب کر کے محقق علمائے اسلام کے دستخطوں سے یہ وضاحت کر دی ہے کہ شیعہ مسلک متفقہ طور پر کفر وضلالت ہے یہی حقیقت اجماع امت ہے اس فتویٰ کا جمیع شرعی دلائل کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اعلان عفو کے بعد صحابہ کرامؓ کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہا ہے

مزید وضاحت کے لئے سورۃ المائدہ کی یہ آیت ملاحظہ فرمائے۔

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنو فان حزب اللہ ھم الغافلون○

اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم اور ایمان والوں سے یعنی (صحابہ کرام) سے دوستی رکھے تو وہ مطمئن ہو جائے کہ یہ اللہ کا گروہ (جماعت) بے شک غالب ہے۔

اس آیت کا مقصد بھی واضح ہے کہ اے صحابہ کرامؓ قرآن مجید کے مخاطب اول مومنین کاملین تم ہی دین حق پر ہو باطل یعنی دشمنان اسلام قطعاً تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔ غور فرمائے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دوست کون ہیں اور دشمن کون ہے؟ بلکہ تمہارے سچے دوست (اے بعد میں آنے والو) صرف تین ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ (۲) اللہ تعالیٰ کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۳) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اس آیت کریمہ میں پوری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی جماعت کی مدح اور ستائش مذکور ہے کیوں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی "الذین امنو" ایمان والے لوگ کے مصداق ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی ایسے کامل مومن تھے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد وپیش اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سب سے پہلے ایمان لانے والے تھے گویا پوری جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس کے ایک ایک فرد کو اللہ تعالیٰ نے اوصاف حمیدہ جیسے مذکور سے متصف ہونے کی یہ اعلیٰ سند قرآن کریم میں متعدد مقامات پر عنایت فرمائی ہے۔

قارئین مکرم! قرآن مجید کے اس انداز خطاب کو اس مثال سے سمجھئے کہ جیسے کسی مدرسہ کا استاد "صدر مدرس" بہت طلباء کو اکٹھا کر کے ہدایت کرے کہ تم لوگوں کو صرف طالب علموں سے ہی دوستی رکھنی چاہیے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تم چونکہ طالب علم ہو اس لئے طالب علموں سے ہی تم دوستی رکھو بعینہ اس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقبول اور صالح بندوں ہی سے دوستی رکھو۔ صالح مسلمان تمہارے دوست ہیں اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ گویا سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں ولی اور دوست تھے۔ جو مؤرخ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو باہم ایک دوسرے کا دشمن قرار دیکر قرآن مجید کا اس وضاحت کا انکار کرتا ہے۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کا

سیدنا علی المرتضیٰؓ نے آٹھ نکاح فرمائے جن سے اٹھارہ بیٹے اور تیرہ بیٹیاں تھیں اور بیٹوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان بھی ہیں

دشمن ہے اور یہ بھی اسی آیت سے واضح ہے کہ صحابہ کرام اپنے بعد آنے والے مسلمانوں کی ولی اور دوست ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنا دوست سمجھنے کی بجائے اپنا دشمن سمجھے وہ قرآن کی اس آیت مبارک کی رو سے کافر ہے کیوں کہ از روئے قرآن مجید یہ دالت ہر صحابی کی کو استثناء حاصل ہے جس کا انکار' قرآن کریم کا انکار ہے۔

صحابہ کرامؓ کے تابع ہو۔ نہ کے لحاظ سے اس آیت میں خطاب پوری امت محمدیہ کو ہے یعنی قیامت تک آنے والے سب مسلمانوں کے لئے اور سب کو یہی حکم ہے کہ دیندار مسلمانوں کو ولی یعنی اپنا دوست بنائیں۔ گویا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا ولی اور دوست ہے اس طرح سب کے سب مسلمان باہم ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

قارئین محترم! اس آیت سے بغور وفکر یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ منصب ولایت عام ہے اسے خاص کرنا ذوق قرآن کریم کے خلاف ہے اسے صرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مخصوص سمجھنا اور جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا ولی جمیع امت کے لئے سمجھنا اس آیت کے بالکل خلاف ہے۔ بلکہ معاذ اللہ اس آیت کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولی اور مولی کے الفاظ بطور لقب استعمال کرنے سے ولایت کو ان کے ساتھ خاص سمجھنے کا اظہار ہے جو کہ اس نص قطعی کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ لقب امتیاز اور خصوصیت ہی ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور مولی کو صرف اور صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص سمجھنا اور بقیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ولایت سے نکال دینا بالکل غلط اور قرآن مجید کے فرمان کی نفی ہے۔ یہ جملہ اس آیت کے عموم کی نفی کرتا ہے یعنی آیت تو ولی سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کہہ رہی ہے۔ اس لئے اس آیت میں یہ جملہ صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خاص کرنا اس آیت کی مخالفت اور تکذیب ہے۔

(العیاذ باللہ)

اکثر نام نہاد مولوی صاحبان بھی یہ موضوع (شیعوں کی گھڑی ہوئی) حدیث پیش کرتے ہیں:

''من کنت مولاہ فعلی المولی''

اس موضوع حدیث کا کہیں ثبوت نہیں ملتا۔ اہل اسلام میں سے بہت سے اکابر علماء نے جیسے امام بخاریؒ، امام ابی داؤدؒ، ابن حزمؒ وغیرہ غدیر خم کے واقعات کی تفصیل مثلاً حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہنا کہ جس کا میں مولا ہوں علی بھی اسی کے مولا ہیں کی صحت میں کلام کیا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم وغیرہ میں یہ تفصیلات قطعاً مذکور نہیں ہیں بلکہ وہاں یہ تفصیلات مفقود ہیں یہ روایت صحت کے معیار پر نہیں اتر سکتی اس لئے یہ روایت ''ولایت'' عند العلماء محققین اس کی عدم صحت کی طرف ہیں اس کے علاوہ اور بھی ساری روایات سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق شیعوں سے گھڑی ہوئی ہیں۔ جو مسلمان واعظین بھی دھڑلے کی چوٹ سے بیان کرتے آ رہے ہیں مثلاً

''انا علیا مظہر العجائب تجدہ ععرنا لک فی النوایب''

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارو جو مظہر عجائب ہیں تم مصائب میں ان کو اپنا مددگار پاؤ گے۔ یہ بھی حدیث نہ ہے یہ کسی شیعہ کا ایک مقولہ ہے۔ شیعوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ایک اور موضوع حدیث بھی بہت مشہور کی ہوئی ہے کہ:

''من فضل بینی وبین الی بعلی لم ینل شفاعتی''

منصب ولایت عام صفت ہے اسے کسی شخصیت کے ساتھ خاص کرنا ذوق قرآن کے خلاف ہے

جس شخص نے مجھ میں اور میری اولاد میں علیؓ کا فاصلہ قائم کیا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

یہ روایت کسی کذاب واعظ نے وضع کر کے پھیلائی ہوئی ہے قطعاً یہ حدیث رسول نہیں ہے اور حدیث مشہور کر رکھی ہے۔

''اقضا کم علی علی اور سید العرب علی''

یہ دونوں رواتیں بھی موضوع ہیں۔ کسی اسلام دشمن نے یہ وضع کی ہیں یا سبائیوں میں سے کسی نے یہ سیاسی نعرہ ایجاد کیا ہے اس قسم کی متعدد روایات مسلم واعظین بھی بیان کرتے ہیں چونکہ یہ موضوع زیر بحث آ گیا ہے تو اس مناسبت سے ریکارڈ کو درست رکھنے کے لئے غور فرمائیے۔ روایات احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد تابعین سے اب تک علماء حدیث شہادت اور گواہی کے مسلمہ اصول پر جانچتے اور پرکھتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وفات نبی علیہ السلام کے بعد سے تقریباً تین سو سال تک علم کے لفظ سے حدیث ہی کو تعبیر کیا جاتا تھا۔ لوگ دن رات اسی جانچ پڑتال میں لگے رہتے تھے۔

بہت دور دراز کا سفر کرتے تھے ہر ایک سے پوچھتے پھرتے تھے تاکہ اصول روایت و درایت پر ان شہادتوں کی تقویم کر کے انہیں قبول یا رد کر دیا جائے۔ راوی یعنی اس سلسلہ کے شاہدین میں سے ایک ایک کے عقائد' اعمال' عادات' حالات' اور شخصی احوال واذکار کا اتنا بڑا ذخیرہ اسی مقصد کے لئے ان حضرات نے جمع کر لیا ہے کہ دنیا میں کہیں اور کسی زبان وادب میں اس کی اا ریب مثال نہیں ملتی۔ الحمد للہ آج ہمارے پاس تقریباً بتیس ہزار راویوں کے احوال کوائف مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ اسی تحقیق وتدوین اور بے نظیر جدوجہد سے علم الجرح والتعدیل' علم فقہ الحدیث او رعلم اسمای ء الرجال پیدا ہوئے ان علوم میں جمع کیا ہوا بہت سارا سرمایہ علوم مطبوعات اور محفوظات کیصورت میں آج ہمارے سامنے موجود ہے اگر ہمارے اسلاف یہ عظیم الشان علمی کارنامے انجام نہ کر سکتے تو شیعوں کے یہ کذبات پوری امت محمدیہ کو ہلا کر رکھ دیتے۔ آپ یہ معلوم کر کے حیران ہونگے کہ بعض شیعوں نے اپنا نام ابو معاویہ رکھ کر اہل اسلام کو خوب دھوکہ دیا' ذہبی نے میزان الاعتدال جلد سوم میں ابو معاویہ کے حق میں یہ لکھا ہے کہ:

''وقد اشتھر عنہ الغلو غلو التتیع''

یعنی وہ ابو معاویہ غالی شیعہ تھا اور ان کا غلو فی التشیع مشہور تھا۔

آیت مذکورہ کا مقصد آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ جمیع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم ایک دوسرے کے ولی اور دوست ان کی باہم عداوت اور ایک دوسرے سے کوئی دشمنی نہ تھی اور اب آنے والے مومنین مسلمانوں کے لئے بھی جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ولی اور مولا ہیں۔ کسی ایک صحابی کا تخصیص کرنا قرآن وحدیث کے منافی ہے۔ اس آیت سے محکم اور محقق علماء نے یہ استنباط فرمایا ہے کہ مسلم ممالک کا سربراہ مملکت مسلمان ہی ہونا چاہئے نہ کہ شیعہ اور اقتدار حکومت مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں رہنا چاہئے۔ نیز یہ کہ مسلمانوں پر اسی حکومت اور سربراہ حکومت کی اطاعت واجب ہے۔ جب وہ کامل مکمل طور پر مسلمان ہو۔ شیعہ' مرزائی' مہدوی' ذکری یا کوئی بد عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو اور ملک کا قانون آئین بھی قرآن

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے تیسرے حصے میں صحابہ کرامؓ کا خود منصفانہ دفاع فرماتے ہوئے ان کی بشری نفشات کو اچھالنے کی بجائے عفو و کرم کا بار بار اعلان فرمایا

وحدیث کے منافی ہو کسی باطل مذہب کے پیروکار کو سربراہ مملکت بنانا یا حکومت میں کسی شیعہ یا مرزائی وغیرہ کو اہم عہدے و مناقب دیکر عوام پر ان کو غالب کر دینا قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کی رو سے حرام اور سخت گناہ ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد ایسے سربراہ مملکت کی اطاعت بھی ضروری نہیں بلکہ استطاعت ہو تو اسے معزول کرنا واجب اور ضروری ہے۔ ہاں اگر مجبوری ہے اور ایسے لوگوں کو ہٹانے کی قدرت ہی نہیں تو پھر معذور سمجھے جائیں گے ورنہ سب گناہگار ہونگے۔ اس آیت پر مجلس عمل والوں کو بھی ضرور توجہ دینی چاہئے جنہوں نے بزعم خویش اسلام' اسلام کی رٹ تو ووٹ کے حصول کے لئے لگا رکھی ہے مگر شیعوں کو مجلس عمل والوں نے اپنا مقتدر اور قائد و رہبر بنا کر قرآن وحدیث سے بغاوت کا اعلان کر رکھا ہے۔ مجلس عمل سے الگ علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ مجلس والوں کو اس طرف ضرور توجہ دلائیں۔

''ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ''

''یعنی جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو طلب کرے تو ہرگز قبول نہ کی جائے گا''

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور صرف اور صرف دین اسلام (قرآن وحدیث) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کا نام ہے ان دونوں یعنی قرآن وحدیث کا عملی نمونہ اور قرآن وحدیث کے سب سے پہلے ناقل اور مخاطب اول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ صحابہ کرام کی پیروی سے ہی قرآن وحدیث کی صحیح پیروی ہو سکتی ہے۔ بغیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پیروی اور اتباع کے کتاب وسنت کی پیروی ناممکن ہے۔ گویا اسلام ایسے دین کا نام ہے جس دین پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عامل رہے ہیں اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی کے ذریعہ سے ہی ہم تک پہنچا ہے۔

قارئین مکرم! اس آیت سے یہ نتیجہ واضح طور پر سامنے آیا ہے کہ جو شخص اسلام کا مدعی تو ہے مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پیروی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معیار حق بھی نہیں سمجھتا ایسے شخص کا مسلمان ہونے کا دعویٰ قطعاً جھوٹا ہے وہ کسی صورت بھی مسلمان کہلوانے کا حق نہیں رکھتا۔ ایسے شخص کے لئے یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اسلام کو استعمال کر رہا ہے۔ یعنی دھوکہ دے رہا ہے اور اسلام کا بظاہر نام لے کر کسی دوسرے مذہب کو اختیار کر لینا ارتداد کہلاتا ہے۔ العیاذ باللہ اسلامی حکومت ہو تو مرتد کی سزا قتل ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا:

''من بدل دینہ فقتلوہ''

اور آخرت میں اس کے لئے ادخلوا فی النار دائمی عذاب جہنم ہے یہ نقصان عظیم جسے اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ یاد رکھئے کہ دین سے مراد اہل سنت والجماعت کا ہی دین ہے اس لئے کہ قرآن وحدیث حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کے طریقہ پر مبنی ہے جو مسلمان دین حق کو چھوڑ کر شیعہ' مرزائی' ذکری' سیکولر' یا برل وغیرہ ہو جائے تو...... لاریب...... اس کو ہر حال میں مرتد سمجھا جائے گا۔ کیوں کہ ان گروہوں نے قرآن مجید کی تحریف کا عقیدہ تیار کر کے نیا دین دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ان کے ہاں یہ اسلام صرف نام ہے۔ جس کی نشاندہی بھی خود شارع علیہ السلام نے فرمادی تھی کہ آنے والے زمانہ میں اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہے گا۔ خصوصاً شیعوں نے ساڑھے تیرہ سو سال سے قرآن مجید میں تحریف کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ احادیث کا ایک ذخیرہ خود ساختہ تیار کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے عوام کو بدظن کرنے کی سعی مذموم میں کوئی کسر نہیں چھوڑی رہی بچاری تاریخ تو اس کو ایسے برے طریقہ سے مسخ کر ڈالا کہ تا قیام قیامت سنی مؤرخین نے بھی مکھی پر مکھی مار کر ''خلافت سے ملوکیت تک'' جیسی گمراہ کن کتابیں لکھ کر عوام کے صحیح عقائد کو متزلزل کر کے رکھ دیا ہے آج کے ظلمت کدہ ماحول میں اگر سپاہ صحابہ کے مخلص قائدین میدان عمل میں نہ کود پڑتے تو تاریخ کی رٹ لگا کر عوام کو حقیقی اسلام سے جو قرآن وسنت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی جان کی قربانیاں دیکر پہنچایا تھا اس اسلام کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ سپاہ صحابہ کے قائدین کی قربانیاں رنگ لائیں اور آج کے اندھیرے میں اسلام کا نور چمکتا ہوا نظر آرہا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک...... چونکہ شیعہ اعتقاد قرآن دانی کے منکر چلے آرہے ہیں اور انہوں نے قرآن کریم سے

پوری دنیا کے علماء کرام کی اکثریت کا کسی مسئلہ پر اجماع کر لینا اجماع امت ہے

متعلق یہ ڈرامہ رچایا ہوا ہے کہ اصل قرآن امام الغائب کے پاس ہے اور وہ ڈر کر نا معلوم پہاڑوں میں چھپے بیٹھے ہیں اور قیامت قائم ہونے سے تھوڑی دیر پہلے تشریف لائیں گے۔ یعنی اس وقت دنیا میں قرآن کا وجود ہی نہیں ہے یعنی ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری'' مگر عوام دھوکہ دینے کے لئے دبے لفظوں میں اقرار بھی کر لیتے ہیں اور یوں بھی کہہ دیتے ہیں کہ فلاں فلاں مقامات کا مفہوم اس طرح نہیں جیسے سنی مانتے ہیں بلکہ العیاذ باللہ تحریف کر کے کہتے ہیں۔ اس طرح ہے۔

حاشیہ شیخ الاسلام:۔

ان آیتوں میں اہل کتاب کی چالاکیاں اور خباثتیں ذکر کی جارہی ہیں ان میں سے یہ بھی کہ اپنے کچھ آدمی صبح کے وقت بظاہر مسلمان بن جائیں اور مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھیں اور شام کو یہ کہہ کر ہم کو اپنے بڑے بڑے علماء سے تحقیق کرنے پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ وہ نبی نہیں جن کی بشارت دی گئی تھی اور تجربہ سے ان کے حالات بھی اہل حق کی طرح ثابت نہ ہوئے اسلام سے پھر جایا کریں نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سے ضعیف الایمان ہماری یہ حرکت دیکھ کر اسلام سے پھر جائیں گے اور سمجھ لیں گے کہ مذہب اسلام میں ضرور کوئی عیب نقص دیکھا ہوگا' جو یہ لوگ داخل ہونے کے بعد اس سے نکلے ہیں۔

بعینہ اس طرح شیعہ پالیسی وضع کی گئی ہے جس کا تذکرہ مجاہد اعظم حضرت محمد اعظم طارق شہید نور اللہ مرقدہ اپنی تصانیف لاجواب ٹوٹ گئی زنجیر میں بڑی عمدہ وضاحت اور چشم دید واقعات سے یوں فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چوہنگ سنٹر میں حضرت شہید ناموس صحابہ مولانا اعظم طارق علیہ الرحمۃ نے افسران کو بتایا کہ شیعہ قرآن کریم کے محرف ماننے کے ہونے مجرم ہیں جب ان افسران نے اسے ماننے سے انکار کیا تو نام نہاد سپاہ محمد کا بانی غلام رضا علی نقوی جو کہ چوہنگ سنٹر میں مقید تھا۔ اسے ایک مقام نہیں کئی مقامات حضرت شہید ناموس صحابہ رحمۃ اللہ نے ان کو دکھائے اور قرآن خوانی کا یہ حال کہ جب غلام رضا نقوی علیہ ماعلیہ کو قرآن پڑھنے پر شیعہ افسران نے مجبور کیا تو سورت ملک جو چھوٹے بچوں کو بھی آسانی کے ساتھ حفظ یاد ہوتی ہے اسے بھی یہ غلط تلاوت کرنے لگا تو قرآن کریم سے شیعوں کی اس بے رغبتی کو ملاحظہ کر کے چوہنگ کے تین عدد شیعہ افسر شیعہ مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو گئے۔

(تلخیص ٹوٹ گئی زنجیر) باقی صفحہ 31 نمبر دیکھیں

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور نزول قرآن

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دربار خداوندی سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے طلب کیا اور سیدنا فاروقؓ اعظم کو خاتم النبیین نے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیل اللہ کے محبوب ٹھہرے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا کے۔

جدانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام جن کی دعا منظور ہوئی لیکن اجابت دعا کے ثمرات دیکھنے نصیب نہ ہوئے' لیکن حبیب اللہ کو اپنا مطلوب اپنی زندگی میں مل گیا' اور ایسا ملا کہ آج تک جدا نہیں کیا جاسکا۔

ایک لاکھ کئی ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے جو بھی دائرہ اسلام میں آئے بن بلائے آئے لیکن عمر خطابؓ آئے نہیں لائے گئے ہیں۔ خود عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کے لئے نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے تھے میں خاموشی سے تلاوت قرآن سن رہا تھا اور قرآن اور اسلوب سے حیرت میں پڑ گیا میں نے دل میں کہا: خدا کی قسم یہ شاعر ہے جیسا کہ قریشی لوگ کہتے ہیں۔ ابھی یہ خیال دل میں آیا ہی تھا کہ آپ نے یہ تلاوت کی:

ترجمہ: بے شک یہ کلام باعزت قاصد کا کلام ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔ تم بہت کم لوگ ایمان لائے ہو۔ (الحاقہ ۴۲،۴۱ پارہ ۲۹)

پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ تو کاہن نجومی ہے جو میرے دل کی بات کو جان گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت کے دوران اسی وقت یہ آیت پڑھی۔

یہ کاہن کا کلام نہیں' تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو یہ تو رب العالمین کی طرف سے ہے۔ (الحاقہ 41'42)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت آخر تک پڑھی۔ پس یہ سن کر اسلام میرے دل میں گھر کر گیا اور سکوت شب کے تاثر انگیز لمحوں میں اللہ کا کلام زبان نبوت سے نکل کر میرے دل میں اترتا گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پوچھا عمرؓ کیا بات ہے؟ عرض کیا اسلام قبول کرنے کے لئے آیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھایا اور نبوت والا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا اور دعا کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن مجید اور احادیث میں تقریباً بائیس مقامات ایسے آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض اوقات جو بات مراد رسول فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرش پر کہتے تھے وہی بات عرش اعلیٰ سے قرآن بن کر نازل کر دی جاتی تھی جو فیصلہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرش پر...... وہی فیصلہ خدا کا عرش پر۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد تمام غزوات میں شرکت کرتے ہوئے کفار کے خلاف شجاعت و بہادری کے خوب جوہر دکھائے

پردہ کا حکم اور تائید آسمانی:

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: نبی کریم کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو' یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ (سورۃ الاحزاب 53)

بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کے نزول سے پہلے متعدد بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر چکے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں بھلے اور برے سب ہی قسم کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپؐ اپنی ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازواج رسولؐ سے کہا کہ اگر آپ کے حق میں میری بات مانی جائے تو کبھی نگاہیں آپ کو نہ دیکھیں۔ آخر کار یہ حکم آ گیا کہ محرم مردوں کے سوا کوئی مرد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نہ آئے اور جس کو بھی کوئی کام ہو وہ پردے کے پیچھے سے بات کرے۔

مسئلہ استیذان:

سیدنا عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ وہ غلام بغیر اجازت لینے کے ویسے ہی سیدھا سیدنا عمر فاروق کے مکان میں چلا گیا جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں استراحت فرما رہے تھے۔ غلام کے اچانک آنے سے آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکان میں داخل ہونے کا شریعت میں حکم ہوتا۔ بس اسی خیال پر اللہ تعالیٰ نے استیذان کی آیات آقا دوجہاںؐ پر نازل فرما دیں۔

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اجازت لے کر آئیں تم سے جو تمہارے ہاتھ کے مال غلام ہیں اور جو کہ پہنچے تم نے عقل کی حد کو تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب اتار رکھتے ہو اپنے کپڑے دوپہر میں اور عشاء کی نماز کے پیچھے یہ تین وقت بدن کھلنے میں تمہارے'' (سورۃ النور 57)

یہودی اور منافق کا جھگڑا:

علامہ شبیر احمد عثمانی ''حمائل شریف'' میں رقم طراز ہیں۔ یہود فیصل خصوصیات میں رعایت ورشوت کے عادی تھے۔ اس لئے جو لوگ جھوٹے اور منافق اور خائن

جنگ بدر میں گرفتار ہونے والے کفار کے حوالے سے آپؓ کی رائے کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا

ہوتے وہ اپنا معاملہ یہودیوں کے عالم کے پاس لے جانا پسند فرماتے کہ وہ خاطر کریں گے اور آپ کے پاس ایسے لوگ اپنا معاملہ لانا پسند نہ کرتے کہ آپ حق کی رعایت کریں اور کسی کی اصلاً رعایت نہ کریں گے۔ سو مدینے میں ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر میں مسلمان تھا۔ کسی امر میں دونوں جھگڑ پڑے۔ یہودی جو سچا تھا اس نے کہا کہ چل محمد بن عبداللہ کے پاس اور منافق جو جھوٹا تھا اس نے کہا چل کعب بن اشرف کے پاس جو یہودیوں میں عالم اور سردار تھا۔ آخر دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے یہودی کا حق ثابت کیا۔ منافق جو باہر نکلا تو کہنے لگا اچھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلو جو فیصلہ کر دیں وہی منظور ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا۔ غالباً یہ سمجھا ہوگا میں مدعی اسلام ہوں اس لئے یہودی کے مقابلے میں میری رعائت کریں گے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے حکم سے مدینہ منورہ میں جھگڑے کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

چنانچہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جھگڑا سنا اور یہودی کے بیان سے ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ قضیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں یہودی کو سچا اور غالب کر چکے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس منافق کو قتل کر دیا اور فرمایا

''جو کوئی ایسے قاضی کا فیصلہ نہ مانے اس کا فیصلہ یہی ہے''

منافق کے وارث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قتل کا دعویٰ کیا اور قسمیں کھانے لگے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تو وہ صرف اس لئے گئے کہ وہ باہم صلح کرا دیں۔ یہ

حضرت عمرؓ نے آنحضورؐ سے منافق کی نماز جناہ نہ پڑھنے کی درخواست کی

وجہ نہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے انکار تھا اس پر سورۃ النساء کی یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ترجمہ: سو قسم ہے کہ تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔ (النساء 64)

ان آیات میں اصل حقیقت ظاہر فرما دی گئی تھی اور آنحضورؐ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ''فاروق'' فرمایا۔

غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارہ میں:

جب حق و باطل کی پہلی جنگ بدر کے مقام پر لڑی گئی اس میں ستر کافر جہنم رسید ہوئے اور ستر ہی قیدی بنا لئے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ان کے متعلق مشورہ لیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''میری رائے یہ ہے کہ اپنی قوم اور قبیلہ کے لوگ ہیں۔ لہٰذا ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے''۔

سیدنا عمر بن خطابؓ نے فرمایا میرا مشورہ تو یہ ہے کہ ''میرے رشتے دار میرے حوالے کر دیں تا کہ اپنے ہاتھ سے خود ان کو قتل کروں۔ جس کا جو رشتہ دار ہے اس

حضرت عمرؓ نے بلا اجازت گھر میں داخل ہونے کو ناپسند کیا تو قرآنی حکم نازل ہو گیا

کے حوالے کر دیا جائے۔ عقیل کو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حوالے کیا جائے عباس کو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیا جائے۔ یہ لوگ ان کی گردنیں اڑا دیں''۔

کیوں کہ یہ لوگ کفر کے سردار ہیں لیکن سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو پسند کیا اور فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام سورہ انفال کی یہ آیتیں لے کر نازل ہوئے۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چاہئے کہ اپنے ہاں رکھے قیدیوں کو جب تک خوب خونریزی نہ کر لے ملک میں تم چاہتے ہو اسباب دنیا کا اور اللہ کے ہاں چاہئے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا۔

(سورۃ الانفال آیت نمبر 66)

''سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو اللہ نے پسند کیا''

مقام ابراہیم پر دو نفل:

ایک دن عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل چاہتا ہے کہ جب بیت اللہ کا طواف مکمل کروں تو مقام ابراہیم پر دو نفل پڑھا کروں اور اس جگہ کو مصلیٰ (جائے نماز) بناؤں۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مشورہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن جبرائیل علیہ السلام نازل فرما دیا۔

ترجمہ: اور بناؤ ابراہیم کے کھڑے ہونے جگہ کی نماز کی جگہ۔ (سورہ البقرہ 124)

قیامت تک حاجی وہاں نفل پڑھتے رہیں گے۔

اور حاجیوں کے علاوہ ثواب فاروقؓ اعظم کو بھی ملتا رہے گا۔ اس دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو حکم دے دیا' جب بھی کعبۃ اللہ کا طواف کرو' تو مقام ابراہیم کے پاس نفل ادا کرو۔

واقعہ افک امی عائشہ صدیقہؓ:

واقعہ افک یعنی سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ مقدسہ عابدہ پر تہمت کا واقعہ جو پانچ ہجری غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر پیش آیا جو تفصیل کے ساتھ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ میری زوجہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے بیک زبان ہو کر کہا کہ وہ پاک دامن ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا عائشہؓ سے نکاح آپ کا کس نے کیا ہے؟ میں نے یا صدیقؓ یا کسی اور نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کسی نے نہیں کرایا۔ صرف اللہ نے کیا ہے۔ پھر فاروق اعظمؓ نے عرض کیا:

کہ پھر اللہ ایسا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاک ہو اور بیوی ناپاک ہو۔

''سبحانک هذا بهتان عظیم''

بس یہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے انہی الفاظ کو اللہ نے قرآنی آیت بنا کر بذریعہ وحی نازل کر دیا۔

عبداللہ ابن سلول کا جنازہ:

جب منافقین کے سردار عبداللہ ابن ابی کی موت واقع ہوئی تو رسول رحمتؐ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول رحمت کا دامن پکڑ کر عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس منافق کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا:

عمرؓ ہٹ جاؤ منافقوں کے لئے استغفار کرنے کی اللہ نے ممانعت نہیں فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید میں یہ قرآنی آیت نازل فرمائی۔

(1) ترجمہ: اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے اور کبھی نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے۔

Scanned with CamScanner

آپ جوئے اور شراب کو سخت ناپسند فرماتے بعد ازاں دونوں کی حرام قرار دے دیا گیا

...ے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مر گئے نافرمان۔

(سورۃ التوبہ 83"10)

(2) ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر (70) بار بھی بخشش مانگیں تو بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ یہ اس لئے کہ وہ منکر ہوئے۔ اللہ سے ان کے رسول سے اور اللہ راستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔

(سورۃ التوبہ 79)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی تفسیر عثمانی میں یوں رقم طراز ہیں۔ اس آیت کے بعد منافقین کا جنازہ پڑھنا قطعاً ممنوع ہو گیا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ احتیاطاً ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ جس کی نماز جنازہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک نہ ہوں کیونکہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے منافقین کا نام بنام علم کرا دیا تھا ان لئے ان کا لقب صاحب سر رسول اللہ ہوا۔

شراب کا حرام ہونا:

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراب سے سخت نفرت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر وقت بڑی خواہش ہوتی کہ اللہ شراب کو حرام قرار دے دے۔ کیونکہ اس سے مال اور عقل کا ضیاع ہوتا ہے اور مختلف قسم کے امراض جسمانی اور روحانی پیدا ہوتے ہیں۔ شراب کی مذکورہ تینوں آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بار بار رائے دینے پر نازل ہوئیں۔

(1) ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تجھ سے جوئے اور شراب کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے اس میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی مگر نفع کی نسبت نقصان زیادہ ہے۔ (سورۃ البقرہ 219)

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کو سن کر عرض کیا:

"اللھم بین لنا بیانا شافیا یا اللہ"

ترجمہ: اے اللہ! شراب کے بارے میں کوئی واضح حکم نازل فرما جو شافی اور مکمل ہو۔ چنانچہ وحی الٰہی سے جبرائیل یہ حکم لے کر رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ (سورۃ النساء پارہ 5، ع 6)

اس آیت میں بھی تحریم خمر کا مکمل حرمت کا ذکر نہیں، سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کو سن کر پھر اللہ سے دعا کرتے تھے۔

اے اللہ! حرمت خمر کے بارے میں شافی اور مکمل حکم نازل فرما، تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا عمرؓ کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔

ترجمہ: اے ایمان والوں! یہ شراب اور جواء اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں، شیطان کے سوا ان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔ (سورہ المائدہ 90)

مدینہ سے بدر کی طرف نکلنا:

ابوسفیان کی معیت میں جو قافلہ مکہ کی طرف آ رہا تھا جب اس کو لوٹنے کی خبر اہل مکہ کے پاس پہنچی تو وہ ایک لشکر لے کر مقابلے پر آئے۔ اگرچہ ابوسفیان کا لشکر بخیریت مکہ پہنچ گیا۔ لشکر کفار نے ابوجہل سے کہا کہ اب واپس چلتے ہیں مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔ دوسری طرف آقائے نامدار بھی اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بدر کی طرف چل پڑے۔ جب سرور کائنات نے مشورہ لیا تو بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تیاری سے نہیں چلے تھے نہ ہی ہمارے پاس اسلحہ ہے مگر اس وقت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے جہاں چاہیں ہم کو لے چلیں، ہم بالکل تیار ہیں" تو حضرت جبرائیل وحی الٰہی لے کر حاضر ہوئے۔

ترجمہ: جیسے نکالا تجھ کو تیرے رب نے تیرے گھر سے حق کام کے واسطے اور ایک جماعت اہل ایمان کی راضی نہ تھی وہ تجھ سے جھگڑتے تھے۔ حق بات میں اس کا ظاہر ہو چکنے کے بعد۔ (انفال 5)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انتہائی بااصول بہادر سچے اور بے باک مسلمان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اچانک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کے دوران فرمایا:

"اے ساریا پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بڑے حیران تھے کچھ عرصہ بعد حضرت ساریا جہاں سے واپس لوٹے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس واقعہ کی بابت دریافت فرمایا۔ حضرت ساریا نے فرمایا کہ میں مدینہ سے کئی کوس دور مصروف جہاد تھا کہ جمعۃ المبارک کی نماز کی وقت مجھے آواز سنائی دی کہ ساریا! پہاڑ کی اوٹ میں ہو جا میں نے آواز سن کر اپنا لشکر پہاڑ کی اوٹ میں کر لیا۔ اسی اثناء میں دشمن پیچھے سے اچانک حملہ کرنے کے لئے تیار تھا۔ مگر اس کی تدبیر ناکام ہو گئی اور خداوند کریم نے مسلمان لشکر کو فتح نصیب فرمائی۔

یہ تھی وہ قوت ایمان کی طاقت جو اگر حاصل ہو جائے تو قیصر وکسریٰ قدموں میں آ جاتے ہیں۔ اور مشرق مغرب سرنگوں ہو کر اسلام کی حقانیت تسلیم کر لیتے ہیں۔ اے کاش! آج کے مسلمان حکمران بھی سچے مسلمان بن کر قرآن کی حقانیت کو تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسولؐ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے مجاہدین بن جائیں تو وہ وقت دور نہیں کہ تمام سامراج اور یہود ونصاریٰ ہنود اور دہریوں کی سازش دم توڑ دیں گی اور 21 ویں صدی غلبہ اسلام کی صدی ہو گی۔

علامہ اقبال نے فرمایا تھا

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سازشیوں نے شہید کر دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجرہ پاک حضور پاک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں جسے باغ جنت ہونے کا اعزاز حاصل ہے جگہ عطا ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں فرمائے"

دعائے مغفرت کی اپیل

19 مارچ بروز ہفتہ صبح کی نماز کے وقت میری والدہ محترمہ اللہ کی پیاری ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عظمت صحابہؓ کی تحریک ہمیشہ لئے دعا گو رہتی تھیں۔ ملک کسی کونے میں کوئی بھی شہید ہو جاتا تو سخت دکھ کا اظہار کرتی تھیں۔ عاجزی مسکینی ان کی زندگی کا خاصہ تھیں صبر و رضا ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

قارئین خلافت راشدہ سے گزارش ہے کہ میری والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(محمد ظہور و اہل خانہ)

دعائے صحت کی اپیل

جامعہ مسجد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوٹلہ عرب علی خان ضلع گجرات کے خطیب اور ملت اسلامیہ کے ضلعی راہنما قاری محمد طیب حیدری مدظلہ، شہادت "عمر وحسین" رضی اللہ عنہما کانفرنس کی تیاری کے دوران ٹریفک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔

قارئین خلافت راشدہ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی اپیل کی جاتی ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

شخصیت اور کردار کے آئینے میں

(محمد طاہر السریحان عباسی ایبٹ آباد.....صوبہ سرحد)

1857ء کا زمانہ ہے مسلمان قوم پوری طرح بیدار ہوچکی ہے۔ انگریز کے خلاف نفرت کا جذبہ لاوے کی طرح پک چکا ہے۔ اور اب یہ انقلاب کی شکل میں پھوٹ پڑا ہے۔ ملک کے کونے کونے میں جنگ آزادی کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔ میرٹھ میں باقاعدہ لڑائی کی ابتدا بھی ہوچکی ہے۔ اس وقت ضلع مظفر نگر کی مشہور بستی تھانہ بھون میں چند علماء اکٹھے ہوتے ہیں دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی انگریز کے خلاف ہیں۔ انہیں یہ نئی حکومت ایک آنکھ نہیں بھاتی' وہ اسے ختم کرنے کے لئے ایک انقلابی جماعت بنانا چاہتے ہیں تاکہ انگریزوں سے باضابطہ جہاد کیا جاسکے۔ اس موقعہ پر ایک بزرگ یہ مشورہ دیتے ہیں کہ انگریزوں کی طاقت ہم سے کہیں زیادہ ہے' ہمارے پاس نہ فوج نہ سامان جنگ' ایسی صورت میں آزادی کے لئے جہاد کرنا مناسب نہیں ہے۔ ان کی یہ بات سن کر ایک تئیس سالہ نوجوان کھڑا ہوتا ہے اور نہایت جوش میں یہ کہتا ہے۔

کیا ہم جنگ بدر میں شریک ہونے والوں سے بھی زیادہ بے سروسامان ہیں۔ جلسے کا صدر اس نوجوان کی یہ بات سن کر خوش ہوتا ہے فوراً ایک جماعت تشکیل دی جاتی ہے اور اس نوجوان کو اس کا سپہ سالار مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ نوجوان مولانا قاسم نانوتویؒ تھے۔ جنہوں نے بعد میں مشہور دینی مدرسہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی' اس موقع پر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو امام جہاد مقرر کیا گیا اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو قاضی بنایا گیا۔ چونکہ اطراف میں مذکورہ بالا حضرات کے تقویٰ اور علم کا بہت زیادہ شہرہ تھا' لوگ ان حضرات کے اخلاص سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ ہمیشہ سے ان کی دینداری اور خداترسی دیکھتے رہے تھے اس لئے ان پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے۔

یوں بہت تھوڑی مدت میں جوق در جوق لوگوں کا اجتماع ہونے لگا۔ اس وقت ہتھیاروں پر پابندی نہیں تھی۔ عموماً لوگوں کے پاس ہتھیار تھے۔ جن کو رکھنا اور سیکھنا مسلمان ضروری سمجھتے تھے۔ مگر یہ ہتھیار پرانی قسم کے تھے۔ بندوقیں توڑے دار تھیں' کارتوس رائفلیں صرف انگریزوں کے پاس تھیں مجاہدین ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوگئے تھانہ بھون اور اطراف میں اسلامی حکومت قائم کی گئی اور انگریزوں کے ماتحت حکام نکال دیئے گئے۔ جب انگریزوں نے اس علاقہ پر دوبارہ قبضے کے لئے حملہ کیا تو شاملی جو تھانہ بھون سے قریب ہے۔ میدان جنگ قرار پایا۔ مجاہدین کے سپہ سالار مولانا قاسم نانوتویؒ پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے۔ انگریز بندوقیں سنبھالے تابڑ توڑ حملے کررہا تھا۔ اور مولانا قاسم نانوتویؒ تلوار لئے آگے بڑھے جارہے تھے۔ انگریز کی طرف سے ایک فائر ہوا۔ اور مولانا زخمی ہوگئے ان کے دوسرے ساتھی حافظ ضامن کو گولی لگی اور وہ شہید ہوگئے لیکن مجاہدین کا قافلہ آگے بڑھتا رہا۔ آخر گوروں کے اسلحہ ڈپو پر قبضہ کرلیا' لیکن یہ فتح وقتی تھی۔ انگریز کی فوج دندناتی ہوئی آ پہنچی۔

انگریز گورنر کونسل کے ممبر لارڈ میکالے نے کہا ہماری تعلیمی پالیسی کا مقصد ایسے نوجوان تیار کرنا ہے جو رنگ و نسل کے لحاظ سے ہندوستانی اور دل و دماغ سے انگلستانی ہونگے

انگریز کے خلاف باضابطہ جہاد کے مشورہ کے موقع پر ایک نوجوان نے پرجوش الفاظ میں کہا ''کیا ہم جنگ بدر کے شرکاء صحابہؓ سے بھی زیادہ بے سروسامان ہیں'' یہ جملہ سن کر محفل کا رنگ بدل گیا

تھانہ بھون کو چاروں طرف سے گھیر لیا گولہ باری شروع ہوگئی۔ مورچے ٹوٹتے رہے' مجاہدین گرتے رہے' پھر فوج اس قدیم بستی میں داخل ہوکر قتل وغارت گری میں مصروف ہوگئی۔ حاکم ضلع کی جانب سے مولانا کے گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے اور مولانا روپوش ہو گئے لیکن صرف تین دن روپوش رہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی غار ثور میں تین دن ہی روپوش رہے تھے۔ مولانا پر اتباع سنت کا بہت غلبہ تھا' اللہ تعالیٰ نے مختلف تدبیروں کے ذریعے مولانا کو انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار کرنے کی تمام کوششیں ناکام بنادیں۔ کچھ عرصہ بعد مولانا نانوتوی نے حج کا ارادہ کرلیا' اس مقصد کے لئے مولانا پنجاب اور سندھ سے ہوتے ہوئے دو ماہ میں نانوتہ سے کراچی پہنچے۔ یہاں سے بحری جہاز کے ذریعے حج کو روانہ ہوگئے کافی عرصہ حرم شریف میں رہے جب واپس ہندوستان آئے۔ تو ہندوستان کے حالات اس وقت بدل چکے تھے۔ پورے ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہوچکا تھا۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ہی مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ ہوچکا تھا۔ اس بڑی فتح کے ساتھ انگریز مسلمانوں کے دلوں پر بھی قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اب ہندوستان کا نیا حاکم انگریز اپنی رعایا یورپ کے سانچے میں ڈالنا ضروری سمجھتا تھا۔ اس کا ایک ہی طریقہ تھا یعنی نئی تعلیم چنانچہ ہندوستانی گورنر جنرل کونسل کے ایک ممبر لارڈ رمیکالے نے یہ نعرہ بلند کیا۔ ہماری تعلیم کا مقصد ایسے نوجوان تیار کرنا ہے جو رنگ اور نسل کے لحاظ سے ہندوستانی ہوں اور دل دماغ کے لحاظ سے انگلستانی ہوں۔ مولانا نانوتویؒ نے یہ دیکھا کہ انگریز نئی تعلیم کے ذریعے ہندوستانیوں کے دماغ کو بھی فتح کررہا ہے۔ اب انگریز کے آجانے کے بعد نہ صرف عربی اور فارسی کا اثر ختم ہوتا جارہا ہے۔ بلکہ یورپ کی تہذیب بھی آہستہ آہستہ اپنا رنگ جمارہی ہے۔ ہمارا تمدن ختم ہورہا ہے' ہمارا مذہبی کلچر خاک میں مل رہا ہے۔ مولانا نے یہ سوچا کہ یہ فتح انگریزوں کی بہت بڑی فتح ہوگی۔ اس طرح وہ ہندوستانیوں کے ذہن کو بھی غلام بنالے گا۔ چنانچہ مولانا نانوتویؒ آگے بڑھے۔ اور لارڈ میکارلے کے نعرے کے جواب میں یہ نعرہ بلند کیا کہ ہماری تعلیم کا مقصد ایسے نوجوان تیار کرنا ہے جو رنگ ونسل کے لحاظ سے تو ہندوستانی ہوں لیکن دل ودماغ کے لحاظ سے اسلامی ہوں یہ اعلان کرنے بعد انہوں نے ایک ایسا دینی مدرسہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جہاں مسلمانوں کے دل ودماغ کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے' دینی تعلیم کے ذریعے ان میں آزادی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ انہیں یہ بتایا جائے کہ انگریزوں کی تعلیم اپنی تہذیب اور اپنے اصولوں پر عمل کریں گے۔

آخرکار وہ دن بھی آگیا کہ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کا منصوبہ عملی شکل میں مکمل ہوا۔

31 مئی 1866ء دیوبند کا افتتاح ہوا' ملا محمود دیوبندیؒ ایک شاگرد کو لے کر بیٹھ گئے اردگرد بیٹھے ہوئے

مولانا قاسم نانوتویؒ نے عیسائیوں' ہندوؤں اور آریا سماجیوں کے ساتھ کئی مناظروں میں اسلام کی حقانیت ثابت کی

Scanned with CamScanner

علماء نے اللہ سے دعا کی کہ یہ دینی مدرسہ قوم وملک اور مذہب کی حفاظت کے لئے اہم مورچہ ثابت ہوگا۔
حضرت نانوتویؒ کا قائم کیا ہوا مدرسہ برصغیر میں اسلامی تہذیب وتعلیم اور اسلامی نظریے کی پوری پوری حفاظت کررہا ہے۔ اس مدرسہ میں انگریزوں کے لائے ہوئے طوفان کو پوری قوت سے روکا اور قوم کو سچا مسلمان بننے کا راستہ دکھایا۔ آج برصغیر میں جہاں کہیں بھی اسلامی ترویج اسلامی تہذیب کی بقا، اسلامی نظریے کی تبلیغ اور احیاء

جہاد اسلامی کے لئے جو حقیقی کوششیں ہو رہی ہیں۔ وہ دارالعلوم کا ہی فیض ہیں۔ مولانا نانوتویؒ علوم دینیہ اور علوم عقلیہ میں بے پناہ مہارت رکھتے تھے ان علوم میں ان کو امامت کا درجہ حاصل تھا۔ فن مناظرہ میں کامل دسترس حاصل تھی۔ اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے مولانا نے عیسائیوں ہندوؤں' آریا سماجیوں سے نہایت کامیاب مناظرے کئے۔ کوئی مناظر بھی ان کے سامنے کھڑا نہیں ہوسکتا تھا' بلکہ یہ سن کر کہ اسلام کی طرف سے

عظیم مسلمان مناظر مولانا نانوتویؒ مناظرے کے لئے آرہے ہیں۔ بڑے بڑے باطل پرست پوپ پادری اس کا نام سن کر بھاگ جایا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں مولانا کا شاہجہان پور کا مناظرہ مسئلہ خدا شناسی کے نام سے بہت مشہور ہے۔ 1879ء کو مولانا کی وفات ہوئی۔
''آب حیات''' 'تقریر دلپذیر''' 'قبلہ نما'' انصار الاسلام'' 'تہذیر الناس'' آپ کی مشہور اور بے مثال تصانیف ہیں۔

مجاہد اسلام محمد ہارون قاسمی شہید

حافظ شمس الرحمٰن معاویہ......لاہور

حضرت مولانا ہارون قاسمی 5 جولائی 1973 کو معروف عالم دین حضرت مولانا محمد اسحٰق القاسمی شہیدؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ مولانا اسحٰق قاسمی شہیدؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد اور مرید تھے۔ آپ کا شمار کراچی کے بیباک اور نڈر علماء کی فہرست میں ہوتا ہے۔ سپاہ صحابہؓ کے قیام کے ساتھ ہی انہوں نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے مشن کی نہ صرف تائید کی بلکہ دل وجان کے ساتھ مشن سے وابستگی اختیار کر لی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سے پانچ سال قبل خطبہ جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ کار میں سوار دہشت گردوں نے حملہ کردیا۔

جس میں مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ کے والد اور بڑے بھائی زخمی ہو گئے تمام دہشت گرد موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

مولانا محمد اسحٰق القاسمی کافی عرصہ تک زیر علاج رہے بالآخر 21 مارچ 2001ء کو زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہوگئے۔ مولانا قاضی اسحٰق القاسمی شہیدؒ جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے حکیم بھی تھے۔ انہوں نے تمام زندگی دین کی اشاعت کے لئے بسر کی۔ مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ کی والدہ محترمہ 18 جولائی 1990ء میں انتقال فرما گئی تھیں۔

ابتدائی تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور دورہ حدیث مدرسہ احسن العلوم کراچی سے کر کے فراغت حاصل کی۔ سکول کی تعلیم پرائمری جماعت لعل ذوکس سکول اور میٹرک نیو کرائمر سکول سے کیا۔ ایف ایس سی نیشنل کالج کراچی اور ایل ایل بی کی ڈگری سندھ مسلم لاء کالج سے حاصل کی۔ مولانا ہارون قاسمی نے مختلف مضامین میں پانچ ایم اے کئے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری اسلامیات میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی۔ مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ حکمت کے شعبہ میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے۔

سپاہ صحابہ میں شمولیت:

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ جب پہلی مرتبہ 1988ء میں کراچی تشریف لائے تو آپ نے جماعت میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی اور کافی عرصہ تک سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے پلیٹ فارم سے مشن جھنگوی کا کام کیا۔ سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس میں ایک سال مرکزی جنرل سیکرٹری اور مرکزی صدر رہے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد سپاہ صحابہؓ کے مرکزی قانونی مشیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ اور آخری وقت تک یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ اس کے علاوہ نہ تو کسی اور جماعت میں شمولیت اختیار کی اور نہ ہی کبھی اظہار کیا بلکہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میری پہلی اور آخری جماعت سپاہ صحابہؓ ہے اور اسی مشن پر جان دے دوں گا۔

گرفتاری:

پہلے بھی کئی مرتبہ کراچی میں گرفتاری ہوئی۔ مگر آخری گرفتاری سپاہ صحابہؓ پر پابندی کے بعد شاہ نجف کیس میں حافظ نصیر صاحب (اسلام آباد والے) کے ساتھ گرفتار ہوئے اور تقریباً دو ماہ اڈیالہ جیل میں گزارے۔

قاتلانہ حملے:

پہلی بار 1998ء میں قاتلانہ حملہ ہوا جس میں شدید زخمی ہوئے اور اس حملہ کے بعد عام طور پر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک بار شہادت پالی ہے اور مولانا ضیاء القاسمیؒ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا ہارون قاسمی ہمارے پاس ایک زندہ شہید ہے۔

دوسرا حملہ 1999ء میں ہوا۔ اور تیسرا حملہ 2000ء میں ہوا......اور چوتھا حملہ 30 جنوری 2005 کو ہوا یہ آخری حملہ تھا جس میں شہید ہوگئے۔

وکالت:

چھوٹی عمر میں ہی بہت اچھی وکالت تھی بقول بریسٹر ڈاکٹر فاروق حسن ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ہارون وکالت میں چھوٹی عمر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

مقرر:

مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ بہت بڑے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے علمی سطح پر بھی بہت بڑا مقام حاصل کرلیا تھا۔ جس کی وجہ سے علامہ خالد محمود پی ایچ ڈی لندن اور حضرت مولانا علی شیر حیدری مدظلہ ان سے بہت پیار کرتے تھے۔

شادی:

ڈاکٹر ہارون قاسمی شہیدؒ کی شادی دو سال قبل کراچی سے ہی ایک بیوہ کے ساتھ ہوئی۔ بیوہ جب ان کے نکاح میں آئی تو ان کا ایک بیٹا بھی تھا......جس کا نام

محمد اس ہے اور ان کی اپنی ایک بیٹی 9 ماہ کی ہے۔
سپاہ صحابہؓ پر پابندی کے بعد بہت اہم کام یہ کیا کہ جب حکومت نے پابند شدہ جماعتوں کا مؤقف سننے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تو سب سے پہلے شخص جن جماعتوں پر پابندی لگی تھی ان جماعتوں کے مؤقف سننے کے لئے تو سپاہ صحابہؓ کی طرف سے مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ ہی تھے جنہوں نے اسی کمیٹی کے سامنے اپنا مؤقف منوایا۔ اور پھر جماعت کا ایک وفد لے کر اس کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے۔ انہوں نے اپنا مؤقف سپریم کورٹ میں پیش کیا۔ ڈاکٹر ہارون قاسمی شہیدؒ نے 900 صفحات پر مشتمل اپنا مؤقف سپریم کورٹ میں داخل کرایا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ لاہور ہائی کورٹ میں مستقل کیس پیش کیا جو کہ ایک دعویٰ کی صورت میں تھا۔

یہ تقریباً 1300 صفحات پر مشتمل تھا یہ دونوں کیس سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں اور اس کے علاوہ قانونی طور پر مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے کیس میں بہت معاونت کی اور اس کے علاوہ کئی قانونی پہلوؤں پر کام کیا جو کہ آج بھی ریکارڈ پر موجود ہے۔ پہلے بھی کئی بار دھمکیاں ملیں تھیں مگر کبھی پرواہ نہیں کی۔ مولانا شہید جیسا عالم شاید آج کی دنیا میں تلاش کرنے سے بھی نہ ملے جو کہ عالم بھی ہو، وکیل بھی ہو، حکیم بھی ہو، اور ایک بہترین تاجر بھی ہو۔

(خداوند کریم انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے)

دس سالہ انجم سعید کا پیغام حکمرانوں کے نام

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

مشن جھنگوی شہیدؒ سے وابسطہ ناموس صحابہؓ پر مر مٹنے والے سرفروش ہم فکر بھائیو! مولانا اعظم طارق شہید کی شہادت سے پاش پاش جگر تھامے ابھی سنبھلے نہ تھے مفتی شامزئی جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت مفتیؒ ان نابغۂ روزگار ہستیوں میں سے تھے جو حق گوئی و بے باکی اور مجاہدین کی سر عام تائید و رہنمائی کی وجہ سے کفر کے سینوں میں پیوست خنجر کی طرح چبھ رہے تھے اور افغانستان میں امریکا کا خلاف جہاد کے فرض ہونے کا فتویٰ دینے کا شرف بھی انہیں حاصل تھا۔

یہ زخم تازہ تھے کہ "سانحہ ملتان" بم دھاکوں میں چالیس افراد کو ابدی نیند سلا دیا گیا۔

لرز اٹھیں فضائیں ملک بھر کی
ہوا یہ سانحہ کیسا المناک
فلک سے بہہ پڑے شبنم کے آنسو
صبا نے کس قدر منہ پہ ملی ہے خاک

بیشتر اس کے کہ کوئی ان زخموں پر مرہم پٹی رکھتا کہ 18 ذوالحجہ روشنیوں کے شہر کراچی ہی میں طارق روڈ پر وکیل صحابہ حضرت مولانا ڈاکٹر ہارونؒ قاسمی کو بمعہ گن مین خاک و خون میں تڑپا دیا گیا اور یوں یہ حضرات بھی سینوں پر عظمت صحابہؓ کا علم سجائے اسی راستے کے راہی صحابہؓ کے سپاہی اس دنیائے فانی سے حیات جاودانی کی جانب کوچ فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

تو کیا میں یہ سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ اتنے علماء جو شہید ہوئے ان کا کیا قصور تھا؟ ان کو کیوں موت کے منہ میں دھکیلا گیا...... مفتی جمیلؒ و شامزئیؒ کو کیوں لقمہ اجل بنایا گیا؟ اعظم طارق شہیدؒ...... سے لے کر ہارون قاسمیؒ تک سپاہ صحابہؓ کے شہدا کو کیوں خاک و خون میں تڑپایا گیا؟

اگر ان علماء کا قصور دین پھیلانا ہے ان کا جرم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبرا کرنے والی زبان کو بند کرنا ہے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ہے اسی جرم کی پاداش میں اگر انہیں پس دیوار زنداں کیا جاتا ہے۔ موت کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے کہ مشن سے باز آجائیں گے اپنا مؤقف و پروگرام تبدیل کر لیں گے تو یہ دشمنوں اور حکمرانوں کی بھول ہے۔ کیوں کہ یہ لوگ تو وہ عزم و استقامت رکھتے ہیں کہ ان کے حوصلے اور ہمت کو دیکھ کر ملائکہ کا نزول حکم خداوندی سے ہوتا ہے اور یوں یہ لوگ قرآن کی اس آیت کا مصداق بنتے ہیں۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکہ (پارہ نمبر 24 آیت نمبر 30)

اور یہ لوگ پس دیوار زنداں جا کر بھی یہ کہتے نظر آتے ہیں۔ بقول شاعر کہ

حق کی خاطر زنداں ملاخوش ہیں
پوجے نہ گئے ہم سے کفر کے چڑھتے سورج

اگر یہ مشن چھوڑنے والی جماعت ہوتی تو حق نواز شہیدؒ سے لے کر مولانا اعظم طارق شہیدؒ اور اعظم سے لے کر مولانا ہارون قاسمیؒ تک سینکڑوں شہدا کا خون تمہیں اس شہادت کے سمندر کی لہروں پر لہلہاتا نظر نہ آتا۔ کسی ایک فرد نے بھی اس سمندر کو دیکھ کر مشن سے رخ نہیں پھیرا تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ جماعت دبنے والی ہے نہ جھکنے والی اور نہ ہی بکنے والی اور ہمارا نظریہ یہ ہے کہ:

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

وہ حیات اس طرح کہ جیسے تلہ گنگ شہر سے سینکڑوں میل دور ایک دیہات میں مجھ جیسے طالب علم تک ضرب مومن اور خلافت راشدہ کے ذریعے جب ہارون قاسمیؒ شہید کی شہادت کی خبر پہنچی تو میرے دل نے گواہی دی کہ یہ جماعت خالصتاً حق و صداقت پر مبنی ایک عظیم مشن رکھتی ہے۔ تو میں نے عزم کر لیا ہے کہ بقیہ تمام زندگی عظمت صحابہؓ کے لئے مشن جھنگوی کے نام ہے۔

پورے وثوق سے یہ کہتا ہوں کہ میرے جیسے کئی فرزندان ملت ان شہداء ناموس صحابہؓ کے تذکرے پڑھ کر اور سن کر اس قوم کی حیات بن کر کاروان ملت اسلامیہ میں جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں اور ہر فرد اعظم و ہارونؒ جیسے عظیم قائدین کو کشادہ دیکھ کر فخر سے یہ کہتا نظر آتا ہے۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر کی مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سرمیداں مگر جھکی تو نہیں

مولانا محمد احمد لدھیانوی دامت فیوضھم کے الفاظ آج بھی ہمارے قلوب و اذہان پر نقش ہیں اور جو خوشاب کی سرزمین پر مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے برسی کے موقع پر سانحہ ملتان سے صرف ایک دن قبل دوران خطاب کہے تھے کہ آج ہم حکومت سے انصاف کی بھیک مانگتے ہیں۔ حکمرانوں ہمارے نرم رویہ سے ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ...... کل کوئی نامور شخصیتیں پیدا ہو جائیں اور تمہیں ایک بار پھر ہمارے قدموں میں آنے پر مجبور کر دے۔

المختصر...... یہ کہ حضرت مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ کی شہادت حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے۔ ہم ایک بار پھر سنجیدگی کے ساتھ مولانا شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں کیفر دار تک پہنچانے پر زور مطالبہ کرتے ہیں۔

حکمرانوں نے اگر ان نامساعد حالات میں اپنے نفع و نقصان اور دوست دشمن کو نہ پہچانا تو پھر میرا یہ پیغام حکمرانوں کو یاد رکھنا ہوگا۔

یونہی جلتا رہا گر یہ ملک دکھ کی آگ میں
راکھ رہ جائے گی یا دھواں رہ جائے گا

مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ کو راستے سے ہٹا کر اپنے

مذموم مقاصد میں کامیاب ہونے والوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شہداء کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ انہوں نے جس مقصد کے لئے خون دیا وہ ضرور اس میں کامیاب وکامران ہوئے۔ کیوں کہ

نقش سب ہیں ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

اور قاتلوں کو بھی یہ معلوم ہونا چاہیے کہ

یہ بکھرے بکھرے ہوئے ریزہ ریزہ خواب مگر
حقیقتوں میں بہت جلد ڈھلنے والے ہیں
شہیدوں کے تابندہ خون کے قطرے
چراغ بن کر ہر گام جلنے والے ہیں

اللہ رب العزت مولانا ہارون قاسمی شہیدؒ اور ناموس صحابہؓ کے تمام شہدا کی شہادتوں کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔

شہادت سے آشنا تھا سبھی کے دل دکھا گیا
وہ اک دیا گیا بجھا سینکڑوں دیے جلا گیا

دشمنانِ صحابہؓ کا عبرت ناک انجام

(عبداللطیف فاروقی عفی عنہ......اوچ شریف)

جب کوئی آدمی سنگین جرم کرتا ہے تو اس کا باطن اس جرم سے متاثر ہوتا ہے اس شخص کی باطنی حقیقت انسانیت سے منتقل ہو جاتی ہے کیوں کہ اللہ رب العزت نے ایسے گناہگاروں کو بہائم کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

دنیا کی زندگی میں انسان سے بہت سے جرائم ہو جاتے ہیں مگر ہر جرم کی نوعیت مختلف ہوا کرتی ہے پھر اس جرم پر سزا بھی جرم کی نوعیت کے اعتبار سے دی جاتی ہے۔ ویسے تو سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ رب العزت جرائم کی سزا اس دنیا میں نہیں دیتے مگر بعض اوقات عبرت کے لئے اللہ رب العزت بعض افراد کو سزا کا ایک نمونہ اسی دنیا میں دکھا دیتے ہیں تاکہ دوسرے مجرموں کے لئے نشانِ عبرت بن جائے اور دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ انسانیت ان محروم القسمت لوگوں کے شر سے محفوظ ہو جائے۔ جرائم میں سے ایک جرم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء اصحابؓ سے عداوت رکھنا بھی ہے اس جرم کے مرتکبین میں سے چند افراد کو اللہ رب العزت نے کیسے نشانِ عبرت بنایا ذیل میں اسی عنوان سے مختلف کتب سے واقعات نقل کئے گئے ہیں۔

• حضرت امام شعرانی نے اپنی کتاب میں علامہ عبدالغفار قوصیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کو روکا کرتے تھے لیکن وہ اپنی اس درندگی خصلت سے باز نہ آتا تھا بلکہ انہیں بھی مجبور کرتا تھا پھر اس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی صورت خنزیر جیسی بنا دی اس کے لڑکے نے اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر اپنی دکان میں باندھ دیا وہ خنزیر کی طرح چنگھاڑتا تھا ہمسایہ لوگ اس کی آواز کو سنا کرتے تھے کئی دنوں کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے نشانِ عبرت بناتے ہوئے مار دیا اس کے بیٹے نے اس کو گندے گڑھے میں پھینک دیا۔

علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ واقعہ سنا تو اس کے بیٹے سے جا کر ملا اس کے بیٹے نے تصدیق کی اور یہ واقعہ سنایا۔

(لطائف المنن والاخلاق لشعرانی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 80)

حضرت امام بیہقی اپنی کتاب دلائل النبوت میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک ثقہ معتبر آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن میں کی طرف جا رہے تھے ہمارے ساتھ کوفہ کا ایک آدمی بھی تھا۔ جو حضرات الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا بھلا کہتا تھا ہم اسے منع کرتے تھے لیکن وہ اس سے باز نہ آتا تھا۔ جب ہم یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ پر سو گئے جب سو کر اٹھے تو روانگی کا وقت آیا ہم سب نے وضو کیا اس کوفی آدمی کو بھی جگایا وہ اٹھا تو اس نے کہا کہ افسوس میں تم سے جدا ہو گیا ہوں اسی منزل پہ رہ جاؤں گا۔ ابھی ابھی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاجر! اس منزل پر تو مسخ ہو جائے گا اسی دوران اس نے پاؤں اکٹھے کر لئے ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے مسخ ہونا شروع ہو گیا پہلے اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہو گئے پھر گھٹنوں تک پھر کمر تک پھر منہ تک یہی حالت تمام جسم کی ہو گئی ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ کر دیا۔ غروب آفتاب کے وقت ہمارا گزر ایک جنگل سے ہوا وہاں دیکھا کہ چند بندر جمع تھے جب اس نے ان بندروں کو دیکھا تو اپنی رسی توڑ کر ان بندروں سے جا ملا۔ (بحوالہ سعادۃ الدارین للنبھانی صفحہ: ۱۵۳)

علامہ مازریؒ حضرت منصور سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے شام میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا بدن آدمی جیسا تھا لیکن چہرہ خنزیر کی شکل میں تھا۔ تو اس کی وجہ پوچھی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص روزانہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا اور جمعہ کے روز چار ہزار مرتبہ اپنے عمل کو دہراتا تھا۔

کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس مردود کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے چہرے کی طرف تھوک دیا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ خنزیر کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ (علی التعریہ)

احادیث میں صدیق اکبرؓ کے فضائل

تحریر قاری محمد شفیع جھنگوی سٹی کالعدم سپاہ صحابہ فیصل آباد

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تین سو اخلاق ہیں جو شخص توحید کے ساتھ ایک خلق لے کر بھی اس سے ملے گا وہ داخل جنت میں ہوگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ یا حضرت! مجھ میں بھی کوئی خلق ان میں سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ تجھ میں سب کے سب ہیں اور سب میں اللہ تعالیٰ کو سخاوت محبوب ہے۔

(مذاق العارفین ص: ۴۰۹ جلد ۴)

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ترازو آسمان سے لٹکائی گئی۔ اس کے ایک پلہ میں مجھ کو رکھا اور ایک پلہ میں میری امت کو رکھا۔ میرا پلہ بھاری تھا ابوبکرؓ کو ایک پلہ میں رکھا اور میری امت کو لا کر ایک پلہ میں رکھا ابوبکرؓ کا پلہ جھکا رہا اور باوجود ان سب امور کے آنحضرت کو اللہ تعالیٰ سے اس طرح کا استغراق تھا کہ آپؐ کے دل میں گنجائش خلت کی دوسرے کے ساتھ نہ تھی اسی واسطے فرمایا کہ اگر میں لوگوں میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا مگر اللہ تعالیٰ کا خلیل ہوں۔

مقامِ صحابہؓ

حضرت امیر شریعتؒ نے فرمایا:

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر قائم شدہ معاشرہ کے ابتدائی فرد تھے۔ انہیں دعوتِ رسولؐ ہی نے صرف تیار ہی نہیں کیا تھا بلکہ ان کی تربیت میں نگاہِ رسولؐ شامل تھی۔ جو لوگ ان مقدس ہستیوں پر اعتراض کرتے ہیں وہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی (خاکم بدہن) کرتے ہیں کہ اللہ کا آخری پیغمبرؐ اپنے رفقاء کو بنانے اور پہنچانے سے قاصر رہا۔ اس طرح وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بلا ارادہ حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفقاء کے دل میں قرآن نہ اتار سکے تو پھر کون رہ جاتا ہے جس کے متعلق یہ کہنا ممکن ہے کہ اس کی بدولت فلاں عہد کے انسانوں نے اپنے تئیں اسلام کے سپرد کیا تھا؟ (سوانح وافکار ص: 473)

(مراسلہ: خادم اصحابِ رسولؐ قاری اعجاز عابد نوشہرہ)

Scanned with CamScanner

متحدہ مجلس عمل سے...... اتحاد مدارس دینیہ تک

ابن ایوب شمالی

مرنے کی ادا یاد...... نہ جینے کی ادا یاد

چند سال قبل ملک کی مقتدر مذہبی شخصیات اور دینی جماعتوں سے ملک میں مذہبی شخصیات اور دینی جماعتوں سے ملک میں مذہبی کشیدگی اور قتل وغارت گری کے خاتمے اور امن کے قیام کے لئے متحارب مسلم وشیعہ فریقین کو ایک متفقہ لائحہ عمل پر راضی کرانے کے لئے...... ملی یک جہتی کونسل بنائی جس نے ان حالات میں کافی حد تک مسئلے کے حل کے لئے کوششیں کیں یہ ایک مثبت اور ٹھوس کوشش تھی جسے ہر طبقے نے سراہا۔ قریب تھا کہ یہ کونسل ایک ٹھوس لائحہ عمل یا ضابطہ اخلاق مرتب کرتی اس کو دو وجوہات کی بنا پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایک وجہ سے تو صاف ظاہر ہے ہمیشہ کی طرح اہل تشیع کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی جماعت تحریک جعفریہ کی عدم دلچسپی جس کے پیچھے ان کا یہ دیرینہ خوف کارفرما تھا کہ یہ طبقہ اور جماعت نہ تو ملک میں مستقل امن چاہتی ہے اور نہ ہی مسلم شیعہ مسئلے کا حل چاہتی ہے۔ چنانچہ تحریک جعفریہ اور مسلح شیعہ گروہ سپاہ محمد نے اس کونسل کا باری باری بائیکاٹ کر دیا۔ دوسری وجہ اس کی ناکامی کی یہ بنی کہ بعض قوتیں بالخصوص دینی سیاسی جماعتیں اس کونسل کو سیاسی اتحاد کی شکل دینا چاہتی تھیں۔ چنانچہ آگے چل کر مخلص دینی مذہبی جماعتوں نے اس کی بھرپور مخالفت کی اور وہ عناصر اس کونسل کو اصل مقصد سے ہٹا کر بعد ازاں سیاسی اتحاد بنانے میں کامیاب ہوئے۔

جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی کے اختلافات بعض مقتدر قوتوں کے اشاروں پر دیکھتے ہی دیکھتے کم ہو گئے ہیں اور وہ جو ایک دوسرے کا نام تک سننے کے روادار نہ تھے۔ اب یک جان دو قالب بنے ہوئے ہیں۔ ملکی سیاست کے لحاظ سے تو یہ ایک مثبت تبدیلی تھی لیکن ساتھ ہی ان دونوں جماعتوں نے جو بہرحال اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتی ہیں جو اس ملک کی سواد اعظم ہے۔ ایک اقلیت کو ساتھ ملالیا ماضی میں علماء ملت نے شیعہ مذہب کے بارے میں جو مشترکہ اور متفقہ فتوے ان کے دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے بارے میں دیئے تھے ان کو پس پشت ڈال کر علماء دیوبند کے طبقہ کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی جمعیت علماء اسلام بھی عیاشی مقاصد کے پیش نظر اس غیر مسلم اقلیت کو گلے لگائے ہوئے ہے۔ حیرت اس بات کی ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے نام پر قائم اس اتحاد.. کے رہنما اس اتحاد کو فرقہ واریت میں کمی کا سب سے بڑا سبب قرار دیتے اور اس اتحاد کو اس کا کریڈٹ دیتے نہیں تھکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس اتحاد میں شامل ساجد نقوی کھل کر فرقہ پرستی کر رہا ہے اور اپنے مخصوص مقاصد کے لئے متحدہ مجلس عمل کا پلیٹ فارم استعمال کر رہا ہے۔ حال ہی میں گلگت شمالی علاقہ جات میں جاری مسلم شیعہ کشیدگی میں اہل تشیع نے جس بے دردی اور سفاکی کا مظاہرہ کیا اس پر ساری مجلس عمل چپ سادھے بیٹھی ہے جبکہ ساجد نقوی نے اس موقع پر مسلم عوام اور مسلمان افسران کے قتل کو معمول کا ردعمل قرار دے کر خوشی کا اظہار کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ ان بے گناہ سترہ مسلمانوں کو شہید کرنے والے سفاک قاتلوں سے متحدہ مجلس عمل کا اظہار یک جہتی کہلائے گا...... کیوں کہ ساجد نقوی کے ان بیانات پر متحدہ مجلس عمل کے کسی راہنما نے نوٹس لیا نہ اس کی تردید کی گئی...... اب کوئی بتلائے کہ یہ فرقہ وارانہ کشیدگی کا خاتمہ ہے یا اس کی پشت پناہی؟

آج اخبارت میں خبر چھپی کہ شمالی علاقہ جات میں مجلس عمل کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا ہے......

واہ بھئی واہ...... سیاست چمکانے کا کوئی موقع تو ہاتھ سے جانے دیتے کہ اس وقت شمالی علاقہ جات کے مسلمان عوام یا سرکاری اہلکار وافسران عدم تحفظ کا شکار ہیں ان کے تحفظ یا شیعہ دہشت گردوں کی سفاکیت کا نشانہ بننے والی سکردو بلتستان کی مساجد ومدارس اور بیس شہداء کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کسی کو یاد نہیں نہ اس بات پر کسی کی توجہ ہے کہ مجلس عمل کے نام پر تو یہ خود ان دہشت گردوں کے سرپرستوں کی سرپرستی کر رہے ہیں...... گویا اب شمالی علاقہ جات کے شیعوں کو براہ راست مجلس عمل کی چھتری فراہم کرنے کا پروگرام ہے تا کہ کھل کر اپنا گھناؤنا کھیل کھیل سکیں۔

کیا واقعی متحدہ کے رہنما قاضی ومولانا فضل الرحمن وغیرہ مذہبی کشیدگی کا خاتمہ چاہتے ہیں؟ اگر ہاں تو پھر ان کو چاہیے کہ ساجد نقوی کو اپنی صفوں سے نکال باہر کریں...... یا کم از کم اتنا تو کریں کہ جن لوگوں نے ردعمل اور جذبات کے تحت بیس مسلمانوں کا بے گناہ خون کیا...... جن سفاک اسلام دشمنوں نے سکردو، شگر اور بلتستان و دیگر علاقوں میں مساجد مدارس کو شہید اور قرآن پاک کی بے حرمتی کر کے نذر آتش کیا...... جنہوں نے سینکڑوں مسلمانوں کی دکانیں لوٹیں سرکاری بینک واموال کو لوٹا اور املاک نذر آتش کیں۔ شیعہ راہنما ساجد نقوی جو کہ ان کے جذبات تک سے واقف ہے تو متحدہ مجلس عمل کے قائدین کم از کم اس سے مطالبہ تو کر سکتے ہیں کہ ان جذباتی ردعمل کرنے والوں کو قانون کے حوالے کرو؟ لیکن اتنی غیرت اور اتنا دم خم اگر ہوتا تو شاید ایک اقلیت کو سر پر سوار ہی کرتے...... تمہی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

دراصل متحدہ مجلس عمل کے نام سے قائم اتحاد نے نقصان ہی پہنچایا ہے کہ اس کی آڑ میں ایک دہشت گرد اور فرقہ پرست گروہ اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس نقصان کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ کراچی کی سرزمین پر گزشتہ چند سالوں سے مسلسل چن چن کر علماء کو جن میں اکثریت جید اور بزرگ علماء تھے جن کے کوئی سیاسی مقاصد تھے نہ ذاتی دشمنی کس نے شہید کیا؟ تحقیقات کا سرا جا کر آخر کن سے ملتا ہے۔ آج جمعیت علماء اسلام والے مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کے نام پر اخبارات ورسائل میں بیانات دیتے ہیں اور خصوصی شمارے نکالتے ہیں تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیوں کہ مفتی شہیدؒ کے قتل میں خفیہ ایجنسیوں کی تحقیقات کے مطابق تحریک جعفریہ کراچی کے دہشت گردوں کا ہاتھ تھا...... علماء کی شہادتوں کے اس سلسلے کو دیکھ کر ہر کوئی دکھی اور فکر مند ہے ایسے میں مدارس سے تعلق رکھنے والے غیر سیاسی علماء سے امید تھی کہ وہ اسی غیر فطری اتحاد اور اس کی

Scanned with CamScanner

آڑ میں ایک اقلیت کو ملنے والے تحفظ پر کھل کر مجلس عمل کے مسلم زعماء سے بات کریں گے لیکن ہمارے یہ خواب یوں چکنا چور ہو گئے کہ مدارس دینیہ کے وفاقوں نے ایک اتحاد تنظیمات مدارس اسلامیہ کے نام سے قائم کیا...... اور اس اتحاد میں وفاق المدارس الشیعہ بھی شامل ہے۔

خلافت راشدہ جنوری کے شمارے میں مناظر اسلام قائد ملت اسلامیہ علی شیر حیدری مدظلہ نے بڑے مدلل انداز میں اس موضوع پر لکھا تھا جسے پڑھ کر دل خوش ہوا لیکن آج اخبار میں ایک خبر پڑی تو پھر سے قلم اٹھا کر اس پر چند سطور لکھنے کو جی چاہا۔

خبر یہ تھی کہ "مدارس کی ڈگری کو تسلیم کر کے تمام وفاقوں کو ایک بورڈ کی شکل دینے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔

جب وفاق کے ناموں کی فہرست پڑھی تو اس میں وفاق المدارس شیعہ بھی شامل تھا۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے مولانا حنیف جالندھری کی قیادت میں علماء سے مذاکرات شروع کر رکھے ہیں۔ مدارس اسلامیہ کی ڈگریوں کا مسئلہ ہمیشہ اہمیت کا حامل رہا ہے لیکن اس کی آڑ میں سواد اعظم کے وفاق المدارس العربیہ کے ساتھ ساتھ وفاق الشیعہ کو بھی وہی اہمیت دینا ایک لمحہ فکریہ ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں اقلیت کو اس قدر اہمیت اور اکثریت کے مساوی کو نہیں گردانا جاتا پھر وفاق المدارس شیعہ کے مرکز جامعۃ المنتظر کے مہتمم رسوائے زمانہ نجفی نے آئمہ کرام فقہائے عظام کو نعوذ باللہ شیطان فقہ اسلامی کو شیطانی فقہ اور خلفائے راشدین او رامہات المؤمنین کو نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد ابلیس کے پیروکار قرار دیا ہو۔

بخاری شریف جیسی عظیم المرتبت کتب احادیث کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہو اس کو اسلامی وفاقوں میں شمار کرنا اور اس کی ڈگری کو وفاق المدارس کی ڈگری کے ہم پلہ قرار دلوانا کونسا اسلام کی خدمت ہے؟

کیا ہمارے محترم علماء وفاق المدارس نے علماء اسلام کے اس متفقہ فتویٰ سے رجوع کر لیا ہے جس میں اہل تشیع کو مندرجہ ذیل عقائد کی بنا پر اسلام سے خارج قرار دیا گیا تھا۔ یقیناً ایسا کوئی فیصلہ سامنے نہیں آیا تو آخر کیوں علماء کرام اس طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں؟

کیا مسلمانان پاکستان ان محترم علماء کرام سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں کہ جس مذہب کو ہم حق سمجھ کر اس کی تعلیم دیتے ہیں اسکے مخالفین کو اس قدر عزت افزائی اور پشت پناہی اس مذہب اسلام کی خدمت کیوں کر ہو سکتی ہے؟ علمبرداروں کو تو چلو سیاسی مجبوریاں ہیں آپ کو کیا مجبوری ہے؟ کوئی ہے جو ان سوالوں کا جواب دیکر مسلمانان پاکستان کو مطمئن کر سکے؟

کیا جانئے کیا ہو گیا ارباب جنوں کو
مرنے کی ادا یاد نہ جینے کی ادا یاد

آنحضور ﷺ کی سب سے چھوٹی اور پیاری صاجزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ

قرآن و حدیث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاجزادیاں تھیں ان کے علیحدہ علیحدہ فضائل سے احادیث کی کتب بھری ہوئی ہیں آپ کی چاروں صاجزادیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کے بطن سے تھیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ صاجزادیوں کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاجزادے حضرت قاسم اور طاہر طیب (عبداللہ) بھی آپ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (از صحیح الروائۃ ص ۲۲۰ ج ۹)

علماء کرام کی ویڈیو اینڈ آڈیو سی ڈیز اور کیسٹوں کا واحد مرکز

کیسٹوں اور سی ڈیز میں صاف تصویر کا جادو اور منفرد آواز کا جادو

تقاریر کی کیسٹیں
☆ شیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی (امام مسجد نبوی)
☆ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
☆ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
☆ مولانا اعظم طارق شہیدؒ
☆ علامہ علی شیر حیدری مدظلہ
اور دیگر اکابرین علماء حق کی کیسٹیں دستیاب ہیں

ویڈیو سی ڈیز
☆ حقیقت مذہب شیعہ (مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ)
☆ عظمت صحابہؓ (علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ)
☆ پی ٹی وی انٹرویو (مولانا اعظم طارق شہیدؒ)
☆ شیعہ کا بیت اللہ پر حملہ (بشکریہ سلطنت سعودیہ)
☆ خصوصی تحفہ (تاریخی دستاویز)
☆ نظمیں ☆ سوفٹ ویئر ☆ ویب بنکس

کراچی میں اشاعت المعارف کی جملہ کتب ڈائری اور ماہنامہ خلافت راشدہ کے واحد ڈیلر

مکتبہ خلافت راشدہ
بنوری اسلامک ریکارڈنگ سنٹر
دکان نمبر 4 اسلام کتب مارکیٹ جامعہ علوم اسلامیہ نیوٹاؤن گرومندر کراچی پاکستان
021-4133844

خلفائے راشدینؓ کون تھے؟

غلام مصطفیٰ فاروقی ...... شکارپور

برادران اسلام! یہ کوئی انوکھا موضوع نہیں بلکہ عام وخاص جانتا ہے۔ کہ خلفائے راشدینؓ کون ہیں' لیکن بہت کم ایسے لوگ ہیں جو لفظ راشد کی پہچان کر سکیں' ایسی پہچان نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ حضرات صحیح خلیفہ کا تعین نہیں کر سکے۔

برادرن اسلام!

عوام الناس کا کیا کہنا جید علمائے کرام اور اپنے آپ کو عظیم سکالر کہلانے والے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (جن کا شمار تابعین میں ہوتا ہے) کو خلیفہ راشد کہتے ہیں۔ لیکن صحابیؓ رسولؐ امیر المؤمنین خال المسلمین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوسفیانؓ کو خلیفہ راشد کہنے کے بجائے سلطان اول کہتے ہیں۔ ہم اس نقطہ پر بحث کرنے سے پہلے (کہ امیر معاویہؓ کے واسطے خلیفہ راشد کہا جا سکتا ہے کہ نہیں) عظمت اصحاب رسولؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کریں تا کہ خلفائے الراشدینؓ کے بارے میں صحیح تصور سامنے آئے۔

عظمت صحابہ کرامؓ:۔

صحابہ کرامؓ ان خوش قسمت مطہر ومزکی مسلمانوں کو کہتے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان واسلام لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ امام اہلسنت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ تقدس صحابہؓ کی سرخی دیکر یوں گوہر افسانی کرتے ہیں۔

''جس طرح رسولؐ فطرت کا شاہکار ہوتا ہے اور انوار الٰہی کا آئینہ دار اسی طرح یاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم' رسول کا شاہکار ہوئے ہیں اور کمالات نبوت کے آئینہ دار۔

خالق نے اگر ہستی سرورؐ کو سنوارا
اصحابؓ کے دل ساقی ۔ کوثر نے سنوارے

قدرت زلف رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شانہ کرتی ہے۔ عارض نبی پر غازہ ملتی ہے۔ حسن نبی کو نکھارتی اور جمال حبیب کو سنوارتی ہے کیوں کہ جمال حبیب میں کمال محبت جھلکتا ہے اور آئینہ رسالت میں حسین ازل چمکتا ہے۔

اسی طرح رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو بناتی ہے ان کے قلوب ونفوس کا تزکیہ وتصفیہ کرتی ہے۔ ان کے قلب وجود کو منور ومتجلی کرتی ہے۔ اور ان کے تحسین وتجمل میں اپنا پورا زور اور اپنی انتہائی قوت صرف کرتی ہے۔ کیوں کہ ان کی سیرت وکردار سے حسن نبوتؐ آشکار ہوتا ہے' اور جمال رسالت نمودار!

انہی کی آئینہ زندگی میں نبی کی شان تنویر وتاثیر جھلکتی ہے اور دنیا اصحابؓ رسولؐ کے حالات ہی سے رسول کے فیوض اور کمالات کا اندازہ کرتی ہے۔ جس طرح نبی اللہ کی دلیل اور رسولؐ وجود باری تعالیٰ کا مظہر ہے اور ان کا منور ومقدس اور معصوم ومطہر ہونا لازمی ہے' اسی طرح اصحابؓ رسولؐ رسالت وصداقت کی دلیل اور باران نبیؐ نبی کی نبوت کا ثبوت ہے۔ لہٰذا ان کا حسن وکمال اور نور جمال بھی مسلم ہے۔

(الاصحاب فی الکتاب ص: ۲۷ تا ۲۸ از علامہ سید نورالحسن شاہ بخاریؒ)

حضرت شاہؒ نے سچ فرمایا کہ نبی لوگوں کو درس توحید سکھائے اور درباری الٰہی میں سربسجود ہونے کا طریقے بتلائے اور اصحاب رسول لوگوں کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سکھائیں اور اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ کے طریقے بتلائیں کہ اتباع کیسے کریں۔

برادران اسلام!

جیسے نبوت چشم قدرت کا انتخاب ہے ایسے ہی صحابیت بھی چشم قدرت کا انتخاب ہے۔ جیسے نبوت وہبی ہے کسبی نہیں۔ بعینہ ایسے ہی صحابیت بھی وہبی ہے کسبی نہیں۔

مؤرخ اسلام مفکر اسلام شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ رقم طراز ہیں۔

''صحابہ کرامؓ ذوالعزہ والاحترام ایک ایسے مقدس گروہ کا نام ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام امت کے درمیان اللہ کا عطا کیا ہوا واسطہ ہیں۔ وہ قدسی الاصل قافلہ جو انبیاء کے بعد سب سے افضل اور برتر ہے' ان کے مشاجرات پر تاریخی یا زوایتی کسی ایسی خامہ فرسائی کو قبول نہیں کیا جا سکتا جس سے ان کا تقدس پامال ہو۔

قرآن مجید کے اول مخاطب' آنخضرت صلی اللہ علیہ کے قریبی دوست اور آپؐ کے بیان کردہ فضائل کے مصداق ہیں۔ جس صحابیؓ نے ایک پل بھر کے لئے رسولؐ کو دیکھا وہ انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہے۔ انبیاء کی طرح صحابہ معصوم تو نہیں ان سے صغیرہ وکبیرہ گناہ ممکن ہے' مگر کسی صحابیؓ کے ذمہ کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہا۔ صحابیؓ معصوم تو نہیں لیکن محفوظ ہیں۔ صحابہؓ پر سب (گالی دینا) کرنا کفر ہے۔ صحابہ کرامؓ کے فضائل سوانح وافکار علوم وموافقات اور علمی وسیاسی کارناموں کو اجاگر کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت ان کی

(اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت ص: ۱۷ تا ۱۸)

صحابہ کرامؓ کی تعداد:۔

صحابہ کرامؓ کی تعداد کے بارے میں آئمہ کرام کے مختلف اقوال ہیں:

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ لکھتے ہیں صحابہؓ کے اعداد وشمار سے متعلق کوئی تاریخ کسی حتمی تعین تک نہ پہنچ سکی۔

امام شافعیؒ: کے نزدیک آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت صحابہؓ کی تعداد 60000 تھی' جن میں سے 30000 مدینہ میں تھے اور باقی اطراف میں تھے۔

امام ابوزرعہؒ: کے نزدیک 100000 تھی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایتیں کیں اور ان کے علاوہ صحابہؓ کی بہت بڑی جماعت تھی۔ دس ہزار صحابہؓ کے نام تاریخ میں محفوظ ہیں باقی اسماء پردہ گمنامی میں ہیں۔

بعض کے نزدیک صحابہؓ کی کل تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہے' ایک روایت میں ہے کہ ایک لاکھ انتیس ہزار ہے۔ دار قطنی کے مطابق کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ تھے۔ ایک قول کے مطابق دولاکھ چوبیس ہزار آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تھے۔ امام ابوزرعہؒ کے قول کو متعدد آئمہ نے راجح قرار دیا ہے۔

(ایضاً ص: ۱۵)

برادران اسلام! اب تلک ہم نے عظمت صحابہ کرامؓ پر مختصراً بحث کی ہے۔ اب آیئے خلافت کے لغوی اور شرعی معنی پر غور کریں۔

شاہ معین الدین ندویؒ لکھتے ہیں:

"خلافت کے لغوی معنی جانشینی اور کسی جگہ پر اس کے بعد بیٹھنے کے ہیں یہ لفظ خود اپنے مفہوم ومنشاء کو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ ایک اصل کا سایہ' ایک آئینہ کا عکس اور ایک حقیقی منصب کی قائم مقامی ہے"۔ (خلفائے راشدینؒ ص12)

ضیاء العلوم علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ رقم طراز ہیں:

"خلافت کے معنی لغت میں نیابت اور جانشینی کے ہیں' اصطلاح شریعت میں خلافت اس اسلامی سلطنت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کو قائم اور مستحکم کیا جائے"۔

(ازالۃ الخفاء ج۱ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بحوالہ خلافت وحکومت ص:44)

اسی کتاب کے ایک دوسرے مقام پر حضرت فاروقی شہیدؒ لکھتے ہیں "حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نزدیک خلافت کے معنی سلطنت اور فرمانروائی کے ہیں۔ اگر وہ خلافت نمونہ نبوت پر ہو' تو اسے خلافت خاصہ یا خلافت علی منہاج النبوۃ کہتے ہیں۔ اس کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ تمام ملکی اور ملی نظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شروع کردہ طریقہ اور حکم کے عین مطابق ہو' مثلاً اقامت دین' اقامت جہاد' اقامت علوم دینیہ' اقامت حدود شرعیہ وغیرہ خلافت خاصہ کو خلافت راشدہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں خلافت جابرہ ہے' جس کا انعقاد کسی صحابی سے ممکن نہیں' خلافت راشدہ وہ ہے جس کے ذریعے احکام شریعت کے نفاذ کی ذمہ داری کو پورا کیا جاتا ہے۔

اگر یہ ذمہ داری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز کے عین مطابق یعنی عزیمت کے طریقے پر ہو تو یہ خلافت راشدہ کا وہی عنوان ہے جس کا ذکر آیت استخلاف یعنی...... وعدہ اللہ الذین امنو منکم...... میں کیا گیا ہے۔ یہ خلافت راشدہ موعودہ ہے اس کا اطلاق صرف حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر ہوتا ہے کیونکہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو چاروں خلفاء مسلمان تھے اور ان کی خلافتوں کے انعقاد کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ صحابہ کرامؓ میں امت محمدیہ کے جن افراد سے خدائی وعدہ خلافت کیا گیا ہے وہ یہی مقدس لوگ تھے۔ تاہم بعد میں جتنے صحابیؓ بھی خلیفہ ہوئے ان میں ہر شخص قرآنی نص...... اولئک ھم الراشدون ...... کے مطابق راشد تھا۔ اس لئے تمام خلفاء صحابہؓ پر جن میں حضرت حسنؓ' حضرت معاویہؓ اور حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں راشدون کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔

(خلافت وحکومت ص ۴۳ تا ۴۴ از علامہ فاروقی شہید نور اللہ مرقدہ)

اوصاف خلیفہ راشد:۔

آیئے اس نقطہ پر غور کریں کہ وہ کون سے اوصاف ہیں جن کا پایا جانا خلیفہ راشد میں بے حد لازم ہے اور اگر یہ اوصاف اس شخصیت میں نہ ہو تو اسے خلیفہ راشد نہیں کہیں گے۔

مؤرخ اسلام شاہ معین الدین ندویؒ لکھتے ہیں:

"یہ ظاہر ہے صحابہؓ کا پورا گروہ خلیفہ نہیں ہو سکتا تھا اس لئے خود اس گروہ میں ایسے مخصوص قیود اوصاف کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے خلافت کا مفہوم خدا اور رسول کی منشاء کے مطابق محدود ہو کر بالکل مکمل ہو جائے اور جن لوگوں میں یہ اوصاف موجود ہوں ان کی نسبت یہ اطمینان حاصل ہو سکے' کہ وہ خلافت کو صحیح اصول پر چلائیں گے۔

چنانچہ قرآن وحدیث کے ارشادات وتلویحات سے خلافت کے مفہوم کی تکمیل کے لئے جن مخصوص اوصاف کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں۔

اوصاف نمبر 1:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اس کے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ مستحق خلافت کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپؐ نے اس کے استحقاق خلافت کا ذکر کیا ہو' ایسے قرائن بیان فرمائیں ہوں کہ جن سے فقہاء صحابہؓ نے یہ سمجھا کہ اگر آپ خلیفہ بناتے تو اسی شخص کو بناتے جو کام نبوت سے تعلق رکھتے ہوں' آپؐ نے اپنی زندگی میں اس سے لئے ہوں۔

اوصاف نمبر 2:۔

خداوند تعالیٰ نے رسول سے جو وعدے کئے ہوں وہ اس کی ذات سے پورے ہوں۔

اوصاف نمبر 3:۔

اس کا قول حجت ہو' (خلفائے راشدینؒ ص:۱۴ تا ۱۶)

آپ ان اوصاف حمیدہ کو ایک بار پھر پڑھیئے اور پھر حضرت حسنؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیجئے کیا یہ اوصاف ان حضرات کی ذات مبارکہ میں نظر نہیں آتے؟

کیا حضرت حسنؓ کے بارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا:

"یہ میرا بیٹا مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا"

کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں یہ ارشاد نہیں فرمایا:

"کہ اے معاویہؓ جب تجھے اقتدار اور جہانبانی نصیب ہو تو رعایا سے بہتر معاملہ کرنا"۔

(تفصیل کے لئے سیرت حضرت امیر معاویہ جلد اول)

"محقق العصر' مورخ اسلام علامہ محمد نافع زیدہ مجدہ"

مقام افسوس ہے:۔

برادران اسلام! مقام افسوس ہے ان سنی کہلانے والے مولویوں پر جو حضرت حسن کی صحابیت کے منکر ہیں۔ اور اس سے زیادہ مقام افسوس ہے ان پر جو اپنے آپ کو عظیم اسلامی سکالر اور سید کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں اور وہ حضرت معاویہؓ کی عظیم اسلامی خلافت کو ملوکیت کا نام دینے پر تلے ہوئے ہیں' اور یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جن حضرات کی روایتوں پر آپ حضرات اعتماد کر رہے ہیں وہ اسلام کے سب سے زیادہ دشمن رافضی وخارجی ہیں۔ برادران اسلام! یقیناً لفظ خلیفہ راشد حضرت حسن اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے بولا جا سکتا ہے اور بولنا چاہئے۔

خلفاء کون کون ہونگے:۔

صحیح البخاری کتاب الانبیاء اور صحیح المسلم کتاب الامارہ میں حدیث مبارکہ ہے:

"بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کے ہاتھ میں تھی جب بھی کسی نبیؑ کا انتقال ہوتا تو دوسرا نبی اس کی قائم مقامی کرتا' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہونگے اور بہت ہونگے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو پہلے آتا جائے اس کی بیعت پوری کرو' اور تم ان کے حقوق ادا کرتے رہو' اللہ تعالیٰ رعایا کے بارے میں خود ان سے باز پرس کرے گا"۔

اس حدیث کی تشریح علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید نور اللہ مرقدہ یوں فرماتے ہیں:

"حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے خلفاء بہت ہونگے اب جاننا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ میں خلفاء اربعہ کے بعد حضرت حسنؓ' حضرت امیر معاویہؓ' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی خلیفہ ہوئے' صحابی ہونے کی وجہ سے ہر ایک پر راشد کا اطلاق بھی ہو سکتا ہے"۔

اس تصریح کے بعد ہم پھر کہیں گے کہ پہلے چار خلفاء کے ہم پلہ' ہم مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے کوئی دوسرا خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ قرآنی آیات کے مصداق پہلے چار خلفاء ہی ہیں۔ لیکن بعد والے صحابہ کرامؓ کی خلافتیں رشد سے باہر نہیں۔ (خلافت وحکومت ص:۳۷ تا ۳۸)

قارئین محترم! حدیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ خلفاء بہت ہونگے آپ تاریخ پر نظر دوڑائیں آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام میں تقریباً ساڑھے بارہ سو سال خلافت رہی اور تاریخ کے اوراق پر آپ پڑھیں گے کہ جتنی ترقی خلافت بنوامیہ میں ہوئی اتنی ترقی کسی دور میں

Scanned with CamScanner

نہیں ہوئی۔ ترقی سے مراد فتوحات ہیں اور مراد یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد جتنی فتوحات بنوامیہ سے ہونے والے خلفاء نے کی بعد والوں نے اتنی فتوحات نہیں کی۔

لیکن چند دین فروشوں اور چند ٹکوں پر بکنے والے لوگوں نے بنوامیہ کے خلاف جو روایتیں بیان کیں اس کا جواب ہم ایک ایسے مرد قلندر کی زبان سے دیتے ہیں کہ ان کی شخصیت صرف پاک و ہند میں ہی نہیں جانی جاتی' بلکہ روس کے ایک لیڈر نے کہا تھا کہ اگر ایک عرصہ قبل مولانا عبیداللہ سندھیؒ روس آ جاتے تو تمام روس مسلمان ہو جاتا۔

مولانا فرماتے ہیں ''اموی دور اسلام کی بین الاقوامی تحریک کے ارتقاء کی ایک لازمی کڑی کا حکم رکھتا ہے ہمارے تاریخ نگاروں نے بنوامیہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا' اور بنوامیہ کے سیاسی مخالفین نے جو بعد میں ان کے تخت وتاج کے وارث بنے انہیں بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ پہلے ہم بنوامیہ کے خلاف اپنے مؤرخوں کی باتوں سے متاثر ہو جاتے تھے لیکن اب جو ہم نے دنیا کی انقلابی تحریکوں کا بغور مطالعہ کیا اور ایک انقلابی تحریک کو جن جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے ان کو پہچانا تو ہم پر اموی دور کی اصل حقیقت واضح ہو گئی۔ ہم نے بنوامیہ کی غلطیوں کو تو خوب اچھالا' لیکن ان کی جو اچھائیاں تھیں ان کا اعتراف کرنے میں بخل سے کام لیا۔

بے شک امویوں نے اسلامی حکومت کو قومی اور عربی رنگ دیا لیکن انہوں نے اسلام کے بین الاقوامی فکر کو اپنی حکومت کے تابع نہ بنایا۔ چنانچہ عہد بنوامیہ میں اسلام کا مرکز دمشق تھا لیکن ذہنی اور علمی فکر مدینہ ہی رہا۔ دوسرو لفظوں میں اسلامی فکر کی بین الاقوامیت بحال رہی۔

(خلافت وحکومت ص: ۲۷ تا ۲۸)

غور طلب امر یہ ہے کہ یہ لوگ بنوامیہ کو کیوں بھیانک شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں' تو اس کی وجہ حضرت امیر معاویہؓ ہے۔ یہ بدبخت اس صحابیٔ رسولؐ پر تبرا کرنے کے لئے تمام بنی امیہ کے عظیم کارناموں کو چھپا کر غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں:

''معاویہؓ جناب رسولؐ کے صحابہ کے لئے ایک پردہ ہیں جب کوئی شخص اس پردہ کو کھول دے گا تو اس پردہ کے پیچھے جو لوگ ہیں ان پر بھی اس کی ہمتیں اور جرأتیں بڑھ جائیں گی''۔

(تاریخ بغداد ج:۱: بحوالہ سیدنا معاویہ شخصیت و کردار ج:۲: ص:۲۹۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت ابراہیم کے علاوہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق ذخائر احادیث میں اس قدر تصریحات موجود ہیں جنہیں تواتر کا درجہ حاصل ہے

آخری گزارش:۔

برادران اسلام! آپ نے مضمون پڑھا میں یقین رکھتا ہوں کہ خلافت راشدہ اور خلفاء راشدین کے بارے میں صحیح تصور آپ کے سامنے آیا ہوگا اور جو لوگ حضرت معاویہؓ کی خلافت کو ملوکیت سے تعبیر کرتے ہیں ان کی قلم کی غلیظ سیاہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک بھی پہنچی ہے۔ دعا کریں کہ مالک ارض والسموات تمام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کا سچا محب اور سپاہی بنائے اور فتنوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

اظہار مسرت

ملک کی معروف عظیم دینی یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں میں بزم گلہائے دیوبند کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔

جس میں شریک ہونے والے تمام طلباء نے یہ عزم کیا کہ ہم اپنے جید علماء کرام ومشائخ عظام کے دست شفقت میں رہتے ہوئے ان شاء اللہ ملک کے تمام دینی مدارس واسکول وکالجز اور یونیورسٹیوں میں یہ بزم قائم کر کے مندرجہ ذیل اغراض ومقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے سرانجام دیں گے۔

اغراض ومقاصد:۔

(1) طلباء میں ذوق خطابت کو اجاگر کرنا تاکہ وہ موقع کی مناسبت سے احسن انداز میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر سکیں۔

(2) طلباء کو اپنے مؤقف پر [illegible]ر کرنا اور ان کے اندر وہ جذبہ اجاگر کرنا جو ہمارے اسلاف میں موجود تھا۔

(3) طلباء کو ہر باطل فرقے کے خلاف مناظرے کی تیاری کرانا تاکہ حق و باطل میں امتیاز ہو سکے۔

(4) طلباء میں تحریری صلاحیت کو اجاگر کرنا۔

(5) طلباء کے قیمتی لمحات کو ضائع ہونے سے بچا کر انہیں وقت کی قدر و قیمت سے آگاہ کرنا۔

(6) طلباء کو ہر اس محاذ کے لئے تیار کرنا جس پر ہمارے اسلاف تھے۔

(7) طلباء میں افہام و تفہیم کی صلاحیت کو پیدا کرنا۔

رابطہ کے لئے شبیر احمد فاروقی
جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں

طارق مگر ہے اپنی وہی چاندنی کے ساتھ

مجھ سے جو بگڑا یار بنائی ہے کس کے ساتھ
توڑے گا یہ ملاپ بھی دم دشمنی کے ساتھ
تربت پہ میرے آ کے کہے گا ضرور وہ
افسوس تجھ سے ملتا تھا میں بے رخی کے ساتھ
حق بات کہنے والے ابھی تک زندہ ہیں
جھنگوی نظر میں آتا ہے صد تشنگی کے ساتھ
دریا دشت طے ہوئے جو ہر نہ مل سکا
روتا ہوں بس میں لپٹ کے افتادگی کے ساتھ
ہر چند پڑ گئے ہیں اندھیروں میں لوگ سب
طارق مگر ہے اپنی وہی چاندنی کے ساتھ
مہتاب آفتاب ہیں زعموں میں اپنے لوگ
ڈالے ہوئے ہیں ہاتھ مگر گمراہی کے ساتھ
جم کر نہ رہ سکا کوئی ہاں کوہسار علم
کل صبح کس جگہ پہ تھا اب ہے کس کے ساتھ
لوٹیں گے سیم وزر جو کبھی ہاتھ آ گیا
پھرتے ہیں ہم ابھی تو بہت بے کلی کے ساتھ
سرمایہ حیات حکومت بنا لیا
الفت غرض نہیں ہے نہ ہے دشمنی کے ساتھ
عینی شہادتوں سے بتائیں گے ہم کبھی
صد بار ڈس چکے ہیں تیری رہبری کے ساتھ
مجھ کو پسند کیوں ہے زکی شاعری میں اب
کہتا ہے ایک شعر نہیں ہے کسی کے ساتھ
لازم ہے یاد رکھنا بس اس شعر کو حبیب
میں ہوں سناتا تجھ کو بہت آگہی کے ساتھ
فرصت کبھی ملی تو سنائیں گے داستاں
کیا کیا ستم ہوئے یہاں رہبری کے ساتھ

نمبر1: جبل استقامت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ
نمبر2: مولانا محمد زکی کیفی فرزند اکبر حضرت مفتی اعظم پاکستان
نمبر3: مولانا قاضی عبدالعلیم حقانی نائب مہتمم عربیہ مجمع المدارس کلاچی

(المرسل: حافظ مولوی یحییٰ احمد عاصم حقانی)

طالبانِ علوم نبویہ کے لئے ایک راہنما تحریر

علم کی عظمت اور اس کے آداب

مولوی محمد حسان سکھروی

حسن ادب:۔

بلاشبہ وہ اہم ترین بات جس طرف ایک ذکی و ذہین طالب علم کو اپنی چڑھتی ہوئی جوانی میں سبقت کرنی چاہیے اور نفس کو اس کے حصول میں تھکا دینا چاہیے وہ حسن ادب ہے جو بہترین کردار ہے۔ جس کی عمدگی کی شہادت شریعت، عقل اور سلف صالحینؒ نے دی ہے چنانچہ فرمایا حسن ادب ایک ہنر مند طالب علم کا زیور ہے جس کے ذریعے وہ پروان چڑھتا ہے اور بلندی کے مقامات طے کرتا ہے اسی حسن ادب کی بناء پر علم میں نور پیدا ہوتا ہے، پختگی اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔ جب حضرت قاضی امام ابو یوسفؒ سے ان کے درجہ قضا تک پہنچنے کی بابت سوال کیا گیا تو حضرتؒ نے جواب میں ارشاد فرمایا

ما بلغ من بلغ إلا بالحرمة
وما سقط من سقط الا بترک الحرمة

ترجمہ: فرمایا کہ کوئی بھی بلندیوں پر حسن ادب حاصل کیے بغیر نہیں پہنچا اور کوئی بلندیوں سے نہیں گرا مگر حسن ادب ترک کرنے کی وجہ سے۔

معلوم ہوا حسن ادب ہی اصل چیز ہے جس کی وجہ سے طالب علم کے علم میں نور پیدا ہوتا ہے اسی بنا پر بلندیوں کا سفر طے کرتا ہے جہاں سے ہر کس و ناکس کی رسائی ممکن نہیں اور فرمایا محض پڑھنے پڑھانے سے علم تو حاصل ہو جاتا ہے مگر علم کا نور حاصل نہیں ہوتا علم کا نور اساتذہ اور کتابوں کے ادب سے حاصل ہوتا ہے۔

مشقت برداشت کرنا:۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ جو قرآن مجید میں مذکور ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حصول علم کے لیے مثالی کردار ادا کیا۔ جب سفر کا آغاز فرمایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا...... او امضی حقبا...... الآیۃ (یعنی یونہی سالہا سال تک چلتا رہوں گا) باوجودیکہ یہ سفر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر لازم و واجب نہیں تھا مگر حصول فضائل کے لیے آپ نے اس پر مشقت سفر کو برداشت کیا ایک جگہ ارشاد فرمایا...... لقد لقینا من سفرنا ھذا نصباً...... (ہمیں اس سفر میں بہت تکلیف پہنچی ہے)۔ جب موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو بات چیت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے سفر کا قصد ان الفاظ میں ظاہر فرمایا...... ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشداً؟ ...... (کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو مفید اور بھلی چیز آپ کو سکھائی گئی ہے اس میں سے آپ کچھ مجھ کو بھی سکھا دیں؟)۔ یہ در حقیقت ایک درخواست تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں پیش فرمائی۔

بارہ آداب:۔

اس درخواست پیش کرنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جن جن آداب کا لحاظ رکھا حضرت امام رازیؒ نے ان میں بارہ قسم کے انتہائی لطیف پیرائے کے آداب کو ذکر فرمایا ہے، طالب علم کو چاہیے کہ انہیں پڑھے، یاد رکھے اور ذوق شوق سے ان پر عمل کرے اور کامیابی حاصل کرے۔

(۱) لفظ ھل اتبعک (کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟) ذکر فرمادیا کہ میں تابع ہوں گا اور آپ متبوع ہوں گے۔

(۲) اور اس اتباع کی اجازت بھی طلب فرمائی کہ مبادا آپ کی طبیعت کے خلاف نہ ہو اس میں انتہائی فروتنی اور تواضع کا ثبوت پایا جاتا جو طالب علم کے لیے لازمی ہے۔

(۳) اور ان تعلمن (کہ آپ مجھے سکھا دیجئے) کا عنوان اپنے بارے میں لاعلمی کا اظہار ہے اور ساتھ ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کے عالم ہونے کا اعتراف بھی ہے جو ہر طالب علم کے لیے اہم سبق بھی ہے۔

(۴) اور مما علمت (جو مفید چیز آپ کو سکھائی گئی اس میں سے کچھ مجھ کو بھی سکھا دیجئے) کے کلمات میں "من" تبعیضیہ کا ذکر ہے اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اپنا کچھ علم سکھا دیجئے میرا مقصد علم میں آپ کی برابری کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علوم میں سے بعض علوم کا حصول پیش نظر ہے۔

(۵) اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آپ کو عطا کردہ علوم کا میں محتاج ہوں وہ طالب ہی کیا جو استاد کا محتاج نہ ہو۔

(۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام رشد و ہدایت کے طلب گار تھے جس سے لاعلمی اور انجانے پن کے بادل چھٹ جاتے اور انسان اندھیرے سے نکل کر نور علم کا مشاہدہ کرتا ہے۔

(۷) اور موسیٰ کلیم اللہ حضرت خضر سے درخواست فرما رہے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ تعلیم میں وہی معاملہ فرمائیں جیسا کہ رب تعالیٰ نے خود ان کے ساتھ مہربانی کا معاملہ فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ان تعلمن مما علمت رشداً۔ (کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو مفید اور اچھی چیز آپ کو سکھائی گئی ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی سکھا دیجئے)۔

(۸) فرمایا اصل متابعت تو شاگرد کا استاذ کے رنگ میں رنگ جانا ہے، شاگرد استاد کے ارشادات کو بلا چوں چرا قبول کرے اس کے سامنے حیل و حجت نہ کرے اور کٹھ حجتی سے ہمیشہ باز رہے۔ اسی معنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے "انا عبد من علمنی حرفا" میں غلام ہوں ہر اس شخص کا جس نے مجھے ایک حرف سکھایا۔

(۹) حضرت موسیٰ نے فرمایا ھل اتبعک (کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتباع ہر ہر چیز میں ہے کسی خاص چیز کی قید نہیں ہے۔

(۱۰) باوجودیکہ شاگرد بڑے بڑے مناقب پر فائز تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے علوم پر احاطہ دیا تھا جو بارونق اور باسعادت تھے لیکن پھر بھی ان میں علمی درجہ کی طلب تھی اور اصحاب علم کی تعظیم کامل اور مکمل تھی جو مطلوب ہے

(۱۱) تلمیذ نے اتبع پہلے اور ان تعلمن کا لفظ بعد میں ذکر کر کے اشارہ فرمادیا اس بات کی طرف کہ میں پہلے خادم ہوں متعلم اس ادب کی جتنی بھی افادیت بیان کی جائے کم ہے آج کل طلبہ میں یہ صفت عنقا ہو چکی ہے الا ماشاءاللہ۔

(۱۲) اور اتباع و خدمت پر کوئی عوض طلب نہیں فرمایا بلکہ ان تعلمن فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ اس اتباع کے بدلے میں کوئی مال و جاہ طلب نہیں کرتا بلکہ میری غایت تو صرف طلب علم ہی ہے۔

اس واقعے سے یہ بارہ ادب معلوم ہوئے لیکن ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کمال ادب اور تواضع و انکساری میں مثالی کردار بھی معلوم ہوا فاعتبروا یا اولی الابصار! اے بصیرت والو! عبرت لو!!

حصول ادب کے طریقے:۔

اسی طرح حضرت امام شافعیؒ سے سوال کیا گیا کہ

بزم قارئین

☆ مولانا حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا انٹرویو بہت پسند آیا۔ حضرت دیوبندی کا کا ایڈریس اور فون نمبر دے دیں اور مولانا محمد عالم طارق کی پریس کانفرنس میں ہونے والا بیان پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔

☆ محترم جناب ابراہیم قاسمی مدظلہ کا وزیر اعلیٰ ہاؤس میں جرأت مندانہ بیان حضرت جھنگوی شہیدؒ کے درد دل کا نتیجہ اور ان کی پیشین گوئیوں کی تکمیل ہے۔ جب حضرت قاسمی کا بیان پڑھا تو جرنیل قائد مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی یاد تازہ ہوگئی۔ رسالہ جلدی شائع کریں کیوں کہ رسالہ کے انتظار میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور دل بے چین رہتا ہے۔

(محمد ثناء اللہ اسعد چمن شاہی رئیس ادارہ دعوت و تبلیغ امیر عزیمت صدیق اکبرؓ چوک جمن شاہ تحصیل وضلع لیہ)

☆ خلافت راشدہ رسالہ کا مستقل قاری ہوں۔ بندہ کچھ دن پہلے موٹر سائیکل سے گر کر زخمی ہو گیا ہے۔ جلد صحت یابی کی دعا کی درخواست کی اپیل کی جاتی ہے۔

(محمد ادریس یعقوب اسلام آباد)

☆ خلافت راشدہ میں مولانا محمد عالم طارق کا تفصیلی انٹرویو بھی شائع کریں۔

(محمد صفدر محمود فاروقی اینڈ تصور عباس قریشی)

☆ سابقہ شیعہ مجتہد امیر رضا قمی کی کھری کھری باتیں ضرور لکھا کریں۔ (محمد رمضان نیازی نواں کوٹ چوبارہ)

☆ ہارون آباد (خلافت راشدہ) ہارون آباد کے مین بازار میں سیدنا صدیق اکبرؓ کا نیا بورڈ نصب کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق سیدنا صدیق اکبرؓ کے نام سے منسوب چوک کا پرانا بورڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا تھا۔ جس کی تبدیلی کے لئے کافی جوش وخروش کارکنوں میں پایا گیا اور کارکنوں کی بھرپور محنت اور تاجر برادری کے دل کھول کر تعاون کیا۔ قاری منظور احمد طارق معاون ضلعی کنوینئر ملت اسلامیہ سابقہ تحصیل صدر قاری عبدالرشید فاروقی اور ملک فاروق احمد بھائی عبدالوحید' محمد افضل' راجہ محمد رفیق منگو ملک محمد آفتاب' محفوظ احمد اور روزنامہ اسلام دعلی رضا کی جدوجہد سے نیا بورڈ نصب کر دیا گیا۔ یہ بورڈ پانچ فٹ اونچا ہے اور جو چار بازاروں میں واضح دکھائی دیتا ہے۔ تعاون کرنے والوں میں ملک محمد ارشد کریانے والے' حافظ طارق بھائی' حاکم علی' عبدالماجد جوئیہ' بھائی شکیل' ملک اختر' حاجی لیاقت دیگر کارکنوں نے خصوصی تعاون کیا۔ بورڈ پر لکھائی لائٹ ٹیپ سے کی گئی جو پڑھنے میں واضح دکھائی دیتی ہے۔

☆ خلافت راشدہ کا مستقل قاری ہوں مگر ہمارے ضلع میں اس کی ترسیل کا کوئی خاص بندوبست نہیں۔ جس سے ہمیں کافی پریشانی ہوتی ہے۔ اور ہر ماہ رسالہ 15 تاریخ کے بعد ملتا ہے۔ جناب کی وساطت سے ہم قائدین جماعت کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور جماعتی دوستوں کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ مصائب وآلام کے اس مشکل دور وحکومتی جبر وتشدد کے دور میں صرف ماہنامہ خلافت راشدہ ہی ہمارے زخمی دلوں کو تسلی بخشتا ہے۔ اس لئے اس کو ہر عام وخاص تک پہنچایا جائے۔

(قاری محمد نثار صدیقی' قاری فدا کانشوی' قاری فرید احمد بالاکوٹی عطر شیشہ ضلع مانسہرہ)

☆ فروری کا شمارہ آنکھوں کے سامنے ہے جس کی خوبصورت دیدہ زیب چھپائی واقعات نے بے حد متاثر کیا۔ خصوصاً قاتلان حسینؓ کی شناخت کا مضمون پڑھ کر بہت ہی معلومات ہوئیں۔

(شمس الاسلام گجر میر محمد صالح جامعہ اسلامیہ درو شیہ کراچی)

☆ میں یونیورسٹی کا ایک طالب علم ہوں اور ساتھ مدرسہ میں پڑھتا ہوں۔ میرے ایک دوست عبدالصمد نے مجھے خلافت راشدہ پڑھنے کے لئے دیا۔ جو مجھے بہت اچھا لگا میرا دل چاہتا ہے کہ خلافت راشدہ کو عام کرنے میں آپ کا معاون بن جاؤں۔

(فخر زمان معاویہ بروہی کراچی)

☆ الحمدللہ سپاہ صحابہؓ کا ایک ادنیٰ سا خادم ہوں۔ اور یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ سپاہ صحابہؓ وہ جماعت ہے کہ جس نے ایثار وقربانی میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی۔ عرصہ دراز سے میں خلافت راشدہ کا قاری ہوں اور صرف خلافت راشدہ ہی پڑھتا ہوں۔ ہر ماہ کی یکم سے موصوف کا انتظار ہلال عید کی طرح رہتا ہے۔ پھر جب یہ ناتواں ہاتھوں میں آتا ہے تو جوش محبت سے اسے چومتا ہوں اور سینے سے لگاتا ہوں ایک سکون سا محسوس ہوتا ہے۔ آخر کیوں نہ ہو یہ میرے بہت ہی پیارے قائد حضرت فاروقی شہیدؒ کی نشانی ہے۔ ان کا جلایا ہوا چراغ ہے جس کی روشنی میں ہم سوئے منزل رواں دواں ہیں۔ خلافت راشدہ کو صرف ایک بار نہیں یقین کریں بار بار پڑھتا ہوں ہر بار ایک نیا مزہ محسوس ہوتا ہے۔ کسی مقام پر مسکراہٹ کا تحفہ دیتا ہے اور کسی مقام پر آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔ میں سب سے پہلے فرمودات کا صفحہ پڑھتا ہوں جس میں قائدین کے فرمودات درج ہوتے ہیں۔

(ابوطلحہ محمد اقبال ماسی مدرس مدرسہ فیض العلوم امام وخطیب جامعہ مسجد حدیث الاسلام اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر 41)

☆ ہر ماہ کئی ساتھیوں کو رسالہ پڑھواتا ہوں۔ مارچ کا رسالہ بہت پسند آیا۔ خاص کر حکیم ابراہیم قاسمی کے خطاب کی رپورٹ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ہر شمارے میں شہزادہ پارلیمنٹ پیر طریقت جبل استقامت رہبر شریعت وکیل ناموس صحابہؓ جرنیل ملت اسلامیہ کی ایک تقریر ضرور شائع کریں۔ مولانا عالم طارق کو باضابطہ جھنگوی شہیدؒ کے قافلے میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

(مظہر حسین ہزاروی' حافظ محمد شفیع نعمانی کرتار پور راولپنڈی)

☆ تقریباً تین سال سے ماہنامہ خلافت راشدہ کا قاری ہوں اور خلافت راشدہ کا ہر مہینے بے چینی سے انتظار کرتا ہوں۔ یہ مشن جھنگوی کا حقیقی ترجمان ہے اور انٹرویو بہت ہی شوق سے پڑھتا ہوں۔ الحمدللہ اس کڑے وقت میں ماہنامہ خلافت راشدہ جو کردار ادا کر رہا ہے یقیناً یہ زخم خوردہ کارکنوں کے لئے جنت سے کم نہیں ہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے نام اپنی نظم کا یہ شعر پیش کرتا ہوں۔

میں اپنے لہو میں نہا کر آیا ہوں
سر پہ تاج شہادت سجا کر آیا ہوں

(ہارون الرشید متعلم جامعہ محمودیہ جھنگ صدر)

☆ مارچ کا شمارہ ہاتھ میں ہے جو بڑا پیارا لگا۔ خصوصاً مولانا عالم طارق مدظلہ کی پریس کانفرنس کی باتیں بہت اچھی تھیں۔ جناب ابراہیم قاسمی ایم پی اے کا خطاب بہت پسند آیا۔ انہوں نے جھنگویؒ قاسمیؒ فاروقیؒ اور اعظم طارق شہیدؒ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ ایسے ہی لوگ بادشاہوں کے سامنے حق کی بات کہتے ہیں۔ شیعہ نواز کبھی حق بات نہیں کہہ سکتے انہیں اپنی لیڈری کا خطرہ ہوتا ہے۔ حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا انٹرویو بہت معلوماتی تھا۔ خلافت راشدہ ڈائری بھی بہت خوبصورت ہے جو مجھے بہت پسند آئی ہے۔ میرے بعد جتنے لوگوں نے دیکھی سبھی عاشق ہو گئے جس کی مشن کی بنیاد جھنگویؒ نے رکھی اس کی ہر چیز کیوں نہ پیاری لگے۔

(منظور احمد فاروقی' قاری علاؤالدین مدرسین محمدی دار العلوم اسلامیہ چہر مظفر آباد)

☆ مارچ کے شمارے کا کوئی جواب ہی نہیں' مولانا ارشاد احمد دیوبندی کا انٹرویو بہت ہی اچھا تھا۔ مولانا محمد

اعظم طارق شہیدؒ کا خطاب ہر شمارے میں شائع کیا کریں۔ بزمِ قارئین اور ایڈیٹر کی ڈاک بہت اچھے سلسلے ہیں۔

(عابد علی، گور گیج اوباڑو)

☆ مولانا اعظم طارق شہید نمبر پڑھا اور ساتھیوں کو پڑھایا مجھے بہت پسند آیا۔ میں ایک غریب آدمی ہوں میری تنخواہ 1200 روپے ہے اگر میں امیر ہوتا تو خصوصی شمارہ ایک لاکھ خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کر دیتا۔

(سرائیکی شاعر قاری عبدالرحمٰن عابد بلوچ نگر ڈیرہ اسماعیل خان)

☆ اہلسنت والجماعت صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کی شوریٰ کے فیصلہ جات۔

اہلسنت والجماعت صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کی شوریٰ کا ایک اہم اجلاس جامعہ حیدریہ لقمان خیرپور سندھ میں زیر صدارت حضرت مولانا بدرالدین حسینی کے ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

☆ بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے کے لئے مرکزی جماعت کے متعارف کئے گئے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا جائے گا۔ مقامی جماعتیں اس سلسلہ میں بھرپور تیاری کریں۔ اضلاع اپنی تیاری کی رپورٹ صوبے کو ارسال کریں۔ امیدوار کی لسٹ صوبائی جماعت کو ارسال کی جائے۔

☆ قائد محترم حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہٗ صوبہ سندھ کا دورہ سکھر سے شروع کریں گے۔ خیر پور میرس شکار پور، جیکب آباد، لاڑکانہ، دادو، نوشہرہ فیروز، نواب شاہ، سانگھڑ کے اضلاع کا پہلے مرحلے میں دورہ ہوگا۔

(رپورٹ: نجم الدین مجاہد)

☆ فروری کا شمارہ کل مورخہ 15 فروری کو ملا، پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ ایک عرض ہے کہ جب بھی کسی کا سالانہ چندہ ختم جائے تو فوراً اس شکریہ ادا کرتے ہوئے آئندہ کے اسے خریدار بنانے کے لئے وقت پر اطلاع دیں۔ اس میں آپ حضرات کی بے حد کوتاہی ہے۔

الحمدللہ خلافت راشدہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی اور کامیابی عطا فرمادیں۔

آپ حضرات کوشش کریں پہلے ہفتہ قارئین کے ہاتھوں میں خلافت راشدہ ہو۔ فروری کے شمارہ میں تمام مضامین بہت ہی عمدہ اور معیاری تھے۔ خصوصاً جھنگوی شہیدؒ کے بارے میں مولانا الیاس بالاکوٹی اس طرح سابق ذاکر فیض الحسن فیضی کا مضمون بہت ہی دل کش اور حقائق سے پردہ چاک کیا گیا ہے۔

اسی طرح جنوری کے شمارے میں قائد محترم علی شیر حیدری کا مضمون نہایت اچھا اور چونکا دینے والا تھا۔

ایک سلسلہ مسائل اور اِنکا حل شروع فرمادیں۔

دلوں سے ایک بات دل میں کھٹکتی ہے خصوصی نمبر میں مولانا ثناء اللہ سعد، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی کا مضمون نہ دیکھ کر دلی دکھ ہوا۔ اسی طرح خلافت راشدہ میں ان حضرات کا اور قاضی اسرائیل گڑنگی کے تحریرات نہیں ہوتیں کیا خدانخواستہ یہ حضرات ہمت تو نہیں ہار گئے؟۔

(یحییٰ عاصم کلاچوی)

☆ خلافت راشدہ بہت زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ہر ماہ اپنے کئی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیتا ہوں جس سے ہماری کافی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔

(عبدالسنان وٹو جنڈ ولہ بہاولنگر)

☆ رسالہ خلافت راشدہ ہر ماہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں تو ایمان تازہ ہوتا ہے۔ دلوں کا حوصلہ بڑھتا ہے اس سرزمین پر ابھی تک جانشین صحابہؓ موجود ہیں۔

(آفتاب احمد فاروقی جھمٹ اٹک)

☆ عظیم قائد کے...... عظیم بھائی نے...... عظیم کام کیا مولانا محمد عالم طارق مدظلہٗ کو اس فیصلہ پر خراج تحسین پیش کرتے کہ تو حضرت مدظلہٗ نے فراخ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے غیر مشروط ملت اسلامیہ کی قیادت پر اعتماد سے جماعت میں انتشار ڈالنے والوں کے حوصلے پست کئے ہیں اور ان کے ارادے خاک میں ملا دیئے ہیں۔ جماعت کی قیادت سے قوی امید ہے کہ وہ مولانا محمد عالم طارق مدظلہٗ کی ہر ممکن حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ مولانا محمد عالم طارق کا انٹرویو شائع کریں۔

(محمد اصغر مدنی محمد شاہد کلیم کوٹ ادو)

☆ ہم باعدگی سے ماہنامہ خلافت راشدہ کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس فکر میں رہتے ہیں کہ آنے والے مہینے کا رسالہ ہمارے ہاتھ میں کب آئے گا۔ ہم مصائب وآلام ظلم و جبر کے اس دور کے اندر جہاں قائدین سے لے کر کارکن تک ہر ایک آزمائشوں کے دور میں گزر رہے ہیں۔ آئے روز حکومتی پابندیوں اور جبر و تشدد کا بازار گرم ہے دن دیہاڑے علماء اور کارکنوں کو شہید کیا جارہا ہے۔ اپنے اور بیگانوں کے طعنے برداشت کر رہے ہیں۔ اس طرح ہمارے ساتھ ساتھ ماہنامہ خلافت راشدہ کی پوری ٹیم بھی اس طرح حکومتی اور غیر حکومتی جبر و تشدد کا سمندر عبور کر رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود قائدین اور کارکنان کے درمیان رابطہ کے فریضہ احسن انداز سے سرانجام دے رہی ہے۔ قائد محترم مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کا انٹرویو شائع کریں۔

(حافظ ہاشم دین ہاشمی بالاکوٹی، ضیاء الرحمٰن ضیاء درجہ سابقہ جامعہ رحمانیہ بفرزون کراچی)

☆ رسالہ کافی دیر سے ملتا تھا اب وقت پر مل جاتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ رسالہ میں کافی لفظی غلطیاں ہوتی

سکول سسٹم
کے قیام کی ضرورت

موجودہ ترقیاتی دور میں مروجہ دنیاوی تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلسلہ میں **پری کیڈٹ** طرز پر ایک مروجہ تعلیمی سسٹم کی ضرورت ہے۔ جو ایسے نوجوان تیار کر سکے جن کے ذریعے خلافتِ راشدہ کے احیاء کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مدد لی جا سکے۔

اس اہم منصوبہ کی تکمیل کے لئے نیٹ ورک تیار ہے۔

اس اہم منصوبہ میں دلچسپی رکھنے والے اہلِ خیر اور معاونین اپنی آراء اور تجاویز سے آگاہ فرمائیں۔

رابطہ کیلئے
عبدالوحید
پروجیکٹ منیجر سکول سسٹم
دفتر خلافت راشدہ، ریلوے روڈ فیصل آباد
موبائل 0300-7627816

Scanned with CamScanner

تھیں۔ فروری کے شمارہ میں تو بے شمار غلطیاں تھیں۔ اور بیک ٹائٹل پر بھی کتابت کی غلطیاں ہیں۔ براہ کرم ان غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش فرمائیں۔ قائدین کی جو آپس میں صلح ہوئی ہے مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے اور جامعہ مسجد حق نواز کے خطیب کے لئے ایک کارکن کی حیثیت سے میرا مشورہ ہے کہ اگر قائدین علامہ علی شیر حیدری مدظلہ، مولانا احمد لدھیانوی اور مولانا عالم طارق مدظلہ میں سے کوئی ایک منتخب ہو جائے تو کیا کہنے۔ اگر کسی دوسرے قائد کو منتخب کیا جائے تو ہمیں مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی مدظلہ مولانا عبدالغفور ندیم آف کراچی بہت بہتر معلوم ہوتے ہیں۔

(حافظ تنویر احمد مبشر چک نمبر 542 گ۔ب بلوآنہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد)

☆ آٹھ سال سے آپ کے ماہنامہ خلافت راشدہ کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ آپ کا رسالہ صحابہ کرامؓ کی عظمت اور ان کی اہمیت کو بڑے احسن انداز میں بیان کرتا ہے۔ اور مسلسل کم وبیشی کے علاوہ پرنٹ اور بروقت حصول جو انتظام کیا ہے تعریف کے لائق ہے۔ دوسری بات اکثر علماء کرام اور مفتیان عظام سے انٹرویو لے رہے ہیں تعریف کے لائق ہے۔ ملتان کے مولانا ابوبکر رحیمی سے انٹرویو لے کر اپنے رسالہ میں شائع کریں۔

(حافظ سیف اللہ چترالی پشاور)

☆ مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کا انٹرویو شائع کیا جائے اور اس کے علاوہ خلافت راشدہ کی کوئی ویب سائٹ ہے تو بتا دیں۔ پرانے خلافت راشدہ رسالے کس طرح مل سکتے ہیں خاص طور پر ماہنامہ خلافت راشدہ کے جو خاص نمبر چھپے ہیں۔

(وقار احمد لاہور)

☆ کافی عرصہ سے ماہنامہ خلافت راشدہ کا نام سن رہا تھا لیکن اس کو پڑھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اپنی سستی کی وجہ سے شہدائے ملت اسلامیہ کا بڑا معتقد ہوں کہ ان حضرات کی دل وجان سے قدر کرتا ہوں۔ ایک دوست نے میرے ساتھ یہ احسان کیا کہ مجھے ایک دن کہنے لگا کہ بھائی ماہنامہ خلافت راشد پڑھا کرو اس میں بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو آپ کو روشنی عطا کریں گی۔ جب میں نے گزشتہ ماہ ذوالحجہ کا ماہنامہ پڑھا تو بہت فائدہ ہوا۔ تو پکا عزم کر لیا کہ آئندہ کوئی ماہنامہ ایسا نہ ہو جو میرے پاس نہ آئے۔ آئندہ بھی ان شاءاللہ اس ماہنامہ کا منتظر ہوں گا۔

(عبدالباسط قریشی گڑھی حبیب اللہ جاگیر ضلع مانسہرہ تحصیل بالاکوٹ)

☆ فروری کا رسالہ میرے سامنے ہے تمام مضامین بہت اچھے ہیں۔ خصوصاً حضرت جھنگویؒ شہید اور حضرت ایثار القاسمیؒ کے مضامین بہت پسند آئے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آئندہ شمارے میں مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔

(ساجد علی معاویہ گڑھ ہری پور ہزارہ)

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کا خصوصی نمبر بہت ہی اعلیٰ اور قیمتی تھا۔ جس سے ماضی کے اکابر کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ، مولانا شعیب ندیم شہیدؒ، مولانا فاروقی شہیدؒ، مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

(حافظ محمد احمد قاسمی 35 پکا کھوہ قبولہ)

☆ ماہ جنوری کا رسالہ نہایت خوبصورت تھا۔ خاص طور پر رسالے کی ڈیزائننگ اور مضامین بہت ہی اچھے تھے۔ مگر آپ نے ''تحقیق وتجسس'' کا سلسلہ کیوں ختم کر دیا؟ جلد از جلد یہ سلسلہ دوبارہ شروع کریں۔ اور شاہین سپاہ صحابہ مجاہد اسلام انداز اعظم شہید ثانی اعظم طارق شہیدؒ حضرت مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی سے انٹرویو لے کر جلد شائع کریں اور یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ نے خلافت راشدہ کی ویب سائٹ بنالی ہے۔ یقیناً اس وقت ہمارے نوجوان ساتھیوں کو اس کی نہایت ضرورت تھی اور اس سے مشن جھنگویؒ سے آگاہ کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔

(رانا عقیل احمد ضلع سکھر سندھ)

☆ ہم شکردرہ اٹک سے حافظ سعید الرحمٰن، صدیق بٹ، حافظ شیر افسر، منیر احمد، ندیم احمد احسان اقبال اور اہل شکردرہ کی جانب سے جبل استقامت حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے برادر مولانا عالم طارق مدظلہ کو جماعت میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

شیر جھنگ مولانا عبدالغفور جھنگوی کی خطابت مسجد حق نواز شہیدؒ پر تقرر پر خیر مقدم کرتے ہیں اور علامہ علی شیر حیدری مولانا احمد لدھیانوی ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی اور دیگر قائدین پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ اور حکمرانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ قائد شہید مولانا اعظم طارقؒ اور علامہ علامہ علی شیر حیدری کے والد حاجی وارث اور ڈاکٹر ہارون قاسمیؒ کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائیں۔

(حافظ سعید الرحمٰن شکردرہ اٹک)

☆ فروری کے میگزین میں تو سابقہ شیعہ ذاکر سید ابوالحسن فیضی کی کہانی خودان کی زبانی کی تحریر اور قاتلان حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شناخت مناظر اسلام علامہ عبدالشکور لکھنوی کی تحریر نے ایمان افروز تحریروں نے کر خلافت راشدہ کو مزید زینت بخشی۔

(حافظ محمد عادل فاروقی، حافظ محمد طاہر معاویہ، محمد تنویر، شہباز فاروقی، عبدالرحمٰن صفدر...... پڑیانہ لاہور)

☆ ہر ماہ کا رسالہ تو باقاعدگی سے پڑھتا ہوں لیکن فروری کا رسالہ میں اسلامی تاریخ کے درخشندہ ستارے اور قاتلان حسینؓ کی شناخت مناظر اسلام علامہ عبدالشکور لکھنوی کے قلم سے اور دفاع صحابہ کرامؓ من جانب رب العالمین کی تیسری قسط اور سید ابوالحسن فیضی کی تحریر بہت پسند آئی۔ اور امیر عزیمت حق گوئی کے آئینہ میں اور فاروقی شہیدؒ کی تحریر بھی پسند آئی اور خلافت راشدہ اپنے نام کے حروف کے آئینہ میں اور اولیات سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تحریریں بھی بہت اچھی تھی۔ میری گزارش ہے کہ انٹرویو کا سلسلہ برقرار رکھیں اور حیدری صاحب کا انٹرویو بھی شائع کریں۔

(نجم الحسن دارالقرآن صدیقیہ گدائی ڈیرہ غازیخان)

☆ خلافت راشدہ فروری میں علامہ عبدالشکور لکھنوی فاروقی کی تحریر امامت وخلافت مسلم اور شیعہ کا اختلاف اور امیر عزیمت امام انقلاب حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے حالات وواقعات کارناموں نے تو خلافت راشدہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ چونکہ مولانا حق

اصحاب علم وادب کے لئے

خوشخبری مولانا کے ذاتی حالات، کارنامے، جدوجہد مذہبی خدمات، انداز خطابت، خطیبانہ الفاظ کا حسین شاہکار...... ادیبانہ طرز تحریر...... کی شکل میں اردو ادب کا حسین مرقع

شاندار کتاب جرنیل ملت اسلامیہ آبروئے دیوبند مدبر سیاستدان

حضرت مولانا محمد **اعظم طارق** شہید شخصیت وکردار کے آئینہ میں

زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ آج ہی قریبی بک سٹال سے طلب کریں۔

صفحات 112 ...... قیمت 50 روپے

ناشر ومرتب: محمد حسین اقبال ...... جامعہ محمودیہ گوجرہ روڈ جھنگ صدر

Ph:0471-613394

نواز خود ہی ایسے چاند تھے جس کی روشنی میں مولانا فاروقی جیسے ہیرے اللہ نے سپاہ صحابہؓ کو دیئے۔ مولانا فاروقی شہیدؒ کی کتاب پھر وہی قید قفس میں سے جیل کے حالات خلافت راشدہ میں ضرور شائع فرمائیں۔

(حافظ عادل فاروقی، محمد تنور معاویہ ہڑیانہ ضلع لاہور)

☆ خلافت راشدہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باڈر تک مشن جھنگویؒ پہنچانے کے لئے نمائندگان مہیا کئے۔ اور جنہوں نے خلافت راشدہ رسالہ پہنچایا اللہ آپ کو مزید محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مشن جھنگویؒ کا رسالہ ہم تک پہنچانے اور محنت کرنے پر ہم راؤ سرفراز فاروقی، محمد یاسین فاروقی کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (قاری محمد ارشد طوفانی ساہنکے، قاری محمد ارشد بارہ دری، قاری شمس الدین چنڑ میر، قاری شبیر احمد عثمانی منہالہ، قاری بشیر احمد نتھوکی، محمد الیاس نتھوکی، جان محمد چکی والا نتھوکی، حافظ محمد حنیف نہالہ، شمشاد جیولرز منہالہ، شکیل احمد بھانو چک)

ایڈیٹر کی ڈاک

☆ لال مسجد اسلام آباد سے اشاعت المعارف کے ڈیلر جناب عمر فاروق نے بہت ہی رقت آمیز اور ایمان افروز تحریر جو کہ گوانتا موبے کے مختلف قیدیوں کے خوابوں پر مشتمل ہے روانہ کی ہے۔

□ محترم اس تحریر میں کسی بھی شخص کا نام اور پتہ موجود نہیں اور نہ ہی کسی کتاب یا اخبار کا حوالہ دیا گیا ہے۔

☆ وادی مئی مرگ گلگت سے حافظ اسد اللہ گلگتی نے ''اسلام اور ہمارا میڈیا'' کے عنوان سے نظم روانہ کی ہے لیکن شاعر کا نام اور حوالہ درج نہیں ہے۔

☆ ریاض سعودی عرب سے حافظ محمود الحسن چنیوٹی نے ''اتباع سنت'' کے عنوان سے خوبصورت تحریر روانہ فرمائی ہے۔ جو کہ لیٹ ملنے کے سبب خلافت راشدہ اپریل کے شمارہ میں شامل نہ ہوسکی۔

☆ شکردرہ کوہاٹ سے محمد نذیر حیدری کی طرف سے محترم جناب پرویز مشرف کے نام خط موصول ہوا ہے جس میں علماء کرام اور دینی طبقوں کے خلاف حکومتی اقدم کی مذمت کی گئی ہے۔

☆ ڈیرہ ہوٹل صوبہ سرحد سے محمد شاہد نواز کا خط ملا جس میں انہیں اپنے شہید بھائی آصف نواز شہید کا تعارف کروا کر مشن جھنگوی کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کا عہد دہرایا۔

☆ خلافت راشدہ ڈائری کو بغور دیکھا، مجھے اس میں شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانویؒ کا نام نظر نہیں آیا۔ نہ تاریخ شہادت۔ سیرت نگار، ماہنامہ وغیرہ جبکہ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس طرف توجہ دی جائے گی۔ شکریہ

□ آپ نے اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ان شاء اللہ آئندہ شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانویؒ کا نام ضرور شامل کیا جائے گا۔

☆ سب سے پہلے تو آپ کو خلافت راشدہ کا ایڈیٹر بننے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ معذرت خواہ میں کہ وقت پر آپ کو مبارک باد پیش نہیں کر سکا۔ آپ کو تین چار ماہ سے اس عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ کے والد محترم مؤرخ اسلام مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے بہت دل لگی سے جماعتی کام کیا ہے۔ جب شیرازہ منتشر تھا اس وقت انہوں نے اپنی بے پناہ صلاحیتیں بروئے کار لا کر جماعت کو اتنے اونچے مقام پر لے گئے جس پر جماعتوں کو پہنچتے ہوئے صدیاں بیت جاتی ہیں۔ آج بھی صحابہؓ کے دیوانوں کے دلوں میں ان کا نام زندہ جاوید ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ ان کے بیٹے اور بھائی بھی جماعتی کام میں مشغول ہیں۔ میں دو سال سے ماہنامہ خلافت راشدہ کا مستقل قاری ہوں بہت ہی معیاری مضامین ہوتے ہیں مہینہ بھر شمارہ کا بے چینی سے انتظار ہوتا ہے۔ فروری کا شمارہ میرے ہاتھ میں ہے اس بات پر بڑی خوشی ہوئی کہ زیادہ تر مضامین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت اور شان کے حوالے سے ہیں۔ کوشش کیا کریں ہر شمارے میں دشمنان صحابہؓ کے رد میں ایک دو مضمون ضرور بھیجا کریں تا کہ جماعت کا مؤقف واضح ہو سکے۔ اور نئے قارئین استفادہ حاصل کر سکیں۔ قائدین سے انٹریو کا سلسلہ دوبارہ جاری کریں۔ خصوصاً مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کے انٹرویو کا بے چینی سے انتظار ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب! میں ربیع الاول کی مناسبت سے اپریل کے شمارہ کے لئے ایک تحریر ''خصائص النبی'' بھیج رہا ہوں۔ توقع ہے کہ آپ نظر ثانی ضرور کریں گے۔ شمارہ میں کم از کم تحریر کا تذکرہ ضرور کر دیا کریں کہ فلاں شخص نے فلاں تحریر بھیجی ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ تحریر آپ تک پہنچ چکی ہے۔

مکتوب برطانیہ

☆ قائد ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری مدظلہ، کے تحریر بعنوان ''اسلام الاعیسائیت کا اتحاد'' پڑھ کر قلبی مسرت وسکون نصیب ہوا۔

مشورہ مستقبل میں پیغام قائد کے عنوان سے ایک صفحہ مخصوص کر کے حضرت حیدری مدظلہ، اور مولانا احمد لدھیانوی مدظلہ، کا پیغام کارکنوں کے نام سے ایک سلسلہ شروع فرمائیں۔

☆ مرکز تحقیق اسلامی پشاور کی دعوت اور شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم کلاچوی مدظلہ، کا جواب ہمارے شہید قائدین اور کارکنوں کی قربانیوں کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، کی مکمل صحت کے ساتھ درازی عمر کی جہاں اللہ سے دعا کرتے ہیں وہاں حضرت مدظلہ، کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس دور میں نعرہ حق لگایا اور اکابر دیوبند کے فتویٰ کی لاج رکھی ہے۔ یہ مجلسی علماء کے لئے لمحہ فکریہ بھی اور حق پر واپس آنے کی دعوت بھی۔

☆ قائد جھنگ مولانا عبدالغفور جھنگوی کا انٹرویو جہاں دشمن کی نیندیں حرام کر چکا ہے وہاں کارکنوں کے لئے راحت وسکون کا سامان بھی ہے۔ واقعی ہماری عزت وعظمت جماعت میں رہ کر کام کرنے میں ہے۔ (آئندہ را احتیاط)

☆ حضرت مولانا عالم طارق کا بیان انٹرنیٹ پہ پڑھنے کا اتفاق ہوا دیر سے بھلا سہی مگر ہم ان کو بھی خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے شہید جرنیل کے روح بہت خوش ہوئی ہوگی۔

☆ مولانا مہر محمد میانوالوی کا انٹرویو بہت عمدہ تھا۔ سپاہ صحابہؓ سے متعلق کلمات حق کہنے پر ہم ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ حافظ ارشاد احمد دیوبندی کے مضامین بھی قابل تعریف ہیں اور دیگر بھائیوں میں بھی بنت افضال نے جو تقریر کیسٹ سے نقل کر کے دسمبر کے رسالہ بھی شائع کروائی ہے۔ درحقیقت میرے دل کی آرزو کو پورا کیا ہے۔ میں ابھی ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ہماری بہن نے یہ کام کر بھی دیا، یہ تقریر جرنیل شہید نے ہمارے گاؤں میں میرے بھائی کی شادی کے موقع پر فرمائی تھی۔

☆ حکیم ابراہیم قاسمی کی اللہ زندگی دراز کرے وہ جرنیل شہیدؒ کی یادگار ہیں۔

☆ شہداء ملتان کی عظمتوں کو لاکھوں سلام اعظم تیرے جانثار بے شمار کا نعرہ سمجھ میں آتا ہے زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہیں۔

☆ مولانا ہارون قاسمی بھی شہداء ناموس صحابہؓ میں شامل ہوئے۔ شہداء ناموس صحابہؓ زندہ آباد

☆ حضرت فاروقی شہیدؒ کے شہزادے مولانا ریحان محمود ضیاء کی شادی پر ان کو اور ان کی والدہ ماجدہ اور بہن بھائیوں اور سارے خاندان اور اسی طرح حضرت فاروقی شہید کی روح کو لاکھوں بار مبارک قبول ہو۔

(ابو عادل عبدالرشید: سویڈن برطانیہ)

امید ہے کہ تحریر آپ خلافت راشدہ کی زینت بنا کر ضرور حوصلہ افزائی کریں گے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر

(حافظ محمد انیب طارق ..... اسلام آباد)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ ٹرسٹ کے بانی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ لکھتے ہیں۔ مولانا محمد عالم طارق کی واپسی پر ہدیہ تبریک قبول فرمائیے۔ اہل حق کا یہ وتیرہ رہا ہے کہ جب غلط فہمی دور ہوئی تو غلطی کا احساس ہوا اور پھر سے اپنے قافلے سے مل گئے۔ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ پر جامع شاندار اور فراخ دلی تبصرہ و تعارف پر دلی شکریہ پیش خدمت ہے۔

☆ آنجناب نے محرم و صفر 1426 کے شمارہ میں راقم الحروف کا ایک مضمون جو بنام ''قاتلان حسینؓ کون'' کے نام سے ارسال کیا گیا تھا' لیکن آپ محترم نے نام میں اصلاح فرماتے ہوئے سیدنا حسینؓ کائنات کے سب سے مظلوم نوجوان صحابی رسول کو بلانے والوں نے خود ہی شہید کر دیا۔ صفحہ 26 نام رکھا۔ لیکن عاجز کا نام عبدالمنان معاویہ لکھنے کی بجائے ''عبدالرحمٰن معاویہ'' لکھ دیا۔

▭ مذکورہ بالا مضمون واقعتاً جناب عبدالمنان معاویہ کا لکھا ہوا تھا۔ کتاب کی غلطی کی وجہ سے عبدالرحمٰن معاویہ لکھ دیا تھا۔ جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

☆ الحمد للہ بہت شوق اور محبت سے خلافت راشدہ کا مطالعہ کرتا ہوں۔ بلکہ 1990ء سے لے کر اب تک شاید ہی چند خلافت راشدہ نہ پڑھ سکا ہوں۔ مارچ کے رسالہ میں حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا انٹرویو بہت پسند آیا۔ خلافت راشدہ دیر سے ملتا ہے جس کی وجہ سے بے چینی رہتی ہے۔ مہربانی فرما کر جلدی روانہ کر دیا کریں۔ خلافت راشدہ ویلفیئر ٹرسٹ کا تاریخ ساز منصوبہ ضرور پایہ تکمیل تک پہنچنا چاہیے' کیوں کہ آج کل کے دور میں اس کی بہت ضرورت ہے' مگر ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ الایثار ویلفیئر ٹرسٹ میں تضاد نہ پایا جائے۔ غریب کارکنان بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ ہم نے الدعوۃ والوں کا کام دیکھا کہ ہر شہر میں سکول چل رہے ہیں۔ جس میں بچوں کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں اور تعلیم بھی ویسے ہی دیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ خلافت ویلفیئر ٹرسٹ کے ذریعہ ہر ضلع میں کم از کم ایک سکول ضرور بنا چاہیے۔ جس میں پڑھنے والے بچوں کے ذہنوں میں صحابہ کرامؓ، امہات المؤمنین وغیرہ کی محبت دل میں بھری جا سکے۔ اور ہسپتال ایمبولینس کا قیام بھی لائق تحسین ہے۔

ہمارے ہاں رواج ہے کہ ہم لوگ صرف بڑے بڑے لوگوں کے انٹرویو شائع کرتے ہیں۔ مگر ہمارے کئی کارکن ایسے بھی ہیں جو مولانا حق نواز شہیدؒ سے لے کر اب تک مشن پر پختہ ہیں۔ کسی طرح کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس لئے گزارش ہے کہ ایک صفحہ ایسے کارکنان کے لئے مختص کر دیا جائے' جس میں ان کا انٹرویو شائع ہو۔

مولانا ہارون قاسمی کی شہادت پر بہت دکھ ہوا۔ ہماری جماعت مزید ایک لیڈر اور راہنما سے محروم ہوگئی۔ مجھے حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا مکمل پتہ دیں۔ جس کے ذریعہ میں خط و کتابت کر سکوں خلافت راشدہ میں تحریر کر دیں۔ میں نے دوائی بھی منگوانی ہے۔

▭ حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا پتہ اور فون نمبر نوٹ فرمائیں۔ اسلامی دواخانہ ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

فون: 068-5562712

☆ شعیب ندیم نے تلہ گنگ سے لکھا ہے کہ میں پہلی مرتبہ خلافت راشدہ میں نظم بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے جذبات کی قدر کرتے ہوئے اس کو ماہنامہ خلافت راشدہ میں ضرور شائع کر کے میرے دل کو خوش کریں گے۔

▭ ماہنامہ خلافت راشدہ میں بھیجی گئی کوئی بھی معیاری تحریر شائع ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی' کیوں کہ ہم لکھنے والوں سے زیادہ پڑھنے والوں کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔

☆

خلافت راشدہ کے لئے ڈیلرز کی ضرورت

ماھنامہ خلافتِ راشدہ اور مشن جھنگوی سے متعلق کتب، کیلنڈرز، سٹکرز، ڈائریاں اور جنتریاں قارئین تک بروقت پہنچانے کیلئے ہر ضلعی مقام پر ڈیلرشپ قائم کی جا رہی ہے۔ درج ذیل ڈیلرز کے علاوہ دیگر ضلعوں میں محنتی، ایماندار اور مالی طور پر مستحکم ڈیلرز درکار ہیں جو اشاعت المعارف کی شائع کردہ مطبوعات پورے ضلع میں پہنچا سکیں۔ ڈیلرشپ حاصل کرنے کیلئے احباب فوری رابطہ کریں۔ معقول منافع کے علاوہ بہت سی مراعات بھی دی جائیں گی۔

ہمارے ڈیلرز

قاری رحمت اللہ تونسوی	جامع مسجد صدیق اکبر بالمقابل رہبر ٹریول سوڈیوال کالونی بند روڈ لاہور 0300-4443817,042-7410797
عبدالرحیم اعوان	حافظ اسلامی کیسٹ ہاؤس مین بازار قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ 0300-7410686
منور حسین	اسلامی کیسٹ ھاؤس مسلم مارکیٹ کباڑی بازار پشاور 0300-5938841
قاری محمد فاروق	بمقام ہجن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا فون PP 0455-890324
عمر فاروق	مکتبہ شہیدِ اسلام لال مسجد اسلام آباد 0303-6546831
محمد فیاض حیدری	مکتبہ خلافت راشدہ نزد لاچی اڈہ کوہاٹ سرحد 0333-9622853, 517238
قاری اشرف علی ناصر	مکتبہ محمودیہ شیراز پارک فیصل آباد PP. 041-604175
حبیب اللہ بنوری	اسلامک ریکارڈنگ سنٹر سلام کتب مارکیٹ دوکان نمبر 4 کراچی 0300-2047520,021-4133844

ضرورت نمائندگان

ماہنامہ خلافت راشدہ کیلئے پورے ملک میں تحصیل کی سطح پر نمائندگان کی ضرورت ہے۔ ہر نمائندے کو اپنے علاقے کی خبریں اور مراسلات حاصل کرنے کیلئے خلافت راشدہ کا کارڈ جاری کیا جائیگا۔ خواہش مند تعلیم یافتہ نوجوان فوری رابطہ کریں

ایڈیٹر
خلافت راشدہ

مشنِ جھنگوی سے متعلق آن لائن تازہ ترین معلومات حاصل کرنے کیلئے ویب سائٹ ملاحظہ کریں

Www.kr-hcy.com

Scanned with CamScanner

جدید دور میں دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کیلئے بنیادی کتاب

اسلام کے بارے میں قدیم و جدید تصورات کا حسین امتزاج

دنیا بھر کے غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر 10 اعتراض کا مفصل جواب

طلوعِ سحر

المعروف

پیغامِ اسلام اقوامِ عالم کے نام

یہ کتاب علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے اسیری کے دوران جیل میں مکمل کی تھی

علامہ فاروقی شہیدؒ فرماتے تھے کہ "یہ کتاب لاکھوں غیر مسلموں کی ہدایت کا سبب بنے گی۔" انشاء اللہ

- غیر مسلم حکمرانوں کو اسلام کی دعوت
- مذہب کی ضرورت اور مالک کی پہچان
- انسان کی حقیقت کے متعلق مختلف نظریات
- مذاہب عالم میں اسلام کی امتیازی خصوصیات
- اسلام کا ابتدائی تعارف
- اسلام ایک دین رحمت
- اسلام کا اخلاقی اور معاشرتی نظام
- اسلام کا روحانی نظام
- اسلام کا حکومتی و عدالتی نظام
- اسلام اور عورت

اعلیٰ کتابت

خوبصورت طباعت

مضبوط جلد

صفحات: 536

قیمت فی نسخہ -/200 روپے

پیشگی رقم بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ہوگا۔

آج ہی اپنے قریبی بکسٹال سے طلب فرمائیں

- اسلام کا ازدواجی قانون
- اسلام کا نظام تعلیم
- اسلام میں مساوات اور عدل اجتماعی
- اسلام اور عزت نفس
- اسلام کا معاشرتی اور اقتصادی نظام
- اسلام اور معاشرتی امن
- اسلام کا نظام جہاد
- اسلام اور جدید ترقی
- اسلام میں غلاموں کے حقوق
- اسلام اور غیر مسلم اقوام

روزمرہ کے دینی مسائل کا حل

ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون: 2640024
E-mail:Tahirengr@hotmai.com

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے! جس کے قائدین

- مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ (بانی / سرپرست) شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ
- مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ (نائب سرپرست / ایم این اے) شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی
- علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ (سرپرست) شہادت 18 جنوری 1997ء [illegible] سیشن کورٹ لاہور
- مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ (صدر / ایم این اے) شہادت [illegible] 6 [illegible] 200[illegible]ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے

ہزاروں کارکنوں کو ایک **نظریہ، مشن** اور **مقصد** کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ **شہید** کر دیا گیا۔ یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا [illegible] اور **مقصد** ایک **پیغام** کی صورت میں ماہنامہ **خلافتِ راشدہ** کے نام سے بفضلہ تعالیٰ [illegible] آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔

آپ نے کبھی غور کیا؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا۔ کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

- پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔
- بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں۔
- پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہ پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔ آپ جاگیردار ہیں یا کسان، استاد ہیں یا طالب علم آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور عالم ہیں یا عام مسلمان اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجیے کہ "میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں"

تفصیلات طلب کرنے کیلئے ابھی خط لکھئے

ایڈیٹر **خلافتِ راشدہ** ریلوے روڈ فیصل آباد

Scanned with CamScanner